SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, April 08, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty seven minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فا لذین امنوا به وعزروه و نصروه واتبعوا النورالذی انزل معه اولئک هم المفلحون۞ قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعان الذی له ملک السموت و الارض لا اله الا هو یحی ویمیت فا منو ا بالله ورسوله النبی الا می الذی یومن بالله وکلمته واتبعوه لعلکم تهتدون -

ترجمہ: تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی اور جو نور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی وہی مراد پانے والے ہیں -

(اے محمد) کہہ دو کہ لوگو میں تم سب کی طرف خدا کا بھیجا ہوا ہوں (یعنی اس کا رسول ہوں) (وہ) جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندگانی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ تو خدا پر اور اس کے رسول پیغمبر امی پر جو خدا پر اور اس کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں ایمان لاؤ اور ان کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, April 08, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty seven minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فا لذین امنوا به وعزروه و نصروه واتبعوا النورالذی انزل
معه اولئک هم المفلحون۞ قل یا ایها الناس انی رسول الله
الیکم جمیعان الذی له ملک السموت و الارض لا اله الا هو
یحی ویمیت فا منو ا بالله ورسوله النبی الا می الذی یومن
بالله وکلمته واتبعوه لعلکم تهتدون -

ترجمہ: تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی اور جو نور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی وہی مراد پانے والے ہیں -

(اے محمد) کہہ دو کہ لوگو میں تم سب کی طرف خدا کا بھیجا ہوا ہوں (یعنی اس کا رسول ہوں) (وہ) جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندگانی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ تو خدا پر اور اس کے رسول پیغمبر امی پر جو خدا پر اور اس کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں ایمان لاؤ اور ان کی پیروی کرو تا کہ ہدایت پاؤ۔

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ۔

قاضی محمد انور۔ جناب، پوائنٹ آف آرڈر۔

QUESTION AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔جی پوائنٹ آف آرڈر بعد میں، پہلے ذرا question hour کر لیں۔ it is about question hour کے بارے میں تو نہیں ہے۔

قاضی محمد انور۔نہیں جناب۔

جناب چیئرمین۔ تو question hour کے بعد کریں گے ۔سوال نمبر 44 حافظ فضل محمد صاحب۔

44. * **Hafiz Fazal Muhammad**: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :-

(a) the date on which the construction work of 152 quarters Cat. V, G-8/4, Islamabad was started; and

(b) the number of quarters completed/not completed so far, and the time by which the remaining quarters will be completed ?

Syed Asghar Ali Shah:- (a) The work of 152 Category-V quarters, G-8/4, Islamabad was started on 10-3-1991. This work was, however, discontinued on 23-4-1992 on account of non-availability of funds.

The balance work comprising 128 quarters was again started in two phases, Phase-I comprising 96 quarters started on 14-5-1992 and Phase-II comprising 32 quarters on 24-1-1996.

(b) The position of quarters is as follows :

(i) 80 Nos. completed.

(ii) 48 Nos. in progress.

(iii) 24 Nos. not yet started.

In case of receipt of funds during next financial year i.e. 1997-98, 16 quarters will be completed within two months, while remaining 32 quarters will be completed within a period of six months.

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال ۔ جی صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا! کیا وزیر ہاؤسنگ یہ بتائیں گے کہ یہ جو 80 کوارٹرز مکمل ہوئے ہیں۔ یہ انہوں نے آگے کسی کو الاٹ کئے ہیں یا نہیں کئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر ہاؤسنگ صاحب ۔

سید اصغر علی شاہ۔ جناب! یہ الاٹ ہو چکے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ الاٹ ہو چکے ہیں ۔ جی عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب چیئرمین صاحب! شکریہ جی ۔ وزیر صاحب سےمیرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ رہائش کا مسئلہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہماری ان سے یہ التجا ہو گی' کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ کوارٹرز وقت پر مکمل ہوتے تاکہ یہ جو چھوٹے ملازمین کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے' عام ملازمین کو درپیش ہے ۔ یہ تو ابھی 97,98 میں جا کر مکمل ہو گا ۔ اور میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بلوچستان سے جب بھی ملازمین آتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اسلام آباد اس لئے نہیں جائیں گے کہ ہمارے لئے وہاں رہائشی مسئلہ ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ بلوچستان کے لئے کوئی مخصوص کوٹہ یا ان کے لئے کوئی رہائش کی جگہ ہے ۔ اس پر یہ غور فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ وزیر برائے ہاؤسنگ۔

سید اصغر علی شاہ۔ جناب! یہ ان کے لئے کوئی کوٹہ تو نہیں ہوتا ۔ جو الاٹمنٹ کے رولز بنے ہوئے ہیں۔ اس میں 70 فیصد ملازمین کو جنرل waiting list کے مطابق دئیے جاتے ہیں۔ اس میں سے 30 فیصد ملازمین کو out of turn allotment committee کے تحت دئیے جاتے ہیں۔ وہ ان پر recommendation کرتی ہے ۔ ان میں چند hardship cases ہیں یا اس طرح کے

ہیں تو ان کو دیئے جاتے ہیں ۔ ان کے سوا اور کوئی نہ وزیر صاحب کا کوٹہ ہے اور نہ ہی اس میں کسی صوبے کے لئے کوٹہ مقرر ہے ۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ واقعی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہم مانتے ہیں کیونکہ مکانات بہت تھوڑے ہیں اور تقریباً 50,000 backlog سے بھی زیادہ ہے۔ میں یہ تو ضرور مانتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ حکومت کوشش کرے گی کہ اس backlog کو، زیادہ کوارٹرز تعمیر کر کے پورا کیا جائے لیکن وہی مسئلہ پھر آ جاتا ہے کہ فنڈز کی کمی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا! وزیر صاحب نے بتایا کہ 30 فیصد الاٹمنٹ کے لئے انہوں نے out of turn allotment committee بنائی ہے ۔ یہ کمیٹی اس بنیاد پر ان کو مکان دینے کا فیصلہ کرتی ہے کہ یہ out of turn ہے اس کو مکان الاٹ کیا جائے ۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر صاحب ۔

سید اصغر علی شاہ۔ جناب! جیسے کہ میں نے عرض کیا کہ یہ کمیٹی جو ہے ۔یہ الاٹمنٹ رولز 93 میں بنائے گئے تھے۔ اس کے مطابق یہ out of turn الاٹمنٹ کمیٹی ہے پھر جس کی وہ سفارش کرتے ہیں ۔ اس کو بھی دیکھ کر ، اس کی بھی ریکارڈ کے مطابق ایک لسٹ بنی ہوئی ہے ۔ اس کے مطابق مکان الاٹ کیا جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Point of order with relation to question hour. Sir you, on a number of occasions observed, not only in this tenure but in the past tenures also and it was bad enough that the Ministers were not attending the Session but I would draw your attention sir to the Gallery and you will see that there is not a single official, literally not a single official present in the Gallery and I think question hour is a very important part of parliamentary proceedings and not a single member of the bureaucracy is here.

جناب چیئرمین: راجہ صاحب، اس کا ذرا آپ نوٹس لیں۔ گیلریز میں کوئی بھی متعلقہ

محکمے کا آدمی نہیں ہے۔ I think it is important that they should be here and اس کی باقاعدہ کوئی پالیسی بن جائے۔ ڈائریکٹیو چلا جائے۔ So that they know in fact پارلیمنٹس میں تو یہ ایک روایت ہے کہ the senior most officials are present when question hour is going on or adjournment motions are under debate تاکہ وہ نوٹس لے سکیں۔ منسٹر نہ بھی ہوں کم از کم منسٹر کو بریف تو کر سکیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب چیئرمین! میرے خیال میں آفیشل کے لئے کوئی پروڈکشن آرڈر جاری کر دیں۔

جناب چیئرمین: O.K. جی۔ وہ بھی اگر نہیں مانیں گے تو کیا کریں گے۔ جی سوال نمبر ۴۵، عابد الحسینی صاحب۔

45 . * Syed Abid Hussain Al-Hussaini:- Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No. 143 replied on Ist January, 1997 and state the time by which Area Electricity Board will be asked to examine the case of installation of additional transformers in the areas around Nawy Kally, Kirman, Kurram Agency Parachinar?

Ch . Nisar Ali Khan :-The case of installation of additional transformers has been examined. The presently installed 200 KVA transformer is sufficient to accommodate the load of the main village Nawy Kallay and the adjacent areas.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری سوال۔ جی فرمائیے مولانا صاحب۔

سید محمد جواد ہادی: جناب چیئرمین! یہ سوال میں نے یکم جنوری کو بھی اٹھایا تھا اب پھر عابد حسین صاحب نے جو اٹھایا ہے اس کا جواب یہ آیا ہے کہ اس ایریا میں مزید ٹرانسفارمر لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چونکہ میں اسی علاقے کا رہنے والا ہوں۔ مجھے پتہ ہے کہ وہاں بجلی کی کیا حالت ہے۔ ایک بہت بڑی آبادی کے لئے ایک ٹرانسفارمر لگایا گیا ہے۔ میں جناب منسٹر صاحب سے پوچھوں گا کہ کیا وہ اس افسر کے جواب کی بجائے یہ یقین دہانی فرمائیں گے کہ اس کا

حقیقت پسندانہ جائزہ لیں گے کہ کیا وہاں ایک ٹرانسفارمر کافی ہے یا مزید ٹرانسفارمر کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ کرم ایجنسی میں بجلی کی جو حالت ہے وہ اس طرح ہے کہ بجلی کو تلاش کرنے کے لئے لالٹین جلانی پڑتی ہے۔ تو منسٹر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کرم ایجنسی میں بجلی کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کوئی اقدامات زیر غور ہیں یا نہیں۔

جناب چیئرمین : جی وزیر برائے پانی و بجلی۔

چوہدری نثار علی خان: جناب چیئرمین! شکریہ، جہاں تک ان کے سوال کے پہلے حصے کا تعلق ہے۔ میں از سر نو اس مسئلے کا جائزہ لے لیتا ہوں۔ میں معزز رکن سے کہوں گا کہ اگر وہ بھی اس مسئلے میں involve ہوں تو میں متعلقہ افسر کو کہوں گا کہ وہ ان سے رابطہ کریں اور ان کے ساتھ یا ان کے نامزد آدمی کے ساتھ موقع پر جاکر وہ اس ساری چیز کا جائزہ لے لے گا اور اگر پھر بھی اس ٹرانسفارمر کی ضرورت نہ ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ سینیٹر صاحب سے مل کر یہ بات طے کرلیں گے۔ جہاں تک دوسرے مسئلے کا تعلق ہے۔ اگر یہ تحریری طور پر ہماری منسٹری کو لکھیں تو ہم جہاں بھی یہ fluctuation ہے اس کو دور کرنے کی انشاء اللہ پوری کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ جی صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ یہ ٹرانسفارمرز کا مسئلہ واپڈا کے اندر بہت بڑا problem ہے اور بہت سے علاقوں میں صرف پارا چنار میں نہیں جتنے بھی دور دراز علاقے ہیں چاہے سندھ کے اندر یا پنجاب کے اندر یا صوبہ سرحد کے اندر ہوں وہاں پر ٹرانسفارمرز کی provision کا مسئلہ ہر طرف چل رہا ہے۔ تو میں ان سے پوچھوں گا کہ یہ ٹرانسفارمرز مہیا کرنے کے لئے کوئی لوکل مینوفیکچرنگ یا امپورٹ کے لئے واپڈا کی کوئی پالیسی ہے اس وقت۔

جناب چیئرمین : جی وزیر برائے پانی و بجلی۔

چوہدری نثار علی خان: نہیں، اس وقت تو کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے جب بھی ضرورت ہو ہماری گاہے بگاہے یہ امپورٹ ہوتی رہتی ہے۔ اگر معزز رکن کے اپنے حلقے میں یا ان کے ذہن میں کوئی ایسا علاقہ ہے کہ جہاں پر ٹرانسفارمرز کا مسئلہ ہے اگر وہ گاہے بگاہے ہمارے

نوٹس میں یہ بات لاتے رہیں تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس پر ایکشن لیتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین : جی جناب مختار صاحب۔

Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmed Khan: Sir during the last government and before that also a lot of village electrification had taken place and now a lot of places are left which can not be electrified because of the non availability of transformers and this a pretty big order. Has the government considered this as to what it is going to do to enable people to get the transformer for electrification.

جناب چیئرمین ۔ شکریہ۔ جی رؤف صاحب۔

ملک عبدالرؤف۔ چوہدری صاحب سے گزارش ہے کہ ایبٹ آباد میں لوگوں کو سوئی گیس کے کنکشن نہیں دیئے جا رہے ۔ان کو ہدایت کریں کہ کنکشن دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین ۔ یہ پانی اور بجلی کا معاملہ ہے سوئی گیس کا نہیں۔ اس میں سوئی گیس کدھر ہے یہ تو ٹرانسفارمرز کا جھگڑا ہے۔ آگے آئے گا پھر آپ پوچھ لیں۔ اگلا سوال نمبر 46 ظفر صاحب۔

46. * Mr. M. Zafar:- Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:-

(a) whether it is a fact that security deposit of some contractors of C.C. Division III, Pak. P.W.D. have not been released even after the completion of the job, if so, the reasons thereof;

(b) the names of the said contractors, their security amount and the maturity date of the security amount, separately in each case; and

(c) the time by which the said amount will be paid to the contractors?

Syed Asghar Ali Shah :- (a) Yes. The reason is that funds are not available in the account of the said Division of Pak, P.W.D.

(b) The information is annexed.

(c) The security deposits would be released as soon as the funds are allocated for this purpose.

Annex

STATEMENT SHOWING DETAIL OF MATURED SECURITY DEPOSITS OF CONTRACTORS YET TO BE PAID IN RESPECT OF CENTRAL CIVIL DIVISION NO.III PAK P.W.D., ISLAMABAD.

Name of Contractor	Amount of Security Deposit (Rs.)	Date of Maturity
1. M/s Shahid Contractor	24992	16-09-96
2. M/s Raj Sons	17579	12-03-96
3. M/s Ch. Corporation	25095	26-09-96
4. M/s Khokhar Traders	8202	30-06-96
5. M/s Said Amin	10292	26-06-96
6. M/s Malik Mohammad Ashraf	24171	02-04-96
7. M/s Malik Muhammad Ashraf	24755	12-06-96
8. M/s A. A. Builders	24956	30-08-95
9. M/s Sajjid Mehmood Qureshi	10801	25-08-95
10. M/s Eid Mohammad & Sons	9244	30-08-96
11. M/s Nazar Brothers	18469	04-04-94
12. The Professioners	10685	05-02-97
13. Mr. Zafar Iqbal	3094	25-08-93
14. Mr. Zafar Iqbal	3228	06-01-94

Name of Contractor	Amount of Security Deposit	Date of Maturity
	(Rs)	
15. M/s Nazir Brothers	2668	27-05-93
16. Mr. Irfan Afzal	8358	24-09-96
17. Mr. Sajjad Hussain	10335	10-01-96
18. Mr. Zafar Iqbal	3094	24-08-95
19. M/s Diamond Contractor	24993	16-10-96
20. Mr. Zafar Iqbal	2136	30-04-92
21. Mr. Zafar Iqbal	2403	02-05-92
22. M/s Diamond Contractor	16997	23-10-94
23. M/s Yaqoob Brothers	18675	13-06-96
24. M/s Boota & Sons	24836	23-12-96
25. M/s Boota & Sons	24946	01-05-96
26. N. A. Builders	6752	10-09-96
27. N. A. Builders	10224	29-09-95
28. Mr. Zafar Iqbal	3007	25-07-96
29. Mr. Irfan Afzal	5639	29-08-96
30. Mr. Irfan Afzal	940	09-08-96
31. M/s Fast Builders Const.	24988	04-09-95
32. M/s Fast Builders Const.	24988	28-09-95
33. M/s Diamond Const	24767	21-02-96
34. M/s Sherwani Brothers	3634	01-05-93
35. Mr. Irfan Afzal	17959	11-09-95
36. N. A. Builders	9981	19-01-97
37. Ch. Muhammad Ashraf	10080	25-01-96

Name of Contractor	Amount of Security Deposit	Date of Maturity
	(Rs.)	
38. M/s Solid Const.	15943	18-01-96
39. M/s Solid Const	677	18-01-96
40. M/s Say Balt Builders	24702	21-03-96
41. Shakeel Enterprises	4708	10-12-95
42. M/s Noon & Cont.	9828	14-05-96
43. Malik Iftikhar & Co.	2027	03-06-93
44. M/s Irfan Afzal	3570	21-02-96
45. M/s Ashraf & Sons	24916	06-06-94
46. M/s Ashraf & Sons	24951	02-06-94
47. M/s Ashraf & Sons	3751	30-09-93
48. M/s Ashraf & Sons	2626	30-09-93
49. M/s Zargoon Traders	6976	27-10-95
50. M/s Zargoon Traders	20551	21-01-96
51. M/s Ashraf & Sons	24839	02-10-95
52. M/s Nazir Brothers	24901	03-10-95
53. Asad Carpets	24972	14-02-97
54. Asad Carpets	24960	14-02-97
55. Asad Carpets	24904	11-02-97
56. Asad Carpets	24973	22-02-96
57. Asad Carpets	24995	22-02-96
58. M/s Nazir Brothers	3227	27-05-93
59. M/s Ashraf & Sons	4336	18-02-93
60. M/s Asad Carpets	24576	18-06-96

Name of Contractor	Amount of Security Deposit	Date of Maturity
	(Rs.)	
61. The Developer	17091	21-01-97
Grand Total:	866963	

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes Mr. Zafar.

Mr. M. Zafar: Sir, in the reply the information is annexed. Sir, my information is that the information which has been annexed is incorrect and I would request the Minister for Housing and Works to recheck and re-verify the information which has been annexed.

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر صاحب۔

سید اصغر علی شاہ۔ جناب یہ جو information دی گئی ہے اگر صحیح نہیں ہے تو اس پر action لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ آپ بتا دیں کہ کیا کیا صحیح نہیں ہے تا کہ وہ پوچھ لیا جائے۔

Mr.M. Zafar: Sir, the names of contractors are not complete. Some persons have been left out and this is for him to find out sir, who are those persons who have been left out. My information is that this list as annexed is not complete.

جناب چیئرمین۔ تو بہرحال آپ اپنی information ان کو دے دیں so that he can be with more particularity find out کہ کیا کیا غلط ہوا ہے۔ کوئی اور سوال۔ جی جناب ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ شکریہ جناب۔ میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ دیکھیں یہ 61 contractors کی لسٹ ہے اور بھی بہت سے ہوں گے جن کے security deposits نہیں دیئے گئے ہیں۔ ان میں ایک بھی بلوچستان کا نہیں ہے، ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ

اسلام آباد فیڈرل کیپیٹل ہے، ہمارے لوگوں کو بھی یہاں پاؤں رکھنے کی جگہ دیں ، ہمارے لوگ بھی یہاں آ ئیں ، کمبخت کوئی کاروبار کریں، کوئی طریقہ کریں۔ یہاں ہم لوگ اجنبی نظر آتے ہیں۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ بلوچستان کے جو لوگ ہیں ان کو بھی consider کیا جائے ، کیا منسٹر صاحب ان کی بھی حوصلہ افزائی کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر صاحب۔

سید اصغر علی شاہ۔ جی وہ compete کریں ، ان کو contract کیوں نہیں ملے گا وہ بھی پاکستانی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب آپ یہ لسٹ صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں تو آپ یہ دیکھیں گے کہ جیسے صفحہ نمبر 3 کی last دو entries ہیں، 21,20 ظفر اقبال 2136 ، date of maturity لکھی ہے 30-4-1992 ، اس سے آگے ظفر اقبال 2403 ، date of maturity ہے 2-5. 1992 ، 1992ء سے یہ پیسے دونوں ملا کر اتنی چھوٹی رقم چار ہزار پانچ سو روپے باقی ہیں ۔ اور اسی طریقے سے بڑی چھوٹی چھوٹی رقمیں ہیں۔ جناب آپ ملاحظہ کریں 940 بھی ہے اور page 4 کے آخر پر serial No. 39 میں 677 بھی ہے۔ اور اس طریقے سے جناب والا ! میری عرض یہ ہے کہ اتنی چھوٹی amounts ہیں اور 92ء سے ، 94ء سے ، 95ء سے یہ پیسے باقی ہیں ۔یہ زمانہ تو اس سائیڈ کا تھا (اپوزیشن کی طرف اشارہ کر کے) ۔ جیسے item 39 ملاحظہ کریں، آپ ملاحظہ کریں یہ point out بھی خود کر رہے ہیں، 677 روپے جنوری 1996ء سے باقی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے۔ کیوں شاہ صاحب یہ کیا ہورہا ہے۔

سید اصغرعلی شاہ ۔ جناب معزز ممبر بات صحیح کر رہے ہیں اب یہ معلوم نہیں ہو سکتا ہے کہ اتنے تھوڑے پیسوں کو لینے کے لئے ہی نہ آئے ہوں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ ویسے بھی تھوڑی رقم 24,000 ہے کسی کا 20,000 ، تو میں نے ادارے کو ہدایات دی ہیں کہ جیسے ہی پیسے آئیں ان سب کو دے دیئے جائیں۔

Mr. Chairman : But they should have briefed you.

ہو سکتا ہے ، تو بہت کچھ ہو سکتا ہے you should ask your department to properly brief you کہ جی یہ کیا ہو رہا ہے کسی کو چھ سو روپیہ ، کسی کو ہزار روپیہ دینا ہے یہ کیا بات ہو رہی ہے۔ اگر کسی سے سیکورٹی لینی ہے تو اچھی amount لینی ہوتی ہے یہ 677 روپے کی سیکورٹی دے کر contractor کو کیا رسک ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ : جناب اس کا اگر کام خراب ہے تو یہ تو forefeit ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ =/677 روپے forefeit ہو جائے گا۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ لیکن اگر کام خراب نہیں ہے اور آپ کہتے ہیں کہ due ہے ' forefeit نہیں کیا ہے آپ نے تو you must pay

جناب چیئرمین۔ تو کچھ گڑبڑ ہے ' جی ذرا چیک کرنے والی بات ہے۔ جی شیخ صاحب۔

شیخ رفیق احمد ۔ یہ جو تین چار جگہوں پر ظفر اقبال کا نام آیا ہے کیا یہ ایک ہی ظفر اقبال ہے' اگر اس کے بعد بھی اس کو کنٹریکٹ ملتے رہے ہیں تو پھر اس کا مطلب ہے -----

جناب چیئرمین۔ یہ جی ظفر اقبال صاحب 13, 14, 20 تو یہ فرما رہے ہیں کہ ایک ہی ظفر اقبال ہے۔

Sheikh Rafique Ahmad: Must be a very efficient contractor

تو اس کی رقم تو واپس ہو جانی چاہیئے کہ جس کو یکے بعد دیگرے ٹھیکے مل رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ پھر 28 پر بھی ظفر اقبال ۔

Sheikh Rafique Ahmad: Is it the same person or the same party?

جناب چیئرمین ۔ پھر ہو سکتا ہے کہ یہ بلوچستان سے ہی ہو۔ کیونکہ رقم بھی تھوڑی ہے کمزور ٹھیکے دار لگتا ہے۔ جی جناب تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر ۔ جناب چیئرمین ! اس سلسلے میں ایک طریقہ کار ہے جو ہر

کنٹریکٹ میں follow کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ سیکورٹی ڈیپازٹ pay order کی شکل میں دیا جاتا ہے اور اس کو محکمہ اپنے پاس محفوظ رکھتا ہے۔ اس pay order کو یا اس رقم کو آپ کسی اور جگہ خرچ نہیں کر سکتے۔ شاہ صاحب نے فرمایا ہے the security deposit should be released as soon as funds are allocated for this purpose تو اس کے لئے کسی نئے allocation کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ جو سیکورٹی ڈیپازٹ ہے اور کام اگر اطمینان بخش ہو تو وہ واپس کیا جاتا ہے تو شاہ صاحب کیا یہ فرمائیں گے کہ اس تمام فنڈ کو کہاں استعمال کیا گیا ہے جس فنڈ پر حکومت کا کوئی حق نہیں تھا کہ وہ اسے کسی اور جگہ استعمال کرے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب شاہ صاحب۔

سید اصغر علی شاہ ۔ جناب اس میں گزارش یہ ہے کہ ایک ہی پی ایل اکاؤنٹ میں سب رقم رکھتے تھے اس لئے اس میں سے پھر کچھ یوں ہوا کسی اور جگہ پر زیادہ خرچ کر دیئے اور جو اس کو فنانس منسٹری سے پیسے ملنے تھے وہ نہیں ملے ہیں ۔ اب یہ گزارش ہے کہ ابھی جو ہم نے فیصلہ کیا ہے، وزارت خزانہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اب ایک کے بجائے چار پی ایل اکاؤنٹ آگے کھولے جائیں گے تاکہ ہر ایک کی جو رقم آئے وہ اسی مد میں رہے اور اسی میں خرچ ہو تو اس وقت تک یہی ہے کہ ایک پی ایل اکاؤنٹ میں رکھنے کی وجہ سے وہ رقوم دوسری جگہ پر خرچ کی گئی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں ہے لیکن یہ کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب ملک رؤف صاحب۔

ملک عبدالرؤف ۔ جناب چیئرمین ! جو کتابچہ دیا گیا ہے وہ تو مکمل نہیں ہے یہ اردو کا، جو سوال و جواب ہمیں زبانی دیئے گئے ہیں، یہ مکمل نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ کونسی تفصیل نہیں دی گئی ہے۔

ملک عبدالرؤف ۔ انگریزی میں ہے اس میں کچھ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین ۔ راجہ صاحب اس کو دیکھیں ، کہہ رہے ہیں کہ اردو میں تفصیل نہیں ہے۔ جی جناب ایم ظفر صاحب ۔

Any other question, no other question وہ سوالات کے بعد کریں گے next number.

Qazi Muhammad Anwar: In NWFP, there is law and order situation.

Mr. Chairman: We will go into after the question hour. Next is Abdul Hayee Baluch. No.6.

6. * **Dr. Abdul Hayee Baluch**:- Will the Minister for Petroleum and Natrual Resources be pleased to refer to National Assembly Unstarred Question No.14 answered on 5-6-1994 and state:

(a) the work done so far for the supply of sui gas to New Shad Bagh, Rafi Park and Rahim Park, Lahore ; and

(b) the time by which the said work will be completed ?

Ch. Nisar Ali Khan:- (a) SNGPL has laid approximately 32.50 KM linepipe in New Shad Bagh and provided 3000 gas connections there. No work has been done in the remaining New Shad Bagh area including Rafi Park and Rahim Park so far.

(b) To cover the remaining New Shad Bagh area including Rafi Park and Rahim Park 4.5 KM pipeline is required to be laid to provide gas connections to approx 430 premises. The Company would lay 1 KM pipeline to provide gas connections to 100 premises during the current fiscal year.

Mr. Chairman: Supplementary question.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - میرا وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے کہ لاہور پنجاب کا کیپیٹل ہے اور پاکستان میں دوسرا سب سے بڑا شہر ہے - میں تو حیران ہوا ہوں کہ لاہور کے لوگ بھی گیس کے لئے کوشاں ہیں۔ میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ سوال ہے کہ یہ ترقی یافتہ دور میں ایک بہت بڑا شہر ہے اور کیپیٹل ہے ، وزیراعظم صاحب بھی وہاں سے دو دفعہ منتخب

ہوئے ہیں، وزیراعظم پاکستان بھی بنے ہیں تو یہ وہاں کے لوگوں کو حق نہیں پہنچتا کہ ان کو سپلائی دی جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے پٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان۔ شکریہ - جناب چیئرمین ! جہاں تک لاہور کا تعلق ہے جو major portion ہے سٹی کا بلکہ جو main city ہے وہاں تو تقریباً تمام شہر میں گیس ہے۔ نئی آبادی ہے یا suburbs ہیں جہاں گیس نہیں ہے اور پہنچائی جا رہی ہے۔ یہ ایریا بھی آپ نے دیکھا کہ نیو شاد باغ ہے۔ ہم یقیناً یہ پوری کوشش کر رہے ہیں کہ جو سب ایریا ز ہیں اور نئی localities ہیں ان کو بھی جلد سے جلد گیس سپلائی کی جائے۔ مگر جیسے آپ appreciate کرتے ہیں اور معزز رکن بھی appreciate کریں گے کہ گیس کی ڈیمانڈ بہت زیادہ ہے اور صرف لاہور کی حد تک نہیں ہے بلکہ پورے پاکستان کی حد تک ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ fairly تمام ایریاز کو گیس سپلائی کی جائے بہرحال the point of the honourable Senator is noted میں کوشش کروں گا کہ زیادہ سے زیادہ اس ایریا میں جو انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے وہاں آئندہ مالی سال میں گیس کی لائنیں بچھائیں جائیں۔

جناب چیئرمین۔ جی ساجد میر صاحب۔

پروفیسر ساجد میر - میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے پوائنٹ آف آرڈر پر ڈاکٹر صاحب کی بات پر تھوڑا بہت تبصرہ کرنا چاہتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب آپ کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہیئے حیران نہیں ہونا چاہیئے کہ بلوچستان کی طرح ملک کے اور بھی علاقے موجود ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب سیف اللہ پراچہ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ بلوچستان، پنجاب جہاں بھی عوام ہیں وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور اس پرہمیں ضرور حیرانگی ہونی چاہئے کیونکہ جیسا ہمارا دل بلوچستان کے لئے ہے ویسے ہی پنجاب کی عوام سے بھی اتنی ہی محبت ہے، ہم ان کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں وہ بھی ہمارے بھائی ہیں اور ہم ان کے لئے بھی وہی محبت رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بالکل صحیح ہے، جی جناب سیف اللہ پراچہ صاحب۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ ۔ جناب چیئرمین، جب former وزیر برائے پٹرولیم و قدرتی وسائل کوئٹہ میں آئے تھے تو انہوں نے اعلان کیا تھا کہ ہنا اوڑک میں گیس پائپ لائن ڈالی جائے گی۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا وہ جو انہوں نے اعلان کیا ہے اس کو موجودہ حکومت honour کرے گی اور ہنا اوڑک میں گیس پائپ لائن ڈالیں گے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی منسٹر صاحب۔

Ch. Nisar Ali Khan: Unfortunately, I am not aware sir of any such announcement made by the previous Minister of Petroleum and Natural Resources, if the honourable Senator can put up a fresh question I will provide information.

جناب چیئرمین۔ جی ظفر صاحب۔

جناب ایم ظفر ۔ میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ زیارت میں ایک ایسا درخت پایا جاتا ہے" جونیفر" کا جو دنیا میں شاید کسی دوسری جگہ پر نہیں ہوتا اور زیارت کی اہمیت تو ویسے بھی ہے اور وہاں پر سردیوں کے موسم میں ایسا ہوتا ہے، کیونکہ وہاں پر گیس کی سپلائی نہیں، تو لوگ زیادہ تر درخت کاٹ کر سردی سے محفوظ رہتے ہیں resultantly, junifer grows very slowly sir it takes centuries to grow تو رزلٹ یہ ہوتا ہے کہ very valuable assets are being disappeared ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں کو سردی سے بچایا جائے ، بلکہ گیس تو بلوچستان سے نکلتی ہے اور گیس کو زیارت میں لے جانا چاہیئے اور اس سے پہلے بھی میں یہ گزارش کر چکا ہوں کہ وہاں کے لوگوں کو اس کی ضرورت بھی ہے اور اس سے یہ ہوگا کہ جب زیارت گیس پہنچے گی this will come via Lora Lai. Hanai, Loralai and then Ziarat. So will the Minister make policy statement as to when and how this will be done?

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

Ch. Nisar Ali Khan: I am afraid sir that in a short time supply of gas to Ziarat will not be possible mainly because of the very high cost involved

but as I understand my Ministry has been going all of its way to provide LPG slenders to that area and I totally concur with the statement of the honourable Senator to the extent that, it is a responsibility of the government to try and to provide alternative fuel to the area so that the indiscriminate cutting of trees can somehow be stopped. Again at the pause of repetition I will look into it but it will not be possible in the short term to provide gas through the pipeline.

جناب چیئرمین ۔ جی جناب ڈاکٹر بولیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی ۔ جناب چیئرمین ! یہ جو پروفیسر ساجد میر صاحب نے بلوچستان کے متعلق کہا تھا یہ ہمیں افسوس ہے کہ بلوچستان سے 60 فیصد گیس برآمد ہوتی ہے جو وہاں ایک احساس کمتری میں لوگ مبتلا ہیں ۔ تو ہم سمجھتے ہیں یہ ہمارا حق ہے اور یہ جبکہ ہمارے صوبے سے پیدا ہوتی ہے تو ہمیں وہ نہ دیں اور پنجاب اور سرحد یہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ اس کا یہ تاثر نہیں ہے کہ یہ دوسرے صوبے والے یہ سمجھیں کہ یہ ہمارے بھائی نہیں ہیں لیکن یہ بھی کوئی انصاف نہیں ہے کہ ایک بھائی کو وہ دیں ، دوسرے کو پچاس سال سے نظر انداز کریں تو اس کو ہم کب تک برداشت کریں گے ۔ لہذا ، ہم وزیر موصوف سے یہ توقع بھی رکھتے ہیں کہ اس دور میں وہ جو مختلف ادوار میں ہمیں نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس کو وہ دوبارہ نہیں دہرائیں اور بلوچستان والوں کا دل جیت لیں گے۔ ان کا جو احساس کمتری ہے اس کو ختم کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

چوہدری نثار علی خان۔ میں سینیٹر صاحب سے مکمل اتفاق کرتا ہوں اور یقیناً اس چیز کی تلافی ہونی چاہیئے۔ میں صرف ریکارڈ کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہماری حکومت تھی، گذشتہ حکومت اور اس سے پہلے کہ جس نے اس بات کا نوٹس لیا اور یہ ہمارے دور حکومت میں پہلی دفعہ بلوچستان کے مختلف علاقوں کو گیس سپلائی کی گئی۔ بدقسمتی یہ ہے کہ وہاں جو per unit cost ہے گیس کا ، وہ بہت زیادہ ہے اور ہماری جو پہلی پٹرولیم پالیسی ہے اس میں ہم نے یہ کوشش کی کہ per unit cost بہت high ہونے کے باوجود ہم بلوچستان کو گیس سپلائی کریں اور یہ ریکارڈ کا حصہ ہے کہ اللہ کی مہربانی سے وہ توفیق ہمیں ہوئی۔ میں سینیٹر صاحب سے

agree کرتا ہوں۔ میں یقیناً اس کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہم سب مل کر مزید جو علاقے ہیں جن کو گیس جانی ہے۔ اس پر کوئی بات کریں ۔ میں بلوچستان کے تمام سینیٹر صاحبان کو بلا کر ایسی meeting ضرور ان سے کروں گا اور ان کی رہنمائی حاصل کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ Next ، جی جناب ملک رؤف صاحب۔

ملک عبدالرؤف۔ جناب عالی! میں نے جو ابھی بھی کہا ہے کہ ایبٹ آباد میں connections جو ہیں وہ بند کئے ہوئے ہیں، محکمے کے پاس تقریباً پانچ ہزار کے قریب درخواستیں pending پڑی ہیں، تو وہ کہتے ہیں کہ حکومت کی طرف سے ہمیں اجازت نہیں ہے جو connection ہمیں allot کئے گئے تھے، تین ہزار کے قریب وہ ہم نے سال کے پہلے دو مہینوں میں دے دیئے ہیں۔ اب ہم نہیں دے سکتے ۔ تو کیا وزیر صاحب ان کو یہ ہدایت کریں گے کہ وہ connection جاری کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی۔ Minister for Petroleum۔

چوہدری نثار علی خان۔ جناب گزارش یہ ہے کہ میں کسی سابقہ حکومت پہ تنقید بھی نہیں کرنا چاہتا اور اپنی حکومت کی تعریف بھی نہیں کرنا چاہتا۔ مگر بہرصورت گیس ایک بہت قیمتی ہماری Natural resource ہے اور اتنی زیادہ وافر مقدار میں ہے بھی نہیں کہ ہم اسے دائیں بائیں ہر ایک کو دیتے پھریں۔ ہم نے اس کے لئے ایک پالیسی وضع کی تھی جو پاکستان کی پہلی پٹرولیم پالیسی تھی، جس کا سن 1992 میں اعلان ہوا تھا۔ بدقسمتی سے گذشتہ تین سال میں گیس دیتے وقت اس پالیسی کو مد نظر نہیں رکھا گیا اور یہی وجہ ہے کہ ایک سال کا پورا جو connection کا کوٹہ ہے وہ صرف چار یا چھ مہینے میں ختم کر دیا گیا اور caretaker حکومت نے یہ ساری limitation ڈال دی ۔ پورے پاکستان میں صرف ایبٹ آباد کی حد تک نہیں ، انہوں نے limitation ڈال دی، شاید ان کی کوئی مجبوریاں ہوں گی۔

We are looking at this afresh. We know the pressure on the honourable Senators, on the public representatives. Just give me two or three weeks *Inshallah Taala* I am sure I will be able to address most of the problems faced by the public representatives in their areas.

جناب چیئرمین۔ عبدالرحمٰن صاحب ۔جی۔

حاجی عبدالرحمٰن۔ بلوچستان کے بارے میں بہت اچھا فرمایا اور فرمایا کہ وہاں کے لئے کچھ کریں گے، آیا فاٹا کے لئے بھی ان کا کوئی ارادہ ہے۔ فاٹا بھی پاکستان کا حصہ ہے ۔ ابھی تک تو فاٹا کے لئے کوئی سوئی گیس یا گیس کے بارےمیں جو کوئی development نہیں ہوئی ہے اور وہاں کے لئے even کہ ہمیں جو LPG Gas ہے اس کا کوٹہ بھی نہیں دیا گیا۔ اس کے بارے میں ان سے عرض ہے، کیا ان کا کوئی plan ہے اس بارے میں یا ان پر بھی کوئی رحم کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی Minister for Petroleum۔

چوہدری نثار علی خان۔ نہیں جناب، فی الوقت تو گیس کی سپلائی extend کرنے، فاٹا کو extend کرنے میں ہمیں بہت ساری مالی مشکلات بھی ہیں اور technical بھی، فی الحال اس area میں اتنا وسیع net-work نہیں ہے کہ ہم اسے فاٹا تک پھیلا سکیں۔ مگر میں معزز سینیٹر صاحب سے یہ ضرور گزارش کروں گا کہ جب ایسا وقت آیا تو ہمیں ان سے cooperation درکار ہو گی، کیونکہ گیس کا یہی حشر نہ ہوجو بجلی کا ہو رہا ہے۔ اتنے highly subsidised rate ہیں۔ پھر جو deficit ہے وہ فاٹا میں سب سے زیادہ ہے۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب زاہد خان صاحب ۔

جناب محمد زاہد خان ۔ حکومت نے مالاکنڈ ڈویژن میں بٹ خیلا، منگورہ اور تیمرگرہ کے لیے ایک منصوبہ گیس سپلائی کرنے کے لیے شروع کیا تھا ۔ کیا موجودہ حکومت اس منصوبے کو جاری رکھے گی اور وہاں گیس سپلائی کرے گی کہ نہیں ؟

چوہدری نثار علی خان ۔ جی Again I do not want to get into debate as to who actually did it مگر 1992 میں جب پہلی پٹرولیم پالیسی تیار ہوئی تو اس میں ایک three year programme کا اعلان کیا گیا جس میں آئندہ تین سالوں میں جن علاقوں میں گیس جانی تھی اس کا قبل از وقت ہم نے اعلان کر دیا ۔ جس میں مالاکنڈ کے یہ تین علاقے مجھے یاد ہیں۔ ان میں دو علاقے تو مجھے یاد ہیں، شامل ہیں ۔ اب تک ان پہ کتنا کام ہوا ہے یا کیوں کام نہیں

ہوا مجھے اس کی تفصیل کا علم نہیں ہے ۔ مگر اگر مجھے fresh notice معزز سینیٹر دیں تو میں actual situation on the ground ان کو آگاہ کر دیتا ہوں ۔

جناب چیئرمین ۔ محمد شاہ آفریدی صاحب ۔

حاجی محمد شاہ آفریدی ۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کو تھوڑا بہت معلوم ہونا چاہئے کہ حیات آباد اور خیبر ایجنسی ایک ہی جگہ ہے۔ چھ فٹ کے فاصلہ پر سوئی گیس ہے اور چھ فٹ فاصلہ پر نہیں ہے۔ سڑک کے ایک کنارے پر سارے لوگوں کو سوئی گیس دی گئی ہے اور ایک کنارے پر بالکل نہیں دی۔ تو مالی مشکلات کی وجہ سے اگر کوئی ہے تو صرف چھ فٹ پائپ دے کر، قبائلیوں کا معمولی سا حصہ اس میں دینا چاہیئے۔ اس طرح نہیں کہ بالکل حصہ ہی نہ ہو۔ کیونکہ اس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ قبائلی پاکستانی نہیں ہیں۔ صرف اس علاقے کو دینا چاہئے جنہیں صرف چھ فٹ پائپ کی ضرورت ہے۔ میں تو یہی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین ۔ قبائلی تو چھ فٹ کا فاصلہ خود طے کر لیتے ہیں ۔جی۔

چوہدری نثار علی خان ۔ نہیں جناب اس میں مسئلہ دوسرا ہے ۔ میں نے پچھلے سوال کے جواب میں تھوڑی سی گزارش کی کہ فی الحال یہ فیصلہ نہیں کیا گیا کہ گیس کی transmission قبائلی علاقوں میں ہم پھیلا سکتے ہیں کہ نہیں اور اس میں بنیادی وجہ یہ ہے کہ جو اس سے پہلے utility ہے water and power کی اس میں ہمارا بڑا تلخ تجربہ ہے ۔ فاٹا کے جو ریٹ ہیں وہ subsidized ہیں اور yet nobody is willing to pay.

جناب چیئرمین ۔ بس ہو گیا جی آپ کا سوال اب کافی ہو گئے ہیں۔ اقبال حیدر صاحب۔ Answer taken as read any supplementary.

7. * Syed Iqbal Haider:- Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :-

(a) the names of present and Ex-Federal Ministers and Ministers of State whom notices were issued for payment of electricity and gas consumed at their official residences in excess of their entitlement w.e.f. 1st April, 1985, indicating also the period of their stay in the official residences; and

(b) the names of the Ministers who made the payment of the amounts claimed in the notices?

Syed Asghar Ali Shah :- Question received on 28th March, 1997. The information is being collected and reply will be placed before the august House on next rota day.

Syed Iqbal Haider: Answer taken as read which is not there at all.

جناب چیئرمین ۔ جی جناب شاہ صاحب آپ کا جواب نہیں آیا اس پر ۔

سید اصغر علی شاہ ۔ جناب یہ detailed imformation تھی اس لیے انشا اللہ میں next rotta day پر اس کی تفصیل دے دوں گا ۔ ویسے مجھے یہ question پہنچ گیا ہے لیکن چونکہ دیر سے پہنچا ہے اس لئے ہم آپ کو سینٹ میں دے نہیں سکے ۔

جناب چیئرمین ۔ تو اگلے ہفتے کر لیں اسے جی Next No.8 Anwar Bhinder

8. * Ch. Muhammad Anwar Bhindar:- Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that WAPDA has awarded a contract for the supply of Generators and Auxiliaries for Ghazi Brotha Hydel Power Project to Mitsui and Co. and Toshiba Computer Japan ignoring GEC Alsthm of France, the lowest bidder if so, its reasons ?

Ch. Nisar Ali Khan:- The factual position is that the Contract has not been awarded so far. However, WAPDA Authority did decide to award the Contract of ME-02 Generators and Auxiliaries to the second lowest bidder i.e. Consortium of Mitsui & Co. and Toshiba Corporation. The Authority also decided that OECF may be requested to grant permission for negotiation with this firm to lower its price to the level of the first lowest bidder. The response of OECF is awaited.

Secondly M/s. GEC Alsthom has not been ignored, but since it has not fully met the specification given in the tender documents, the authority did not recommend the award of the Contract to GEC Alsthom.

جناب چیئرمین - فرمائیے ساجد میر صاحب -

Prof. Sajid Mir: It has been said that OECF which was probably the lowest bidder, could not get the bid because that did not meet certain specifications. Can I ask the honourable Minister for Water and Power what those specifications were?

جناب چیئرمین - جی جناب چوہدری نثار صاحب -

Ch. Nisar Ali Khan: Specifications if you want I can read them out. The rotational speed of generators is 136.4 RPM against the tender requirement of 120 RPM. No. 2; three years satisfactory performance certificate has not been provided for alternative one as required under the tender documents. No. 3; the certificate provided for three years satisfactory operation is for alternative to the generators, of which were commissioned in 1979, whereas the commissioning date as per tender document was required to be later, than 1980. No. 4; Excitation system offered consisted of components and not as a system which is required. No. 5; The redundancy of excitation system offered was 50% instead of 100%. No. 6; Clauses concerning commencement date, laws, venue of arbitration etc; will left open for discussions. No. 7; drawings offered were only analogy drawings and not project specification. Thank you Sir.

Syed Iqbal Haider: Sir, there is apparent contradiction in the reply. In the first para, it says that the authority also decided that OECF may be requested to grant permission for negotiations with this firm to lower its price to

the level of the first bidder. In the 2nd para they say that M/s GEC bid was not in accordance with the specification. If it was not in accordance with the specification, then it was not a bid at all. So, there is a clear cut discrimination against GEC that is why it is not being considered as the lowest bidder. And if it was not a bidder then, why are you negotiating to reduce it to the level of the GEC. These are two contradictions and I smell there are a lot of corrupt practices which are very much prevalent in these sort of contracts.

Ch. Nisar Ali Khan: For the information of honourable Senator, if there is any smell then, he will have to discover himself. Because this contract was awarded during the tenure of the previous government. As far as, contradiction is concerned, I think there is no contradiction at all. The bid which was the lowest, that was technically non-responsive and I have given you the reasons for that. So, the second bidder was asked to match the lowest bid. And let me also say that we have not given a final decision unless and until the funding agency gives permission, we will not be in a position to award the contract to the second lowest bidder.

Syed Iqbal Haider: Sir, admittedly, the contract has not been awarded, so our government cannot be accused for any hanky panky thing. This practice of negotiations is going on now and this is my question that once the sealed tenders are submitted and their comparative statements are made and the bid is not in accordance with the specification, so where is the room and what is the need for negotiations on the price. Secondly, if you negotiate the price, why are you not negotiating with GEC as well.

Ch. Nisar Ali Khan: Sir, this issue came up in June 1996 and their

government was very much there and this decision was taken on June 17, 1996. But why to get into this, the point is that the lowest bidder was non-responsive. The second lowest bidder was asked, it is not a question of negotiations, we are not negotiating with any other party, or WAPDA is not negotiating with any other party, the second lowest becomes naturally then the lowest bidder. If the lowest bidder is non-responsive, the second lowest bidder becomes the lowest bidder. We have asked the second lowest bidder to match the lowest bidder.

اس میں اگر کوئی تضاد ہے تو مجھے بتائیں۔

Mr. Chairman: They say that the authority also decided that OECF may be requested to grant permission for negotiations with this firm to lower its What they are saying is that they asked the second lowest price.

سمجھ نہیں آئی - What they are saying is that they asked the second lowest bidder to lower its price to the lowest bidder. مطلب یہ ہے کہ جو lowest تھے وہ non-responsive ہونے کی وجہ سے ختم ہوگئے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں جناب اس نے تو اپنی lowest price دے دی ہے۔

These negotiations are not for lowering the prices they are for sharing of the kickbacks. Negotiations are meant for sharing of the kickbacks. Sir, I have a little knowledge about these sort of contracts.

Mr. Chairman: That is a separate thing. What I am saying is

کہ آپ کا جو سوال تھا جو میرے ذہن میں بھی کنفیوژن تھی کہ ایک طرف وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ non-responsive تھا اور دوسری طرف اسی پارٹی کے ساتھ negotiations کی بات ہو رہی ہے - I think, this is not correct. What emerges is that second lowest bidder کو دیا گیا تھا کیونکہ the lowest bidder was non-responsive and the authority was asked that second lowest bidder کو کہو lowest bidder کے ریٹ پر آجائے -

Syed Iqbal Haider: Sir, the second lowest bidder has submitted his bid and is not in a position to further lower the price, these negotiations are never meant to lower the price, it is only meant for some symbolic changes in the price and then the sharing of the kickbacks. Whole negotiations' centre and focul point is nothing to do with the price but how to strike a better deal. And since the lowest bidder is not in a position to give any kickback that is why he is non-responsive because he has reduced the price so much that he cannot possibly reduce it any further, that is the reason of his non responsiveness.

Mr. Chairman: Yes Ch. Nisar Ali Khan Sahib.

Ch. Nisar Ali Khan: Sir, I don't know why the honourable Senator is creating such a lot of hue and cry over this, I really don't know whether he has a particular interest in the award of these contracts,

مگرمیں ایک دفعہ پھر ریکارڈ کی درستگی کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ expertise جو kickbacks کی ہے یا commissions کی ہے یہ شاید ان کے پاس ہی ہو

I am not aware of it at all. The decision to ask the second lowest bidder to match the price of the lowest bidder was taken on June 17, 1996 when their government was very much in power. The question of negotiations does not arise. There is one option, if the lowest bidder becomes non- responsive then you give the contract to the second lowest bidder. We have gone further on that, we have asked the second lowest bidder to match the price of the lowest bidder. So I think we are going a step further.

تو اس میں کسی contradiction کی بات ہی نہیں ہے ہر چیز پر کمیشن

kickbacks, I mean why do you want to make all these things controversial and if there is a controversy then I think the honourable member should know better

because his government was very much there when all these things were taking place.

جناب چیئرمین: شفقت محمود صاحب ۔

Mr. Shafqat Mehmood: Sir, the confusion is being caused by the reply to the question because it says " GEC Alsthom has not been ignored, but since it has not fully met the specifications....". Now if they have not fully met the specifications that means that the price that they were offering has no relevance to the bid and, therefore, there is no question of asking the second lowest party to meet the price offered by the lowest party whose specifications are not right. So I think, that is why, I am not going into other aspects that has been raised by the honourable member , I am only saying I think that is the reason why a confusion is being caused, because if the specifications were not met then there is no question of even considering the lowest bidder and they should be set aside and then the second lowest becomes the lowest and they can procced further.

جناب چیئرمین: جی تاج حیدر صاحب ۔

جناب تاج حیدر ۔ جناب میں اس سے اتفاق نہیں کرتا کہ وہ technically responsive نہیں ہے اصل میں ہوتا یہ ہے کہ مختلف manufacturers سے ان کے documentations وغیرہ لے لئے جاتے ہیں اور اس کے حساب سے technical specifications tender کے اندر دی جاتی ہیں ۔ وزیر صاحب نے جو فرمایا ہے کہ ہم نے 120 RPM کہا تھا اور ان کے 136 RPM ہیں میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی اتنا بڑا فرق ہے جس سے کہ project کی production کے اوپر کوئی فرق پڑے گا GEC Alsthom جہاں تک مجھے علم ہے یورپ کے leading manufacturer ہیں ان کی بہت بڑی reference list ہے کوئی ایک ہزار سے زیادہ hydel power plants وہ کر چکے ہیں ۔ دوسری یہ کہ French credits بھی available ہیں جو

بہت concessional credits ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی offer کو اس French credit کی support بھی حاصل ہو سکتی ہے میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ ایک دفعہ پھر سے اسے دیکھیں and let us see کہ جو چھوٹی موٹی انہوں نے بعد میں باتیں کہیں کہ صاحب اس میں یہ چیز نہیں ہے یا یہ چیز نہیں تھی these are small technicalities which can be very easily removed and he should go for the lowest bidder

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے اس کو دیکھ لیں گے۔ جی ڈاکٹر حئی بلوچ صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین ! شکریہ ۔ میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ہائیڈل جیسے Ghazi Brotha Hydel Power Project ہے کیا یہ اس مسئلہ پر غور فرمائیں گے کہ اسی طرز پر hydel power projects ملک کے باقی حصوں میں بھی جہاں ایسے projects ممکن ہو سکتے ہیں لگائے جائیں کیونکہ بجلی کی سب سے سستی پیداوار پانی کے ذریعے ہو سکتی ہے اور ملک کی اکثریتی آبادی بجلی سے محروم ہے بلوچستان میں تو 20 فیصدی آبادی کو بھی بجلی اب تک مشکل سے ملی ہے 80 فیصدی کے قریب لوگ بجلی کے بلب کے لئے ترستے ہیں اور بلوچستان میں بہت سے ایسے دریا ہیں جہاں پہاڑ کا پانی اور بارشوں کا پانی ہے وہاں یہ سکیمیں ہو سکتی ہیں چین ہمارا ہمسایہ ملک ہے دوست ملک ہے وہاں بھی یہ تجربات hydel power projects کے بہت کامیاب ہوئے ہیں اگر ہم ان کے تجربات سے بھی فائدہ اٹھائیں تو ان مسئلوں پر ایسے projects جو hydel power projects کہلائے جا سکیں جہاں سستی بجلی ہو اور لوگ اس کو زراعت کے لئے یا بلب جلانے کے لئے بھی نہیں لے سکیں گے تو جو سستا mode ہے بجلی پیدا کرنے کا باقی ملک میں بھی اس طرح کے پراجیکٹس پر غور فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین: اچھی تجویز ہے جی۔

Ch. Nisar Ali Khan: Mr. Chairman may I respond?

Mr. Chairman: No, it is a good suggestion you can take note of it. Question No. 9 - Ch. Anwar Bhinder Sahib.

9. * Ch. Muhammad Anwar Bhinder:- Will the Minister for Water and Power be pleased to state:-

(a) whether it is a fact that in Swabi Scrap Project Mardan the Engineers tampered with the 800 million Rupees contract during 1994-95;

(b) whether it is also a fact that Rs.150 Million for mobilization were paid to be foreign contractors fraudulently;

(c) whether it is further a fact that the Annual Audit Certificate issued in March, 1996 disclosed this irregularity causing a loss of 320 Million, but it was tampered with by Director General Audit WAPDA;

(d) whether it is further a fact that Assistant Director reported the matter to Auditor through a letter dated 8th of June, 1996, but he was transferred to hush-up the matter; and

(e) the present stage of the said fraud case ?

Ch. Nisar Ali Khan :-(a) No. The correct position is that no contract valuing Rs.800 million was called during 1994-95. As such, the question of Engineers tempering with the Contract does not arise.

(b) WAPDA has stated that there was no fraud whatsoever in the payment made to any foreign contractors. In fact, Rs.180 million have been paid to various local/foreign contractors against BOQ items (mobilization for construction) in accordance with the terms and conditions of the contract.

(c) Due to the time constraint the copy of the stated Annual Audit Certificate could not be obtained to verify the facts. The requisite papers/information is being collected and will be placed before the House when received.

(d) WAPDA is not the parent department for the Assistant Director. Thus the Assistant Director was not transferred by WAPDA on any such account but he was promoted by his parent Department and posted as

will be asked to finish the work.

Mr. Chairman: Next is Question No.11, Hafiz Fazal Muhammad.

11. * Hafiz Fazal Muhammad:- Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) the number of the allottees when possession of flats has been given in block No.6, Cat-V, G-8/4, Islamabad; and

(b) the time by which the construction work of the said block will be completed ?

Syed Asghar Ali Shah :-(a) The possession of 12 Nos of flats of block No.6, Cat-V, G-8/4, Islamabad have been handed over to the allottees.

(b) The remaining work on Cat-V flats of block No.6 is held up for want of funds. However, work can be completed upto June, 1997, if required funds are provided else the same will be done during next financial year i.e. 1997-98.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Hafiz Fazal sahib.

حافظ فضل محمد، سوال نمبر 11 میں ایک تو یہ ہے کہ میرے سوال کے ایک حصے کا جواب اس میں ہے ہی نہیں۔ سوال میں یہ ہے کہ جب ان flats کے قبضے دیئے گئے تھے' اس وقت الاٹیوں کی تعداد کیا تھی۔ جبکہ تعداد کو سرے سے بتایا ہی نہیں گیا۔ اور ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ جناب جن لوگوں کو انہوں نے قبضہ دیا ہے' جبکہ ہماری معلومات کے مطابق وہاں کے جو مکانات ہیں وہ تقریباً رہائش کے قابل نہیں ہیں۔ نہ دروازے ہیں نہ بجلی ہے' نہ پانی ہے یعنی جو بنیادی ضروریات ہیں رہائش کے لئے ان میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔ جبکہ ان سے house rent باقاعدہ کاٹا جاتا ہے۔ کیا اس صورتحال میں وزیر موصوف کچھ بیان فرمائیں گے۔ یہ جو رقم ان سہولیات کے عوض کاٹی جاتی ہے وہ نہ کاٹی جائے جب تک کہ ان کو مکمل نہ کرلیا جائے۔ یا پھر یہ ہے کہ ان کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر برائے ہاؤسنگ و تعمیرات۔

سید اصغر علی شاہ: جناب یہ جو 12 فلیٹ دیئے گئے ہیں، یہ اس شرط پر دیئے گئے تھے، کیونکہ وہ زور دے رہے تھے، اور وہ واقعی مکمل تیار نہیں تھے۔ out of 152, 80 جو ہیں وہ مکمل تیار ہوگئے تھے۔ ابھی اس میں یہ جو ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمیں آپ subject to completion, allotment دے دیجئے۔ تو گزارش یہ ہے کہ ہم پلاننگ کمیشن میں یہ بات لے آئے ہیں اور جیسے ہی فنڈز ہمیں ملیں گے تو انشاء اللہ یہ جو blocks ہیں دو ماہ میں اس کا کام مکمل ہوجائے گا اور باقی جو ہیں وہ 98-1997 میں انشاء اللہ مکمل ہوجائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی جناب ڈاکٹر صفدر صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب وزیر صاحب نے اپنے جواب میں یہ کہا ہے کہ "however, can be completed upto June, 1997 if required funds are provided". تو کیا انہوں نے اس سلسلے میں وزارت خزانہ سے approach کیا ہے، اور وزارت خزانہ نے ان کو کیا جواب دیا ہے کہ کیا وہ ان کو June, 1997 تک ان کو یہ فنڈز provide کرے گی یا نہیں کرے گی۔

جناب چیئرمین: جی شاہ صاحب۔

سید اصغر علی شاہ: جی میں نے عرض کیا ہے کہ ہم یہ بات پلاننگ کمیشن میں لے آئے ہیں کیونکہ یہ ADP کا معاملہ ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم اس کی سفارش کریں گے وزارت خزانہ کو، کہ یہ فنڈز ہمیں دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین: جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Sir, this is relating to the flats completed and meant for the members of the parliament, though it is not of G-6 sector. Will the honourable Minister be pleased to state, if these flats which are already completed for the members of parliament, why are they not handing over possessions of the same which are across the road?

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر صاحب۔

Mr. Chairman: Any other question, Sajid Mir Sahib.

پروفیسر ساجد میر - جناب ! اگر contract award نہیں کیا گیا تو mobilization پر اتنی بڑی رقم کیوں pay کر دی گئی ہے؟

Ch. Nisar Ali Khan: That is ongoing project.

جناب چیئرمین- یہ پرانا contract ہے۔ اگلا سوال جواد ہادی صاحب نمبر 10-

10. * Syed Muhammad Jawad Hadi:- Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to provide electricity to the residents of Ghouspura Qaiserabad, Chowk Qazafi, Multan, if so, when ?

Ch. Nisar Ali Khan:- No.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

سید محمد جواد ہادی- جناب چیئرمین ! اس سوال میں جس علاقے کو بجلی فراہم کرنے کے سلسلے میں پوچھا گیا تھا اس کے لئے جواب دیا گیا ہے کہ اس سلسلے میں کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے - میں وزیر صاحب سے التجا کروں گا کہ وہ اس محروم علاقے کو بجلی فراہم کرنے کے لئے ذاتی دلچسپی لیں تاکہ یہ لوگ بھی بجلی کی نعمت سے بہرہ ور ہو سکیں۔

Mr. Chairman: Please look into it. Yes Shafqat Mehmood Sahib.

Mr. Shafqat Mehmood: Sir, in this connection, I just want to seek a clarification from the honourable Minister that during the last Government the work had been started on electrification of a large number of villages. In some cases 20% work was done, in some cases 40% was done, in some cases 80% was done, everything had been done except that the transformer had not been put there or the project had not been commissioned. Just in Islamabad for

example sir, that I know personally that about 15 villages were at various stages of completion when the last Government fell. What is the policy of the Government, are they going to complete those half finished projects which the previous government or whoever had started? There were various projects under MNAs, Senators or the schemes, have all those schemes been stopped mid way and that they will not be completed anymore?

Mr. Chairman: Yes, Minister for Water and Power.

Ch. Nisar Ali Khan: Sir, as I said in response to another question, a few minutes earlier, we are faced with an acute shortage of development funds in the Ministry of Water and Power. We have already asked the Government to provide us more funds so that work on the unfinished projects can be completed. We are carrying out an analysis and the devaluation and I will be more than happy to put it on the table of the House as regards our unfinished projects, as soon as it is completed. I think it takes about two to three weeks.

جناب چیئرمین: جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: میرا وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے کہ بہت سے ایسے گاؤں ہیں، دیہات ہیں جو پچھلی حکومت نے ان کو فنڈز دیئے تھے اور وہ فنڈز اس وقت بھی واپڈا کے پاس ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب تک نئی حکومت ہمیں اس کے لئے حکم نہیں دے گی ہم ان کو utilise نہیں کرسکتے ۔ تو میرا ان سے سوال یہ ہے کہ جو فنڈز available ہیں کہیں بھی پورے ملک میں، بلوچستان میں تو ہیں جو میرے علم میں ہے، جو پچھلے دور حکومت میں فنڈز دیئے تھے بجلی کے connections کے لئے مختلف دیہاتوں کو۔ تو اس کی ان کو اجازت دیں گے کہ جب فنڈز ہیں ان کے پاس، متعلقہ واپڈا کے حکام کے پاس کہ وہ اس کو استعمال کرسکیں۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر صاحب۔

چوہدری نثار علی خان: جی بالکل دیں گے جی۔ جہاں فنڈز available ہیں they

will be asked to finish the work.

Mr. Chairman: Next is Question No.11, Hafiz Fazal Muhammad.

11. * Hafiz Fazal Muhammad:- Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) the number of the allottees when possession of flats has been given in block No.6, Cat-V, G-8/4, Islamabad; and

(b) the time by which the construction work of the said block will be completed ?

Syed Asghar Ali Shah :-(a) The possession of 12 Nos of flats of block No.6, Cat-V, G-8/4, Islamabad have been handed over to the allottees.

(b) The remaining work on Cat-V flats of block No.6 is held up for want of funds. However, work can be completed upto June, 1997, if required funds are provided else the same will be done during next financial year i.e. 1997-98.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Hafiz Fazal sahib.

حافظ فضل محمد: سوال نمبر 11 میں ایک تو یہ ہے کہ میرے سوال کے ایک حصے کا جواب اس میں ہے ہی نہیں۔ سوال میں یہ ہے کہ جب ان flats کے قبضے دیئے گئے تھے' اس وقت الاٹیوں کی تعداد کیا تھی۔ جبکہ تعداد کو سرے سے بتایا ہی نہیں گیا۔ اور ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ جناب جن لوگوں کو انہوں نے قبضہ دیا ہے' جبکہ ہماری معلومات کے مطابق وہاں کے جو مکانات ہیں وہ تقریباً رہائش کے قابل نہیں ہیں۔ نہ دروازے ہیں نہ بجلی ہے' نہ پانی ہے یعنی جو بنیادی ضروریات ہیں رہائش کے لئے ان میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔ جبکہ ان سے house rent باقاعدہ کاٹا جاتا ہے۔ کیا اس صورتحال میں وزیر موصوف کچھ بیان فرمائیں گے۔ یہ جو رقم ان سہولیات کے عوض کاٹی جاتی ہے وہ نہ کاٹی جائے جب تک کہ ان کو مکمل نہ کرلیا جائے۔ یا پھر یہ ہے کہ ان کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر برائے ہاؤسنگ و تعمیرات۔

سید اصغر علی شاہ: جناب یہ جو 12 فلیٹ دیئے گئے ہیں، یہ اس شرط پر دیئے گئے تھے، کیونکہ وہ زور دے رہے تھے، اور وہ واقعی مکمل تیار نہیں تھے۔ out of 152, 80 جو ہیں وہ مکمل تیار ہوگئے تھے۔ ابھی اس میں یہ جو ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمیں آپ subject to completion, allotment دے دیجیئے۔ تو گزارش یہ ہے کہ ہم پلاننگ کمیشن میں یہ بات لے آئے ہیں اور جیسے ہی فنڈز ہمیں ملیں گے تو انشاء اللہ یہ جو blocks ہیں دو ماہ میں اس کا کام مکمل ہوجائے گا اور باقی جو ہیں وہ 1997-98 میں انشاء اللہ مکمل ہوجائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی جناب ڈاکٹر صفدر صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب وزیر صاحب نے اپنے جواب میں یہ کہا ہے کہ "however, can be completed upto June, 1997 if required funds are provided". تو کیا انہوں نے اس سلسلے میں وزارت خزانہ سے approach کیا ہے، اور وزارت خزانہ نے ان کو کیا جواب دیا ہے کہ کیا وہ ان کو June, 1997 تک ان کو یہ فنڈز provide کرے گی یا نہیں کرے گی۔

جناب چیئرمین: جی شاہ صاحب۔

سید اصغر علی شاہ: جی میں نے عرض کیا ہے کہ ہم یہ بات پلاننگ کمیشن میں لے آئے ہیں کیونکہ یہ ADP کا معاملہ ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم اس کی سفارش کریں گے وزارت خزانہ کو، کہ یہ فنڈز ہمیں دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین: جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Sir, this is relating to the flats completed and meant for the members of the parliament, though it is not of G-6 sector. Will the honourable Minister be pleased to state, if these flats which are already completed for the members of parliament, why are they not handing over possessions of the same which are across the road?

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر صاحب۔

سید اصغر علی شاہ: جناب اگرچہ یہ اس سے متعلق تو نہیں ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری کمیٹی بنی ہے۔ ہم نے visit کئے تھے یہ لاجز۔ اب انہوں نے 220 lodges جو ہیں وہ مکمل کئے ہیں۔ لیکن ان میں ابھی کچھ خامیاں رہ گئی ہیں۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں، وہ ایم این ایز کی کمیٹی تھی، اس میں ڈپٹی اسپیکر نیشنل اسمبلی بھی تھے، انہوں نے ہمیں یہ کہا ہے کہ ہم اسے دو ماہ میں punch list بنا کر اور جو اس کی خرابیاں ہیں، کیونکہ ہم ٹھیکیدار سے اس طرح قبضہ نہیں لے سکتے، یہ مجبوراً اس OIC Conference کے لئے ہم نے ان سے لیا تھا کہ اس کو استعمال کرسکیں۔ لیکن اب وہ کہتے ہیں کہ دو ماہ میں انشاء اللہ ہم وہ کام پورا کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی جناب ڈاکٹر صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب آجکل اس سلسلے میں بہت ساری افواہیں گردش کر رہی ہیں کہ ان Parliamentarian Lodges کو privatize کرکے بیچا جا رہا ہے۔ تو کیا وہ بتا سکیں گے کہ ایسا کوئی پلان ہے حکومت کا۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر صاحب۔

سید اصغر علی شاہ: جی میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Next is question No. 12, Hafiz Fazal Muhammad sahib.

12. * Hafiz Fazal Muhammad:- Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :-

(a) the names father's names and the date of posting of the S.D.Os and Sub-Engineers working in Division No.2 of the Pak. PWD, Islamabad; and

(b) whether it is a fact that the said SDOs' and Sub Engineers have completed their normal tenure, if so, the reasons for not transferring them and the time by which they will be transferred ?

Syed Asghar Ali Shah :- (a) The information is contained in Annexure.

(b) Most of the SDO's and Sub Engineers posted in Central Civil Division No. 2, Pak. PWD, Rawalpindi have completed their normal tenure, as given in the Annexure. The said Division is responsible for maintenance work of Aiwan-e-Sadar, Prime Minister's House, Ministry of Defence, Supreme Court of Pakistan and Survey of Pakistan. Therefore, the supervisory staff of said Division are posted and transferred, in consultation with the said offices.

Annexure-A

STATEMENT SHOWING THE POSTING DATA OF THE ASSTT. EXECUTIVE ENGINEERS/ SUB-ENGINEERS (CIVIL) WORKING IN CENTRAL CIVIL DIVISION NO. II, PAKISTAN P.W.D., RAWALPINDI

Sl. No.	Name and father's name	Designation	Date of posting in C.C.D. II, PPWD, Rawalpindi	Work assigned
1	2	3	4	5
1.	M/s. Abdul Hameed Bhatti S/o Noor Muhammad.	Asstt. Engineer	23-10-1989	A/R & M/O Major work in Prime Minister's House, Islamabad and Govt. Owned Building at Prime Minister's House at Islamabad.
2.	M/s. Mohammad Hussain Azad S/o Khushi Mohammad.	Asstt. Ex. Engineer	25-2-1997	Construction of Residential accommodation for Federal Govt. Employees (P.M's Staff Colony) at Islamabad.
3.	S. Aftab Mohy-ud-Din S/o S. Mureed Mohy-ud-Din.	Asstt. Ex. Engineer	27-9-95	(i) Prime Minister's Secretariat, Islamabad. (ii) State Guest House, Rawalpindi.
4.	Mian Ejaz Ahmed S/o Mian Akbar Ali.	Asstt. Ex. Engineer	11-2-1996	(i) Supreme Court of Pakistan. (ii) Aiwan-e-Saddar, Islamabad.
5.	Abdul Qayyum S/o Din Muhammad.	Sub-Engineer	6-11-1979	Maintenance work in Prime Minister's Islamabad.
6.	Muhammad Latif S/o Muhammad Ismail.	Sub-Engineer	19-3-1981	Supreme Court of Pakistan, Islamabad.
7.	Abdul Wahid S/o Aziz Muhammad.	Sub-Engineer	4-8-1983	Prime Minister's Secretariat, Islamabad.

Sl. No.	Name and father's name	Designation	Date of posting in C.C.D. II, PPWD. Rawalpindi	Work assigned
1	2	3	4	5
8.	Zulfiqar Ahmed Moghal S/o Mirza Muhammad Shafi.	Sub-Engineer	6-6-1987	Ministry of Defence.
9.	Abdul Hameed Saqib S/o Ch. Lal Din.	Sub-Engineer	16-7-1986	Aiwan-e-Saddar, Islamabad.
10.	Ahmed Ali Shaikh S/o Sh. Barkat Ali.	Sub-Engineer	2-1-1991	Old Prime Minister's Estate, State Guest House & ANF, Rawalpindi.
11.	Malik Muhammad Islam S/o Umer Din.	Sub-Engineer	3-7-1994	Prime Minister's Staff Colony, Islamabad.
12.	Mohammad Ilyas S/o Ilam Din.	Sub-Engineer	18-2-1997	Survey of Pakistan, Rawalpindi/ Islamabad.
13.	Abdul Rauf S/o Abdul Rasheed Ghumman.	Sub-Engineer	2-11-1995	Miscellaneous Work.

جناب چیئرمین۔ اس میں آپ نے ان کے والد کا نام اور سب کچھ پوچھا ہوا ہے۔ وہ سب آ گئے ہیں ۔ میرا خیال ہے ساری تفصیل آ گئی ہے اب سپلیمنٹری کی ضرورت نہیں ہے۔ نمبر ۱۳ حافظ صاحب۔

13. * Hafiz Fazal Muhammad:- Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the date on which thc tenders were invited for the construction of Cat-V flats in G-8/4, Islamabad indicating also the name of the constractor to whom the contract was awarded ?

Syed Asghar Ali Shah:- The tenders for the work of Construction of 152, Cat-V flats at G-8/4, Islamabad were initially invited on 10-3-1991 and the contracts were awarded to M/s. Raja Muhammad Zaman Khan and M/s. Muhammad Saraw and Co. But due to inadequate funds, the work was abandoned after casting the plinth beams. The contracts for the remaining work were awarded on 14-5-1992 and 24-1-1996 to M/s. S.M. Naseer and Co. and M/s. Al-Syed Builders respectively.

جناب چیئرمین۔ یہ بھی کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ چلیں جی'question hour is over
ایک منٹ جی leave application پڑھ لیں ۔ پھر پوائنٹ آف آرڈر کر لیں ۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین ۔ حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب نے قریبی عزیز کے انتقال کے باعث ، ۷ اور ۸ اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ خواجہ قطب الدین صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۷ اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔جہانگیر بدر صاحب ۲۸ مارچ سے لیکر ۴ اپریل تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ان تاریخوں کے لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ ماجد سلطان صاحب نجی مصروفیات کی بنا پر ۷ اور ۸ اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ جاوید مینگل صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۷ تا ۱۱ اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ حبیب جالب صاحب نجی وجوہات کی بنا پر ۷ تا ۱۱ اپریل ایوان میں شرکت نہیں کر سکے ۔انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جی جناب قاضی انور صاحب ۔

POINT OF ORDER

RE: CRITICAL LAW AND ORDER SITUATION DUE TO SHORTAGE OF FLOUR.

قاضی محمد انور۔ پوائنٹ آف آرڈر ' NWFP میں پچھلے ایک ہفتے سے law & order situation آٹے کی قلت کی وجہ سے خراب ہے ۔ یہ تنگی پچھلے دو ہفتوں سے تھی لیکن اب یہ ہوا کہ کل دکانوں پر لوگوں نے لوٹ مار کی ' پنڈی پشاور روڈ پر تین چار جگہوں پر ٹریفک بند ہے۔ اسی طرح ساؤتھ سے آنے والی جگہوں پر کوہاٹ ،بنوں ' مردان میں ' پچھلے چار دن سےمسلسل مکمل ہڑتال ہے ۔لاٹھی چارج ہوتا ہے ۔ اب کل جو ہوا ہے ۔ کل تو قصہ خوانی بازار میں لوگوں نے دکانیں لوٹی ہیں۔ آٹا نہیں ہے ۔ یہ بڑی serious law & order situation ہے۔ پنجاب سے آٹے کی نقل و حرکت بند کر دی گئی تھی۔ پہلے آزاد کی گئی پھر بند کی گئی کہ آٹے کے نام پر سمگلنگ ہوتی ہے ۔ سمگلنگ ایسے تو نہیں ہوتی ۔ NWFP سے کوئی چیز آنے آپ کہیں کہ سمگل ہو کر آتی ہے ۔ یہاں سے کیا چیز سمگل ہوتی تھی ۔اخباروں میں یہ آیا ہے کہ سمگلنگ ہو رہی ہے under this free trade ban had been lifted from movement وہ پھر لگا دیا۔ اس کے لگانے سے وہاں پر آٹے کی قلت پیدا ہوئی ۔پنجاب میں آٹے کی کوئی قلت نہیں ہے۔ این ڈبلیو ایف پی میں آٹا نہیں ملتا' روٹی کی قیمت پانچ روپے ہو گئی ہے اور وہ روٹی آپ کی چپاتی سے بھی چھوٹی ہے ۔اس کو آدمی خرید نہیں سکتا ۔اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہاں پر لوگ بھوکے ہوتے ہیں ۔اب جب ان پر لاٹھی چارج ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ بھوکوں کو مار رہے ہیں ۔وہ اور بھی خطرناک بات ہے ۔وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کھانے کو آٹا نہیں ہے ۔جب ہم آٹا مانگتے ہیں تو

آپ ہمیں مارنا شروع کرتے ہیں ۔ It is too serious situation. We need immediate attention as to why this is happening.

جناب چیئرمین۔سرتاج صاحب اس پر کون respond کرے گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ' ایک منٹ ' پہلے ایک پوائنٹ آف آرڈر dispose of کر لوں۔دیکھیں ناں' again I would say, میری عرض سن لیں ۔ پھر آپ کی باری ہے ۔ میں نے آپ سے پہلے بھی کہا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر جو ہم استعمال کرتے ہیں a member raises the issue drawing attention of the Minister to that problem اور وہ منسٹر response کرتے ہیں۔ it is not a debate اگر آپ ڈبیٹ چاہتے ہیں تو اس کا دوسرا طریقہ ہے۔ تو اس لئے اب انہوں نے raise کیا ہے۔ I would like the Minister to respond اس لئے میں نے آپ سے پہلے بھی request کی تھی کہ اس کو formalise کرنے کے لئے کوئی طریقہ نہیں ہے ۔ جی فرمائیے۔

میاں رضا ربانی۔ آپ میری عرض سن لیں۔ وہ یہ ہے کہ آپ نے بالکل درست فرمایا کہ پوائنٹ آف آرڈر جو ہے وہ ایک ممبر raise کرے اس کو منسٹر respond کرے ۔میں آپ کی بات سے بالکل اتفاق کرتا ہوں۔ لیکن یہ جو آٹے کا مسئلہ ہے۔ یہ اتنی شدت اختیار کر گیا ہے۔

(interruption)

جناب چیئرمین۔ اس طرح کرتے ہیں ناں' اگر گورنمنٹ کو منظور ہو تو اس پر ڈبیٹ کر لیں۔

میاں رضا ربانی۔میرا ایڈجرنمنٹ موشن pending ہے اس کو لے آئیں۔

جناب چیئرمین۔او۔کے ' ان کا ایڈجرنمنٹ موشن لے آئیں کدھر ہے ان کا ایڈجرنمنٹ موشن' let us take that. That is a better idea.

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے بات ہو گئی ناں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, if you want I will move it verbally.

جناب چیئرمین۔ نہیں ، نہیں منگوا لیتے ہیں ۔ ایڈجرنمنٹ موشن ان کا کدھر ہے ۔ جی منگوائیں ۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب میں verbally move کردیتا ہوں ۔ جناب میں کاپی دے دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ، میرے پاس بھی کاپی آ جائے ناں۔ لے لیتے ہیں۔ We will take it up. جی نسرین جلیل صاحبہ۔

بیگم نسرین جلیل۔ جناب چیئرمین! سینیٹر آفتاب شیخ نے کل ایک مسئلہ پیش کیا تھا ۔ ایم کیو ایم کے ایک کارکن عبدالخالق کو سٹی کورٹ کے باہر گولی مار دی گئی تھی ۔ اس سلسلے میں حکومت بتائے کہ انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں کہ وہ شخص جس نے گولی ماری تھی، اور ایک شخص زخمی ہوا تھا اور ایک ختم ہو گیا تھا ۔ اس شخص کے production order تھے وہ fake تھے، اس کو جیل میں کیسے لایا گیا تھا۔

Mr. Chairman: Yes, I asked the Interior Minister.

Mrs. Nasreen Jalil: We would like an answer.

جناب چیئرمین، وہ آتے ہیں تو معلوم کرتے ہیں۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, you had very kindly observed that the Interior Minister will give a reply tomorrow. I had made a request yesterday for calling the original files and records of the cases of all my applications.

اس پر آپ نے کوئی directive issue نہیں کیا۔ اس کے لئے میری عرض ہے کہ آپ سارے original records طلب کریں ۔ I will press you sir, because I have levelled a charge and the other side has denied the charge.

جناب چیئرمین۔ راجہ صاحب! اٹارنی جنرل صاحب کو یہ کہہ دیں کہ یہ جو ریکارڈ مانگ

رہے ہیں وہ مہربانی کرکے پیش کردیا جائے ۔ جی جناب عبدالرحمٰن صاحب ۔

حاجی عبدالرحمٰن ۔ جناب تمام صوبوں کے لئے آٹے کی بات ہو رہی ہے لیکن FATA کے لئے کوئی بھی نہیں کہتا ۔

جناب چیئرمین۔یہ مسئلہ آ رہا ہے۔ یہ مسئلہ آ رہا ہے۔ میں آپ کو کہہ رہا ہوں۔ ابھی پانچ منٹ میں وہ مسئلہ آ رہا ہے۔

(interruption)

جناب چیئرمین۔اچھا ٹھیک ہے تشریف رکھیں ۔ جی صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹرصفدر علی عباسی ۔یہ جناب میرے پاس پانچ اپریل کی اخباریں ہیں ۔ جنگ راولپنڈی، مسلم اور نوائے وقت اسلام آباد ہے۔ اس میں یہ ہے کہ اورسیز پاکستانیز فاؤنڈیشن ایک ادارہ ہے۔ جو کافی عرصے سے قائم ہے۔ اس کو گورنمنٹ wind up کرنے کا سوچ رہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ کس کو ، Sorry ! ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔اورسیز پاکستانیز فاؤنڈیشن (OPF) کو پرائیویٹائیزیشن کمیشن نے ختم کرنے کی سفارش کی ہے۔ پرائیویٹائیزیشن چونکہ وزارت خزانہ کا ایک ادارہ ہے۔ چونکہ منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔ او پی ایف ایک منافع بخش ادارہ ہے، اور اورسیز پاکستانیز کی کنٹری بیوشن سے چلتا ہے ۔ اور مختلف پروجیکٹس ترتیب دیتے ہیں۔ تو میں وزیر خزانہ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ او پی ایف کے پندرہ سو ملازمین کو ختم کرنے کا کوئی ان کا ارادہ ہے؟

Mr. Chairman: Minister Sahib, would you like to respond to this?

جناب سرتاج عزیز۔جناب چیئرمین ! پہلے تو یہ ہے کہ اس مسئلے کا پرائیویٹائیزیشن کمیشن سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ ایک کمیٹی بنی تھی

under Deputy Chairman Planning Commission to review all the Corporations which means their usefullness, their size, their effectiveness, their efficiency. So they issued a questionnaire to all the Corporations why should not you be abolished, if you should not be abolished, if you exist, can you be more usefull?

So that questionnaire has gone to them and that has created this rumour. No decision has yet been made. When the questionnaire is received then all the replies will be examined by that Committee to see, because we have about 1,032 organizations under different Ministries and we just cannot afford. As many, most of them are blotted, over staffed. So no decision has yet been made, once the Committee has completed its work then it will go to the Cabinet, so the report is premature and not based on facts.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب ' ایک تو وزیر اتنے کم ہیں -

Mr. Chairman: This is not an occasion for a debate, understand the point of order. Please sit down.

There is a message received from the National Assembly and it says, that in pursuance of rule 122 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1992; I have the honour to inform that the National Assembly has passed the Anti-Norcotics Force Bill 1997; on the 3rd of April 1997. The copy of the Bill as passed by the National Assembly is hereby transmitted.

جناب چیئرمین - چوہدری شجاعت صاحب تھے کہاں پر ہیں ! جی چوہدری صاحب کل ایک point of order پر انہوں نے ایک incident کا ذکر کیا تھا کہ کوئی عبدالخالق صاحب کا قتل ہو گیا ہے اس کے بارے میں آپ نے کوئی معلومات حاصل کی ہیں -

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman! according to my information that fellow was brought from the jail on a fake and bogus production warrant- he murdered the man, injured another person and immediately hid himself in that van and finally he was apprehended from that van. So, the question is as to in what circumstances and how and why the jail authorities had in

fact, inspired to release this man out of jail to commit this crime and the whole situation is to be clarified.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی، تو چوہدری صاحب اگر اس واقعے کے بارے میں معلوم ہے تو بتا دیں۔ نہیں تو یہ لے کر ہمیں بتا دیں۔

چوہدری شجاعت حسین - جناب والا! اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا، کل point of order پر انہوں نے بات کی تھی Call Attention Notice آج مجھے un- officialy موصول ہوا ہے تو میں اسے وصول کر لیتا ہوں تو کل کم از کم، کیونکہ لمبا چوڑا اس کا جواب ہے تو کل مجھے موقع دیں میں اس کے متعلق معلومات حاصل کر کے بتا سکوں گا۔

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے کل اس کے متعلق معلومات حاصل کر کے بتا دیں، اچھا جی اب جی now there is an adjournment motion moved by several Senators اس میں جی جناب کون move کرے گا آپ بھی ہیں movers جی کر دیں جی I will take it up today

ADJOURNMENT MOTION

RE: SHORTAGE OF FLOUR.

Mian. Raza Rabbani: Thank you Sir, I beg to move that the Senate do adjourn to discuss the continuous shortage of wheat Atta in the country. This is a matter of recent occurrance and urgent public importance.

Mr. Chairman: Yes, Minister for Food and Agriculture, is it opposed?

Syeda Abida Hussain: Mr. Chairman, I am happy to make a statement on the floor if that would satisfy the honourable Senators.

Mr. Chairman: I think the honourable Senators would like to make speeches on these issues so I think, that will not satisfy them.

کیوں جی will a statement satisfy you

Mian Raza Rabbani: No, sir.

Mr. Chairman: They would like to make speeches. Since it is a matter of importance, then, I will admit it and we will fix a time for discussion on this, may be tomorrow or day after tomorrow.

Mian Raza Rabbani. No sir, the discussion be taken up today sir.

(interruption)

Mr. Chairman: I will not, you know, give you floor because five people rise up.

(interruption)

Mr. Chairman: Please sit down, if you go on like this, it will be impossible to run this House.

Qazi Muhammad Anwar: People are being batton charged, people are looting shops, the traffic is blocked, people can't move, people can't come out of their houses, people don't get rotis and it is not from today, it is since last 9 days.

Mr. Chairman: Why is it not taken tomorrow?

Qazi Muhammad Anwar: The matter is so serious because there was statement that 24 000 matric tons wheat was on a way to Peshawar since 3 days.

Mr. Chairman: You see, it is because of seriousness, it is accepted and I have admitted it, it is admitted. The only question, I am asking you
اس کو کل کیوں نہ لے لیا جائے 'ایک منٹ جی ایک منٹ 'کل کیوں نہ لے لیا جائے کہ اس کو کل کیوں نہ لے لیا جائے۔

قاضی محمد انور ۔ جیسے آپ مناسب سمجھتے ہیں لیکن-----

Mr. Chairman: There is no doubt about the seriousness of the matter, it is because of that that I am admitting it and holding it in order.

Qazi Muhammad Anwar: Sir, I shall be satisfied, the only thing I am asking is: there was a statement from the Government that 24000 matric ton wheat which had arrived at Karachi, was on its way to Peshawar, I just want to know where the wheat is now, where is the point of the wheat?

جناب چیئرمین ۔ ایک منٹ جی ایک منٹ، رضا صاحب please ایک سوال پوچھا ہے، it is an immediate thing, let it come. It will come آپ پلیز بیٹھ جائیں جی منسٹر صاحب۔

Syeda Abida Hussain: Mr. Chairman, grain tankers bringing in 47000 tons of wheat docked at Port Qasim in the early hours of the morning of the 6th of April that wheat was unloaded through out the day on the 6th of April and part of the day on the 7th of April that wheat Mr. Chairman 9000 tons of that wheat were placed in an express train on the personal orders of the Prime Minister and that train is on the move and heading towards Peshawar; the train left Karachi last night and it is to reach within 38 hours, in the meanwhile Mr. Chairman, 10,000 tons of wheat have been mobilized from the grain reserve of Punjab and is now being trucked in since the early hours of this morning into Peshawar. Peshawar should be all right for wheat by the end of today. Mr. Chairman we have another tanker of grain which is due to dock at Port Qasim on the 13th, another tanker which is due to dock at Port Qasim at 15th, another tanker which is same size 47 thousand tons each which is due to dock at Port Qasim on the 17th then one on the 20th then one on the 21st and then one on the 25th and then 2 tankers on the 26th. This Mr. Chairman is the fact, factual position with regard to the shipping

schedules.

Mr. Chairman: Are you ready for a debate today or would?

Syeda Abida Hussain: Mr. Chairman, I have to go to Karachi this evening on the instructions of the Prime Minister.

Mr. Chairman: So you would not be here tomorrow.

Syeda Abida Hussain: I will not be here tomorrow.

Mr. Chairman: So we can take it up today. We can start now and at the end of it you can make a statement.

Syeda Abida Hussain: Is it going for half an hour Mr. Chairman?

Mr. Chairman: No, This is of 2 hours, we will give you half an hour at the end. So let say we start now it is 12 o' clock and at 1.30 pm you can make a statement.

Syeda Abida Hussain: Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین۔ جی جناب عبدالرحمٰن صاحب۔

حاجی عبدالرحمٰن۔ جناب والا! یہاں یہ کئی روز سے کہا جا رہا ہے کہ آٹا جلد آج اور کل سب جگہوں پر پہنچ جائے گا ۔ ہمارے لوگ کئی دنوں سے بھوکے بیٹھے ہوئے ہیں ۔ ان کے لئے انہوں نے کیا بندوبست کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ آٹا کے لئے ۔ ابھی آٹا پر بحث ہو رہی ہے ۔

حاجی عبدالرحمٰن۔ یہ پالیسی تو بیان کریں کہ ان کے لئے انہوں نے کیا کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ اب یہ پالیسی کا بیان ' یہ ایڈجرنمنٹ پر بحث ہوتی ہے پھر آپ آخر میں پوائنٹ ریز کریں گے۔ وزیر صاحبہ آخر میں ان چیزوں کا جواب دیں گی ۔

حاجی عبدالرحمٰن۔ جناب! لوگ وہاں بھوکے مر رہے ہیں اور ہم یہاں اس پر بحث کر رہے

ہیں اور میٹنگز کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ پھر آپ مجھے بتائیں کہ کیا کیا جائے ۔

حاجی عبدالرحمٰن۔ جناب والا! ابھی بتایا جائے کہ ابھی تک انہوں نے کیا سسٹم کیا ہے ۔ ابھی تو یہ تمام چیزوں کے لئے سوچ رہے ہیں ۔ تمام صوبوں کے لئے سوچ رہے ہیں ' ان کے لئے منصوبے بنا رہے ہیں ' ریل گاڑیاں بھی start ہو گئی ہیں۔ انہوں نے فاٹا کے لئے ابھی تک کیا کیا ہے ۔جناب والا! فاٹا میں سب لوگ بھوکے مر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ دیکھیں ناں اب بحث ہوگی ۔ آپ اس پر بات کریں اور پھر وزیر صاحبہ کا بیان ڈیڑھ بجے آئے گا کہ وہ اس پر کیا کر رہی ہیں ۔

حاجی عبدالرحمٰن۔ جناب والا! ڈیڑھ بجے ان کا بیان آئے گا ۔انہوں نے کیا پالیسی بنائی ہے ۔ ہمیں تو پہلے کا بتائیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ وہ پالیسی بتائیں گی ۔ آپ پہلے بیان چاہتے ہیں پھر بحث کریں گے۔

حاجی عبدالرحمٰن۔ جناب والا! جو انہوں نے پہلے بنائی ہے ۔فاٹا کے لئے انہوں نے کیا پالیسی بنائی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ آپ بات کریں گے تو وہ آپ کو بتائیں گی ۔ آپ دیکھیں کہ جب ایڈجرنمنٹ پر بحث ہوتی ہے تو آپ بات کرتے ہیں ' تقریر ہوتی ہے پھر وزیر صاحب اس کا جواب دیتا ہے۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ پہلے وزیر بات کرے پھر آپ بات کریں۔ یہ پھر کیسے ہو گا۔

حاجی عبدالرحمٰن ۔ جناب والا ! یہ بتائیں کہ انہوں نے ابھی تک فاٹا کو کیسے ignore کیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ آپ کی یہ بڑی جائز بات ہے لیکن اس کا جواب بھی تو آئے گا کہ نہیں آئے گا ۔ جواب بعد میں آئے گا جب وہ آپ کی باتیں سن لیں گی ۔جی قاضی انور صاحب

You had raised this point, all right, so upto 1.30 we will have speeches by the honourable Senators and at 1.30 the honourable Minister will make the statement.

سب کو موقع دیں گے ۔ ساری لسٹ دے دیں تا کہ میں اس کے مطابق وقت مقرر کر دوں۔

جناب رضا ربانی۔ جناب والا! movers کی تو آپ کے پاس ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کے تو ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جناب! رضا صاحب آپ کے کہنے پر I called the adjournment motion from the office اس کو کر دیا ہے۔ I agree with you پہلے سن لیں پھر اس کے بعد آپ بول لیں everybody is so impatient جی جناب قاضی صاحب۔

قاضی محمد انور۔ جناب والا! فلور ملز میں جو آٹے کا سٹاک ختم ہوا۔ It was in the mid of March

جناب چیئرمین۔ تمام بولنے والوں کے نام مجھے دے دیں تاکہ میں ان کے لئے وقت مقرر کر دوں کہ وہ کتنا کتنا بولیں گے۔ جناب! میں movers کو بھی وقت دوں گا، سب کو دوں گا لیکن مجھے سب کے نام تو دیں ناں۔ movers کے نام تو میرے پاس ہیں۔ باقیوں کا کیا ہو گا۔ یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے سب کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اچھا جی قاضی صاحب۔

قاضی محمد انور۔ جناب والا! 15 مارچ کے بعد N.W.F.P میں آٹے کی shortage ابتدا میں جو میرے نوٹس میں آئی۔ 15 مارچ کو چیف منسٹر نے ایک بیان دیا کہ he has talked to the Prime Minister of Pakistan اور Prime Minister of Pakistan نے بہت مہربانی سے اجازت دے دی ہے کہ گندم پنجاب سے شفٹ کی جائے گی۔ This was the policy statement of the Chief Minister of the Province Sardar Mehtab sir, Sir then just after that the flour mills came to stop.

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جناب! today he raised the issue ان کے کہنے پر یہ معاملہ آیا۔ میں نے دفتر سے منگوا کر منظور کر لیا۔ اب آپ پھر وہ کر رہے ہیں۔

Qazi Muhammad Anwar: Sir, I am giving the facts that the speakers should know the facts what has happend then they will be able to speak

on it. I will be able to speak on it.

Mr. Chairman: Time permitting,

جو جو بولنا چاہتا ہے اس کو موقع ملے گا۔ ڈیڑھ بجے تک آپ کا میں وقت سیٹ کردوں گا اور پھر ڈیڑھ
بجے وزیر صاحب بولیں گے۔

Qazi Muhammad Anwar: Sir, I am not here to make a name, I am not here to make my name registered as the speaker. I am here to give you the facts what has happened and that I am conveying you on the 15th of March, sir, that at first it was noticed that there is a shortage of atta. On 15th of March, when the Chief Minister made a statement that he is aware of the problem and he has already talked to the Prime Minister of Pakistan and the Prime Minister has so kindly lifted the ban on the movement between Punjab and NWFP. Sir, we satisfied, just after three days

وہاں پر فلور ملز بند ہو گئی ہیں اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ جی گندم کا سٹاک ختم ہو گیا ہے۔
گوداموں میں نہیں ہے۔ Arrangements نہیں کئے گئے تھے اس لئے سٹاک میں گندم نہیں
ہے۔ جس طرح گندم کی نقل و حرکت کی بات ہوئی ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ جی کراچی
میں گندم پہنچنے والی ہے اور گندم آ جائے گی۔ جناب چیئرمین! یکم اپریل سے serious
situation پیدا ہوئی ہے when people coming on the streets. یکم اپریل سے for the first
time. اس سے پہلے اکا دکا واقعات ہوتے تھے۔ یکم اپریل کو یہ ہوا کہ main road ساری بلاک ہو
گئی۔ Movement between Punjab and NWFP stopped. اکوڑہ خٹک کے پاس اور جہانگیرہ
کے پاس لوگ سڑکوں پر آ گئے اور انہوں نے سڑکیں بند کر دیں unless you give us the
atta. جناب چیئرمین! شہر میں movement اتنی خراب ہوئی ہے کہ

you can not go to University Town from the city. Near Tahkal Payan and Tahkal Bala people came on the roads. Sir, still there was the hope and there was the statement made that 47 thousand matric ton wheat is being shifted to the province

of the NWFP. Sir, the wheat did not reach and then the day before yesterday, the people took law and order in their own hands then started this *Lathi Charge* and tear gas. Since last two days it is going on and yesterday it was so serious when people looted the shops in Qissa Khawani Bazar. The mob came in Qissa Khawani Bazar and they started looting the shops. Those who could pull their shutters, they were safe, those who could not pull their shutters in time, their shops were looted, not only atta but every thing whether *Dal* whether sugar whatsoever was in the shops, people looted the shops then the police had opened the *Lathi Charge* and beating. Sir, that situation now is so grave that we who are sitting here can not go back to Peshawar by road because we are being told that you can not be released. Who is responsible for it? We also know that, we know that the previous government is responsible. We know that those who want to take credit, they are responsible for that, we know that is true but it is very unfortunate that since the things could not be done within the time. The caretakers could not do it. This thing should have been ready by September. I know that these orders for the imports were not made by September and in September, they were in government. I know that this should have been done in October . They were gone on the 5th of November, 1996. They did not do it. The caretakers, they took the notice of the situation. I know that the present Government is facing the situation which has created by somebody else. But the people want atta, people do not understand that who is responsible for it. Immediate steps have to be taken, otherwise, the thing is getting out of the hands. It is a very serious situation in NWFP where you cannot move. Therefore, I say that it is a very serious situation and it has to be taken into consideration and sir, not only for this year. The things are to be taken seriously, no doubt, that this thing should not happen again and those who failed,

they should be taken to task.

جناب چیئرمین: جی رضا ربانی صاحب۔ آپ کی پارٹی کی طرف سے آپ بولیں گے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Let me set the procedure for this.

کہ جس وقت اس قسم کی discussion ہو۔ I would like to give time to all the parties اور اگر وقت ہو تو پھر زیادہ بھی بول لیں۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! مسئلہ یہ ہے۔ آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔ We would also like all the parties to participate in this discussion. We are not at logger ahead with that but there are the movers of the motion.

جناب چیئرمین۔ لیکن دیکھیں یہ کہاں لکھاہوا ہے کہ movers جو ہیں وہی بولیں گے۔ let me guide him, if I am, I need to be guided because you see اس ہاؤس میں اس وقت کوئی بارہ parties ہیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir if you would kindly hear me out, first of all Qazi sahib with all due respect, it says that the Movers...

(interruption)

جناب چیئرمین۔ جی بتائیں ناں ' guidances ہو جائے doesn't matter پانچ منٹ لگ جائیں تا کہ آئندہ کے لئے procedure clear ہو جائے if I am wrong I would like to be guided on this

Mian Razza Rabbani: Sir rule 76 leave to make a motion shall be asked for after question hour and privilege motion, if any and before other discussion and before other business entered on the order of the day is taken up, provided that on Sunday such leave shall be asked for immediately after recitation from the Holy Quran and disposal of privilege motions if any. No.2

leave to make a motion shall be asked for, only by the member who has given notice thereof . At this stage the member may read out his motion. If the motion is opposed ,the Minister may make a brief statement thereon to which the member may reply confining himself to the question of admissibility of the motion. If the Chairman is of the opinion that the matter proposed to be discussed is in order, he shall ask whether the member has the leave of the Senate to move the motion and if objection is taken, he shall request such of the members as may be in favour of the leave being granted to rise in their seats. If less than one fourth of the total membership of the Senate rises, the Chairman shall inform the member that he has not the leave of the Senate but if such membership rises, the Chairman shall announce that the leave is granted and that the motion shall be taken up as the last item for discussion for not more than two hours on such day, as soon as possible as the Chairman may fix . On any one day the aggregate time taken for asking for leave under Rule 76 or as the case may be the grant or withholding of leave under Rule 77 shall not exceed half an hour. Notwithstanding anything contained in this chapter, not more than one motion shall be admitted on any one day ;this goes answer question to be put . Sir the first the mover who moves the motion is to make the statement . Then if you go through all the adjournment motions that have been taken up in this House over the last so many years.

جناب چیئرمین۔ یہ تو clear ہو گیا کہ rule میں کچھ نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب آپ کرنا چاہیں گے یا رضا کو کرنے دیں گے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ میں پڑھتا ہوں جی Provided that the mover or Minister concerned to the Prime Minister may speak for thirty minutes

Mr. Chairman: All right. So that means. Let me understand this .

اگر mover اس وقت گیارہ ہیں ہر ایک کو آدھا گھنٹہ ہو تو کتنے ہو گئے؛ if you agree with this
کہ ہمیشہ موشن کا mover ایک ہوتا ہے تو ٹھیک ہے مان لی بات لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ گیارہ
moverہیں تو ہر ایک کو آدھا گھنٹہ ملے گا ۔ so you wanted for Raza Rabbani.

Mian Raza Rabbani: Sir no. Sir bear with me the point is this, I would like to quote what you said yesterday and I take refuge under that there cannot be two standards and two sets of rules when we are in Government and when we are out of Government or when they are in Government or they are out of Government, now you would recall that when we are in Government and adjournment motions were moved you restricted the treasury members from speaking basically on two accounts No. 1 that it is the job of the Minister concerned only to reply on adjournment motions. No. 2 that first the movers of the adjournment motions should be given an opportunity to speak.

جناب چیئرمین۔ دیکھیں ناں اس وقت اس کے گیارہ movers ہیں ۔

Mian Raza Rabbani: No sir.

Mr. Chairman: Are you wanting we should divide these eleven people?

Mian Raza Rabbani: We will be willing to divide the half an hour in these eleven.

Mr. Chairman: O.K. Then it makes, yes ,so that needs

کہ اس وقت آپ کے movers میں سے اعتزاز احسن صاحب نہیں ہیں۔ صفدر عباسی صاحب موجود
ہیں۔ پراچہ صاحب آپ بولنا چاہیں گے جی ۔ O.K. He does not want to speak ، جہانگیر بدر
صاحب ، بولنا چاہیں گے ، دو ہو گئے ۔ رضا ربانی صاحب تین ہو گئے۔ مسعود کوثر صاحب نہیں ہیں۔

حسین شاہ راشدی صاحب چار ہوگئے۔ رفیق احمد صاحب پانچ ہوگئے۔ اقبال حیدر صاحب چھ ہوگئے۔ چانڈیو صاحب نہیں ہیں۔ راجہ صاحب بولنا چاہیں گے تو میرے خیال میں آٹھ ہیں۔ ۱۔ صفدر عباسی صاحب ۲۔ جہانگیر بدر صاحب ۳۔ رضا ربانی صاحب ۴۔ حسین شاہ راشدی صاحب ۵۔ شیخ رفیق صاحب ۶۔ اقبال حیدر صاحب ۷۔ تاج حیدر صاحب یہ سات ہوگئے، تو سات کا مطلب یہ ہے کہ آدھا گھنٹے کو سات پر divide کردوں۔

میاں رضا ربانی۔ سات پر کردیں جی۔

Mr. Chairman: So five minutes each.

کیونکہ mover کا حق ہے آدھا گھنٹہ کا تو ٹھیک ہے۔ جی فرمایئے رضا ربانی صاحب۔

Mr. Chairman: Let us start that way.

Mian Raza Rabbani: Right sir. As far as the atta crisis is concerned, I have 5 minutes and I will try and summarise all that I have to say in this time. But it is a most unfortunate situation today sir, that the people of Pakistan voted this government into power on a so called mandate that is unprecedented in its history. Within 30 to 35 days of being in power this government is resorting to lathi charge, to firing in the air, to disperse people of this country who voted them into power for the simple sin that they are asking for 'roti' which is their basic right. Sir, a lot has been said by the honourable minister on the floor of this House with reference to the position as to who is to be blamed. I would most humbly like to submit that the honourable minister has been going from one position to an other and has not maintained a single position on the question of the shortage of 'atta', that is for the simple reason that she is aware that she herself is the main person who is responsible for the shortage of 'atta' today. For the simple reason that for the last five months with a short stint of, may be two to three weeks, she has continuously been in the government either in the caretaker

government or in the present government and the caretaker government is a continuation of the government of today, therefore, the entire responsibility of the shortage of 'atta' rests wholly and squarely on the shoulders of the Minister for Food and Agriculture. Sir, the contradictions are apparent on the record of what the honourable minister has been saying. At first, the honourable minister started of on her favourite tune of PPP bashing and went and said that the shortage of 'atta' has been caused due to faulty policies and mismanagement of the PPP government. This was one press conference of the honourable minister. Then in another press talk, the honourable minister said that shortage of 'atta' has been caused because the forces that are anti to Mr. Nawaz Sharif's government have created the situation of shortage of 'atta'. That was stand no.2 that the honourable minister had taken that the forces that were anti to the government of Mr. Nawaz Sharif, they have created this position. Then, there was another position which the honourable minister took yesterday and that was the most paradoxical position, if I am allowed to say, the most ridiculous position, where on the one hand for the first time in the history of this country, one is witnessing food roits. Where for the first time in the history of this country one is witnessing trains in Quetta are being attacked. Where the provincial government of the NWFP has been forced to close down schools and universities for the simple reason that the law and order situation is coming to such a point. Yesterday, the honourable minister, and I would quote a newspaper and there is no contradiction that the honourable minister has issued to it. I would quote 'THE NEWS' of yesterday, the honourable minister turns around and says that no wheat shortage, says Abida. Sir, on the one hand people are dying of hunger, on the other hand

تندور بند ہو چکے ہیں۔

(interruption)

جناب چیئرمین۔ آپ کے پانچ منٹ ہو چکے ہیں ۔ جی جناب ٹائم ختم ہو چکا ہے۔

میاں رضا ربانی: تندور جو ہیں وہ بند ہو چکے ، میں صرف دو منٹ لوں گا جناب۔ روٹی، ڈبل روٹی تک لوگوں کو میسر نہیں ہے، آٹا 25 روپے فی کلو مل رہا ہے، روٹی 5 روپے کی ہو گئی ہے اور معزز وزیر یہ فرماتی ہیں کہ آٹے کی کوئی shortage نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب والا! رضا ربانی صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے، یہ impression کہ یہ مسئلہ صرف صوبہ سرحد میں ہے، آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ صوبہ سرحد میں یہ مسئلہ بہت زیادہ out of hand ہو گیا ہے، وہاں پر باقاعدہ ٹرکوں کو لوٹا جا رہا ہے، ملیں بند پڑی ہیں، لوگ ملوں کو چلانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جو لوگ مل مالکان ہیں وہ ملوں کو چلانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جو retail points ہیں وہ لوگ کھولنے کے لئے تیار نہیں ہیں، وہاں پر یہ problem ہے۔ لیکن میں وزیر موصوف کی توجہ آج کی اخبارات کی طرف دلانا چاہوں گا، جہاں پر All Pakistan Flour Mills Associations کراچی برانچ نے باقاعدہ اشتہار دیا ہے کہ جی آج credit position یہ ہے کہ آج ہمارے پاس گندم کا ایک بھی دانہ نہیں ہے کہ ہم اس کو پیس سکیں۔ اگر انہوں نے اس طرف توجہ نہیں دی، اپنی توجہ ایک ہی طرف رکھی تو یہ crisis اور بڑھ جائے گا۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ کراچی کے اندر Karachi Flour Mills Association نے یہ اشتہار دیا ہے، وزیراعظم سے اپیل کی ہے، Minister for Food سے اپیل کی ہے کہ آپ اس طرف توجہ دیں، ہمارے پاس گندم کا ایک بھی دانہ موجود نہیں ہے، اگر ابھی ہمیں گندم نہیں ملی، کیونکہ وہاں پر صورتحال یہ ہے کہ پورٹ قاسم پر جو بھی گندم اتاری جا رہی ہے وہ ساری شفٹ کی جا رہی ہے صوبہ سرحد اور صوبہ پنجاب کی طرف۔ تو ایسا نہ ہو کہ ایک ایسا علاقہ کراچی شہر، آج یہ depend کر رہے ہیں صرف imported wheat کے اوپر، تو جو imported wheat وہاں پر اتر رہی ہے کہیں یہ نہ ہو کہ یہ problem کراچی کے اندر بھی شروع ہو جائے اور کراچی اتنا بڑا شہر ہے کہ اگر وہاں پر problem ہوا تو شاید ان کے لئے سنبھالنا قطعاً مشکل ہو جائے گا۔

میں اس کے ساتھ ساتھ یہ کہنا چاہوں گا کہ اس وقت گورنمنٹ کی جو contradictions

ہیں، ایک طرف کہتے ہیں کہ crisis نہیں ہے، وزیر خوراک ایک طرف کہتی ہیں کہ کوئی crisis نہیں ہے، وزیراعظم کا پریس اسسٹنٹ یہ کہتا ہے کہ کوئی crisis ہی نہیں ہے۔ لیکن دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ crisis ہے۔ تو kindly یہ جو crisis پیدا ہوا ہے، میں اس بات میں نہیں جانا چاہوں گا کہ قصور کس گورنمنٹ کا ہے اور کس گورنمنٹ کا نہیں ہے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ میں جو وزیر خوراک تھے، انہوں نے بیگم صاحبہ کو چیلنج دے کر کہا ہے کہ اگر کوئی ہمارا مسئلہ ہے تو آپ ہمیں ٹی وی پر لے کر آئیں، اس حکومت کو گئے ہوئے پانچ مہینے ہو چکے ہیں، چھ مہینے تقریباً ہونے والے ہیں، یہ نہ پلٹتے رہیں کہ سابقہ حکومت نے یہ کیا اور سابقہ حکومت نے وہ کیا۔ موجودہ صورتحال یہ ہے کہ نہ صرف فرنٹیئر کے اندر بلکہ پنجاب کے اندر راولپنڈی کی جو Flour Mills Associations ہیں انہوں نے کہا کہ 30% گندم کا سٹاک جو ہے وہ ہمیں دیا جا رہا ہے، راولپنڈی کے اندر موجود ہے، یا جو ان کی capacity ہے پیسنے کی، 30 فیصد ان کو دیا جا رہا ہے، 70 فیصد وہاں سے transfer کیا جا رہا ہے۔ کل ایسا نہ ہو کہ اس قسم کا problem پنڈی اسلام آباد کے اندر create ہو جائے، problem تو already موجود ہے۔ لوگوں کو آٹا مل نہیں رہا ہے، جو قیمتیں رضا ربانی صاحب نے بتائی ہیں، تقریباً بیس بیس پچیس روپے، لوگ پیسے لئے گھوم رہے ہیں آٹے کے لئے، پیسے ہاتھ میں ہیں آٹا نہیں مل رہا ہے۔

میں وزیر صاحبہ سے یہ درخواست کروں گا کہ گزشتہ گورنمنٹ پر الزامات ختم کریں، پانچ مہینے کا عرصہ بہت بڑا عرصہ ہوتا ہے، جس سے بھی کوتاہیاں ہوئی ہیں، وہ کوتاہیاں اپنی جگہ موجود ہیں، kindly اس بات کو ensure کریں، میں ان کو اس سال کے لئے نہیں کہہ رہا ہوں، میں ان کو warn کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ food crisis ہے، یہ نہیں ہو گا کہ آپ نے آج گندم import کی ہے تو کل پاکستان کی اپنی production آ جائے گی اور crisis ختم ہو جائے گا۔ میں ان کو اگلے سال کے لئے warn کر رہا ہوں کہ اگر انہوں نے اس چیز کے بعد، موجودہ فصل آنے اور import ہونے کے بعد جو صورتحال پیدا ہو گی، میں ان کو پھر warn کر رہا ہوں کہ آئندہ پانچ چھ مہینے کے بعد پھر یہ crisis آنے والا ہے، kindly یہ صرف اس وقت کی طرف نہ دیکھیں کہ اس وقت کیا صورتحال ہے؟ آئندہ کے لئے بھی ابھی سے planning کریں کیونکہ ایسا نہ ہو کہ یہ food crisis جو آج ہے، شاید contain ہو جائے۔ اگلی دفعہ contain ہی نہ ہو سکے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: جی جناب فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد : جناب چیئرمین! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس پر مختلف ادوار میں، مختلف دنوں میں گفتگو ہوتی رہی ہے، آٹے کی قلت، گندم کی قلت، بلکہ ایک بحرانی کیفیت ہے۔ بلوچستان سے ہم مسلسل رابطہ کرتے ہیں۔ وہاں یہ حالت ہے کہ لوگ ہر قسم کی تباہی اور بربادی کرنے کے لئے تیار ہیں، یعنی پشین، ژوب، لورا لائی اور کوئٹہ کے آس پاس، اطراف میں جو ساتھیوں سے رابطہ ہوا ہے، وہ کہتے ہیں کہ دو اور ڈھائی ہزار روپے کی گندم اور آٹے کی بوری نہیں ملتی ہے۔ ہم ترس رہے ہیں آٹے گندم کو اور کچھ ہاتھ نہیں آ رہا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ اور ان کے جو کارندے ہیں، وہ ہمیں یہ جتاتے ہیں کہ یہ فلاں کی ذمہ داری ہے، یہ مسئلے کا حل نہیں ہے۔ اصل میں جو بھی گورنمنٹ ہوتی ہے، اس قسم کے معاملات کو control کرنا اور معاملات کو چلانا یہ اسی گورنمنٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے جو اس وقت برسر اقتدار ہوتی ہے۔ اب یہ رونا کہ یہ فلاں کی ذمہ داری ہے، فلاں کی غلطی ہے، فلاں کی غلطی ہے۔ اب چار پانچ مہینے، چھ مہینے درمیان میں گزر گئے۔ اب یہ غلطی سامنے آ گئی۔ ہم کہتے ہیں کہ سمگلنگ، ابھی تو بھارت کو بھی اور ایران کو بھی، دوسرے ممالک کو بھی شامل کرتے ہیں کہ وہاں بھی سمگلنگ ہوتی ہے۔ پہلے تو صرف افغانستان اس میں بدنام تھا اور میں نے اس دن کہا کہ افغانستان میں جو سمگلنگ ہوتی رہتی ہے۔ آج کی نہیں ہے لیکن وسطی ایشیاء جو انہوں نے اس میں شامل کر دیا تھا یہ غلط بیانی تھی۔ وسطی ایشیاء کو ایک دانہ گندم نہیں گئی، کوئی کسی راستے وہاں جا ہی نہیں سکتا، کوئی راستہ ہی نہیں ہے، یہ غلط بیانی ہے اور افغانستان بھی آدھا افغانستان تک شاید سمگلنگ کا کوئی تصور ہے۔ لیکن اس شمالی افغانستان میں وہاں کے تمام راستے بالکل بند ہیں، ٹھپ ہیں، کوئی دانہ گندم وہاں جا ہی نہیں سکتا ہے۔ اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ جو package کا اعلان وزیر اعظم صاحب نے فرمایا، یہ پوری قلت کے بحران کے پیچھے یہی اعلان کارفرما ہے۔ اصل میں زمینداروں کو کچھ مراعات دینی تھیں۔ زمینداروں میں، جاگیرداروں کے اندر اپنے کچھ سیاسی اثر و رسوخ پیدا کرنے کے لئے ان کو اعتماد میں لینے کے لئے، اپنے ساتھ چلانے کے لئے ان کو مراعات تو دینی تھیں۔ اب مراعات دینے کے لئے وہی مسئلہ بن گیا، جوکہ ہماری پشتو میں ایک کہاوت ہے کہتے ہیں کہ "موت کی دھمکی دو وہ بخار پر خود راضی ہو جاتے ہیں" اب قلت کو بحران کی شکل میں پیدا کر دیں۔ اب لوگ دوہزار میں ایک بوری لینے پر تیار ہیں۔ پھر جب ساٹھ اور ستر فیصد فی من قیمت کو بڑھا دیتے ہیں تو لوگ خوشی سے لیتے ہیں کہ بھئی کم از کم مل تو جاتا ہیں۔ پہلے تو دو ہزار پہ بھی نہیں ملتے تھے۔ اب حالات کو اس طرح یہ سیاسی لوگ تو کرتے رہتے ہیں۔ یہ عوام بیچارے تو اس لئے پستے ہیں۔ پہلے ملوں میں گندم پستی تھی اب آج کل تو

عوام پستے ہیں، عوام کے ساتھ ہمیشہ یہ ہوتا ہے۔ اسی عوام نے مسلم لیگ کو بڑا مینڈیٹ دیا اور ان کے ساتھ وفا کیا۔ یہ نہ ہو کہ پھر یہی عوام با زبان ان سے کہیں کہ۔

ہم کو ان سے ہے وفا کی امید
جو کہ جانتے نہیں ہیں کہ وفا کیا ہے

یہ نہ ہو کہ کوئی ان کے خلاف ایسی ہی ایک بحرانی کیفیت عوام کی، حقیقت یہ ہے کہ عوام کا سیلاب جب آ جائے گا تو پھر کوئی نہیں رہے گا۔ لہذا، اس قسم کی طفلانی تسلیاں دینے کے بجائے clear صاف کہہ دیں، یعنی کہ ہماری یہ پالیسی تھی اور یہ پالیسی اب دنیا سے منوا لی ہے۔ اب ہم ان سے دست بدستہ اپیل کرتے ہیں کہ خدارا ! اب عوام کو زیادہ اس ظلم اور جبر کی چکی میں نہ پسوائیں اور ابھی آٹے کی فراہمی کو یقینی بنائیں اور کمال کی بات تو یہ ہے، تعجب کی بات یہ ہے کہ پورے ملک میں آٹے کی قلت کے آثار تو نظر آ رہے ہیں لیکن ہمارے منسٹر حضرات میں ان کے کوئی اثرات نظر نہیں آ رہے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ شکریہ جناب۔ جناب چیئرمین! مختصراً میں یہ کہوں گا کہ آٹے کی قلت کی واحد وجہ اس حکومت کے آنے کے بعد ان کا وہ فیصلہ ہے جس پر کہ انہوں نے آٹے کی نقل و حرکت کے اوپر تمام پابندیاں اٹھا لیں اور اس پابندیوں کے اٹھانے کی وجہ سے آٹے کی صوبوں کے درمیان ہی نہیں، بلکہ اس کی نقل و حرکت پر کوئی نظر نہیں رکھی جا سکی اور اس بڑے پیمانے پر سمگلنگ ہوئی ہے۔ فروری میں ہزار ہا ٹن آٹا پاکستان میں موجود تھا، فروری میں کوئی قلت نہیں تھی، جنوری میں کوئی قلت نہیں تھی۔ یہ قلت اسی دن سے شروع ہوئی ہے جس دن انہوں نے آٹے کی اور گھی کی نقل و حرکت کے اوپر سے پابندی اٹھائی اور یہ ان کا معروف طریقہ واردات ہے۔ یہ آج نئی بات نہیں ہے۔ PML (N) جب پہلے اقتدار میں تھی تب بھی یہی کام کر کے مال بناتے تھے اور یہ مال اس لئے بناتے ہیں۔ میں بالکل پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ زیادہ تر فلور مل PML (N) کے ممبران اور ان کے لیڈران کے ہیں، ان کی اونر شپ ہے یہ " ڈان " میں پچھلے ہفتے پوری story آئی ہے کہ ایم این اے اور ایم پی اے کے گوداموں پر بھی چھاپے پڑے ہیں اور ساتھ ٹکٹ ہولڈرز کا، کراچی میں ان کا ٹکٹ ہولڈر ہے اس

کے گودام پر بھی اسی ہزار ٹن گھی پکڑا گیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ ان کا پرانا طریقہ واردات ہے۔ پہلے پابندی اٹھا دو اور اس دوران میں سمگل کر کے مال بنا لو اس کے بعد دوبارہ پابندی نافذ کر دو، یہ پہلے بھی یہ کرتے تھے۔ چینی کے اوپر سے ڈیوٹی کم کر دو۔ جہاز کھڑے ہوئے ہیں پورٹ کے اوپر، وہ آ جائیں بعد میں ڈیوٹی بڑھا دو۔ اسٹیل کے سکریپ پر سے ڈیوٹی ختم کر دو، جہاز کھڑے ہوئے ہیں، اندر آ جائیں اس کے بعد ڈیوٹی بڑھا دو۔ سٹیل کے scrap پر سے duty ختم کردو جہاز کھڑے ہوئے ہیں وہ اندر آجائیں اسکے بعد duty بڑھا دو اور مال بنا لو۔

This is the only cause. The country has been robbed. In the first week of the take over by PML(N), deliberately, sir no Government has ever withdrawn the restrictions on the movement of wheat. It is the unique privilege of this Government that they have withdrawn that with the sole motive to allow their members and leaders to make money for the expenses that they had incurred in the elections. They should be held responsible. Secondly, no one action has been taken against anybody in the Ministry of Food. There are so many reports, 'Nawa -i- Waqt' and 'Nation' are full of the reports of misappropriation, pilferage, smuggling of Atta through out. The massive coverage, the best coverage has been given by 'Nawa-i- Waqt'. The whole page is full of those misdeeds of the Provincial and Federal administration. You cannot blame the old Government because five months have passed this is the only cause, correct your ways, withdraw take action and name those persons. All the MPAs and MNAs of PML(N) are owners of the flour mills, most of them. It is no secret, their houses have been raided, their godowns have been raided, they are responsible for that so if the nation wants to be saved of the starvation then they must be put to accountability. It is most unfortunate you are playing with the life of the citizens. First decision, withdraw the restrictions, allow the movement of wheat, let it be smuggled out, let make billions at the cost of straving the nation and billions and

nobody will notice. It's a most shameful and condemnable act. That is all. Thank you.

جناب چیئرمین - عبدالرحمٰن صاحب -

حاجی عبد الرحمٰن - جناب چیئرمین بہت شکریہ - جناب فاٹا میں اس وقت جو حالت بنی ہے - دوری کی وجہ سے اخبارات میں اتنا کچھ نہیں آ رہا جتنا فرنٹیئر اور دوسرے علاقوں سے آ رہا ہے - وہاں ایسی حالت ہے کہ یہاں تو پیسوں پر ' ہزار بارہ سو ' ڈیڑھ ہزار دو ہزار پر بوری مل جاتی ہے- وہاں پر کسی قیمت پر بھی بوری نہیں مل رہی - لوگ بھوکوں مر رہے ہیں - حیران ہیں کہ ہم کس کے پاس جائیں - پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس اگر کوئی تھوڑا سا آٹا آجاتا ہے تو وہ پرمٹ کے پانچ سو چھ سو روپے فی بوری پرمٹ کی قیمت لگائی ہوتی ہے - اب حیران ہیں کے کس سے شکایت کریں - کس سے کہیں - وزیر اعلیٰ صاحب سے کہا انہوں نے بھی کچھ ابھی تک نہیں کیا - صوبوں کے لیے تو مرکزی حکومت سب کچھ کر لیتی ہے اور فاٹا کے لیے کچھ ہوتا ہے تو وہ بھی صوبوں کے توسط سے ہوتا ہے تو صوبوں کی جو ایڈمنسٹریشن ہے وہ سب سے پہلے اپنے علاقے اور اپنے لوگوں کے لیے اور اپنے problems کو حل کرنے کے لیے کرتی ہے . لیکن فاٹا کے لیے کچھ بھی نہیں ہوتا - ان سے جو بچ جاتا ہے وہ پھر فاٹا کے لیے - اور فاٹا کو یہ بھی بدنام کیا جاتا ہے کہ جی افغانستان کو جاتا ہے- فاٹا کے بارڈر کو سیل کرو -افغانستان کے بارڈر کو ابھی تک انہوں نے سیل نہیں کیا - اور نہ یہ کر سکتے ہیں- جب کوئی ایسی بات آ جاتی ہے تو پولیس اور وہاں کے جو مجسٹریٹ صاحبان ہوتے ہیں وہ فاٹا کے بارڈر پر کھڑے ہو جاتے ہیں کہ جو غریب وہاں سے پیدل آ کے یا گاڑیوں پر آ کر' ویسے ہر وقت ہڑتال رہتی ہے لوگ تو آ بھی نہیں سکتے اگر کہیں سے کوئی پشاور میں دس بیس کلو کی بوری وہ مشکلات سے لے لیتے ہیں تو وہ بھی پھر ان سے واپس لی جاتی ہے اور ان کو جیلوں میں ڈالا جاتا ہے - ہمیں مرکزی حکومت سے سب سے بڑی یہ شکایت ہے کہ وہ فاٹا کو ignore کر رہی ہے - فاٹا کے لیے کوئی کسی قسم کی پالیسی ابھی تک نہیں بنائی - فاٹا کو ابھی تک کوئی ایسا سپیشل کوٹہ نہیں دیا گیا -فاٹا کے لوگوں کو پتہ نہیں یہ افغانستان میں شمار کرتے ہیں یا کیسے کیونکہ فاٹا کی جو مشکلات ہیں اسکے بارے میں ہم صوبائی حکومت کو روتے ہیں تو وہ بھی نہیں سنتے یہاں آ کے کہتے ہیں تو سنتے ہیں کہ یہ تو صوبائی حکومت کو ان کا کوٹہ یا جو بھی ہو ' ان کے حوالے کیا جاتا ہے - تو ہماری جو مشکلات ہیں - جناب یہ

سب سے زیادہ ہیں۔ اس ملک میں پاکستان میں جہاں بھی مشکلات ہیں ان سب سے زیادہ ہماری ہیں۔ لیکن ہماری آواز ہماری عوام کی آواز کہ وہاں نہ اخبارات کے نمائندے جاتے ہیں نہ وہاں پولیٹیکل ایجنٹ ہمارا جو ایف سی آر کا جو قانون ہے ۔ان غریبوں کو سڑکوں پر آواز نکالنے کی کوئی اجازت نہیں دی جاتی ہے ۔ سب زیادہ سے مشکلات ہماری فاٹا کی ہیں ہم ان سے یہ درخواست کرتے ہیں ۔ کہ ان پر رحم کریں ۔ ہم پر رحم کریں ۔ یہ ہمارے مسلمان بھائی ہیں اگر ایک آدھ بوری دے دیں گے تو کیا ہوگا۔ ان کو اس زمرے میں نہ ڈالیں ۔ قبائیوں کے لئے کوئی ایسا سسٹم بنائیں ' کوئی علیحدہ بندوبست کریں تاکہ وہاں کے لوگوں کو آٹا مل سکے ' وہ بھوکوں مر رہے ہیں ۔ ہمیں صوبائی حکومت کے حوالے بھی نہ کیا جائے بلکہ ان کے لئے کوئی ڈائریکٹ سسٹم بنایا جائے اور وہ بھی پولیٹیکل ایجنٹ کے ذریعے نہیں کیونکہ وہ بھی پرمٹ بنانے پر لگے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ' شفقت محمود صاحب۔

جناب شفقت محمود۔ جناب والا! کسی کو مورد الزام ٹھہرائے بغیر میں کچھ ریکارڈ آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مالی سال کے شروع یعنی جولائی میں حکومت کے پاس اعداد و شمار آ جاتے ہیں کہ اس سال ہماری گندم کی فصل کتنی ہوئی ہے اور اس کا حساب لگا کر یہ تعین کیا جاتا ہے کہ اتنی گندم کی فصل ہوئی ہے ' اتنی ہماری consumption ہے اور اس کے مطابق ہمیں اتنی گندم درآمد کرنے کی ضرورت ہے۔ پچھلے سال جولائی میں سابقہ حکومت نے یہ حساب لگایا کہ جو pattern چل رہا ہے اس کے مطابق سترہ لاکھ ٹن گندم کی ضرورت پڑے گی اور گندم کی release ستمبر میں شروع ہوتی ہے کیونکہ اس سے پہلے مارکیٹ میں جو گندم آئی ہوتی ہے اس کی وجہ سے فلور ملوں کو گندم لینے کی ضرورت نہیں ہوتی اور 15 ستمبر کے قریب قریب فلور ملوں کو سرکاری گوداموں سے گندم کی release شروع ہو جاتی ہے۔ سترہ لاکھ ٹن کا تخمینہ لگایا گیا اور ستمبر میں release شروع ہوگئی اور جیسا کہ وزیر خوراک نے اپنے بیان میں بھی کہا ہے کہ ستمبر اور اکتوبر میں فلور ملوں کو جو ریلیزز ہوئیں وہ اس حساب سے بہت زیادہ تھیں جس حساب سے پچھلے سالوں کے مطابق ریلیزز ہوتی رہیں ۔ جب نگران حکومت آئی تو ہمیں شروع ہی میں اس چیز کا احساس ہوگیا کہ سترہ لاکھ ٹن کا جو تخمینہ لگایا گیا تھا وہ کم ہے اور آگے چل کر ایک shortage پیدا ہو جائے گی اور حکومت نے یہ anticipate نہیں کیا

تھا خاص طور پر پنجاب میں جو وہاں کے وزیر خوراک تھے وہ اتنی زیادہ wheat release کر دیں گے کہ گندم کی shortage پیدا ہو جائے گی۔ نگران حکومت نے فیصلہ کیا کہ چھ لاکھ ٹن گندم مزید درآمد کی جائےاس کے لئے کچھ مسائل بھی پیدا ہوئے اس لئے کہ جب آپ نے سال کے شروع میں گندم کو درآمد کرنے کا ایک پروگرام بنایا ہے اس کے ساتھ آپ نے ایک شپنگ شیڈول بھی بنایا ہوا ہے اور پھر آپ کی پورٹ کی بھی ایک capacity ہے اس capacity سے زیادہ پورٹ اس کو ہینڈل بھی نہیں کر سکتی ۔ جب ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم نے مزید چھ لاکھ ٹن گندم درآمد کرنی ہے تو ہمیں سارا شپنگ شیڈول تبدیل کرنا پڑا اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑا کہ کراچی پورٹ پر جو ہم اتنی زیادہ گندم درآمد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیا پورٹ اس کو ہینڈل کر بھی سکے گی یا نہیں ۔ یہ میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ یہ نہیں تھا کہ ہمیں نومبر میں اس چیز کا احساس نہیں ہوا تھا کہ جو تخمینہ لگایا گیا تھا وہ غلط ہے کیونکہ تخمینہ غلط تھا ۔ غلط اس لحاظ سے تھا کہ انہوں نے anticipate نہیں کیا کہ پنجاب میں خاص طور پر اور شاید فرنٹیئر میں بھی جو وزرائے خوراک ہیں وہ بے تحاشہ wheat release کریں گے جو کہ ان کو نہیں کرنی چاہئے تھی۔ ایک تو میں اس نکتے پر یہ ضرور گزارش کروں گا وزیرصاحبہ سے کہ ستمبر اور اکتوبر کے عرصے میں جن لوگوں نے یہ جرم کیا کہ انہوں نے pattern سے ہٹ کر بےشمار wheat release کی اور اس عمل میں جانے کی ضرورت نہیں کہ وہ کیوں کی گئی صاف ظاہر ہے کہ وہ کرپشن اور مال بنانے کے چکر میں wheat release کی گئی لہذا ان کے خلاف کارروائی کی جائے ۔ اس کے بعد آپ دیکھیں کہ نیا شپنگ شیڈول طے ہو گیا، نیا سلسلہ شروع ہوگیا اور اس کے دوران نگران حکومت ختم ہوئی اور نئی حکومت آئی ۔ میری ناقص رائے کے مطابق نئی حکومت نے جو غلطی کی وہ یہ تھی کہ آتے ہی چونکہ ووٹ آئے تھے مینڈیٹ آیا تھا ، کہا کہ آٹے کی قیمت کم کر دی جائے۔ جب آٹے کی قیمت کم کرنے کی کوشش کی گئی وہ ایک انتظامی فیصلہ تھا کہ آپ فلور مل والوں کو بلائیں اور کہیں کہ آپ ایک روپیہ اپنے منافع سے کم کریں، سبسڈی نہیں بڑھائی۔ کچھ تو شپنگ شیڈول خراب ہوا ، کچھ ان کو مجبور کیا گیا کہ آپ ایک روپیہ قیمت کم کریں تو اس سے جو ہول سیلر تھے، فلور مل مالکان تھے اور جو retailers تھے انہوں نے محسوس کیا کہ ہم جو اتنا روپیہ کما رہے تھے اس میں کمی آ جائے تو اس میں بھی کچھ siphon off ہونا شروع ہوگیا اور یہ گندم ادھر ادھر ہوگئی۔

ایک چیز وفاقی وزیر صاحب نے اپنی statement میں کہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ بہت ضروری ہے اور میں اس پر غور کرتا رہا کہ یہ کیا بات ہے کہ wheat کے اعداد و شمار جو ہمیں ملتے ہیں وہ لگتے ہیں کہ بالکل ٹھیک ہیں جب میں caretaker Cabinet میں تھا تو ہمیں اعداد و شمار جو ملتے تھے وہ ایسے لگتے تھے کہ wheat موجود ہے تو کیوں shortage ہوئی ؛ تو اس میں میں سمجھتا ہوں کہ جو وزیر صاحب نے بات کی ہے اس پر ایک serious قسم کی تحقیقات ضرور ہونی چاہئے اور وہ یہ کہ کیا یہ تو نہیں ہے کہ جو اعداد و شمار دیئے جاتے رہے ہیں وہ غلط ہیں یعنی کہ جو godowns ہیں ان میں جو lower level کے food inspectors یا اس قسم کے لوگ تھے کیا ایسا تو نہیں ہے کہ ہزاروں ٹن گندم انہوں نے اس میں سے غائب کر دی اور figure پورا رکھا کیوں کہ otherwise, sir میں آپ کو بتاؤں کہ اگر آپ اعداد و شمار دیکھیں تو there is no shortage of wheat اور میں اس سے agree کرتا ہوں لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ جو godown keepers ہیں یا جو لوگ storage کے انچارج ہیں انہوں نے اس کو siphon کیا ہے اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے میں یہ چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین، شکریہ جناب ۔ جہانگیر بدر صاحب ۔

جناب جہانگیر بدر ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ شکریہ، جناب چیئرمین! ابھی یہاں پر حکومت کی جانب سے اور خود ہماری جانب سے ایک دوسرے پر یہ الزامات لگائے جا رہے ہیں جن سے عوام کو شاید اتنی دلچسپی نہ ہو اور آٹے سے زیادہ ہو تو اس کی فراہمی کی جائے کہ آٹے کا یہ بحران حکومت والے کہہ رہے ہیں کہ اس کی ذمہ داری سابقہ حکومت پر عائد ہوتی ہے اور ہماری جانب سے یہ بات کہی جا رہی ہے کہ اس کی ذمہ داری اس حکومت پر ہے ۔ جناب والا! عوام یہ نہیں جاننا چاہتے کہ اس کی ذمہ دار سابق حکومت ہے یا موجودہ حکومت ۔ عوام سمجھتے ہیں کہ یہ آٹا شیر کھا گیا ہے اور اس شیر کا پتہ لگانا چاہئے کہ یہ کون ہے یہ دم والا شیر ہے یا بغیر دم کے ہے جو تمام قوم کو بھوک کی طرف لے کر جا رہا ہے۔ جناب والا! آج یہاں پر میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ کام نگران حکومت میں ہی شروع ہو گیا تھا، یہاں پر نگران حکومت کے وزیر موصوف جناب شفقت محمود صاحب تشریف فرما ہیں کہ جنہوں نے یہاں پر ابھی اس فلور پر بتایا کہ یہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت میں وہاں کے وزیروں نے جو ہدف تھا اس سے زیادہ release کی

تھیں اور اس کے بعد انہیں آ کر پتہ چلا اور اس میں اضافہ کیا کہ اتنی گندم اور منگوائی جائے۔ اگر ان وزراء نے یہ گندم زیادہ ایشو کر دی تھی بقول ان کے تو یہ باقی آنے والے ماہ کے لئے ان ملوں کی supply روک لیتے کہتے بھئی آپ کو پہلے ہی اتنی supply مل چکی ہے آئندہ آپ کو اتنے ماہ تک supply نہیں ہو گی تو اس سے گندم بچ جاتی ۔ اس میں کون سی بات تھی انہوں نے کوئی measure نہیں لیا اور آپ کو یاد ہو گا جناب چیئرمین! میں نے نگران حکومت کے دوران اسی ہاؤس میں آپ سے کہا تھا نگران وزراء میں ایک بہت بڑی تعداد سمگلرز کی آ گئی ہے، یہ سمگلنگ کروا رہے ہیں ۔ یہ بات اخبار میں بھی آئی یہ بات ریکارڈ پر بھی موجود ہے اور یہ بات وہیں سے شروع ہو گئی تھی اور اس کے بعد آج کی حکومت میں یہ مزید اضافہ ہوا۔ جو بات ابھی پہلے یہاں ہاؤس میں کہی گئی کہ نقل و حمل پر پابندی اٹھا لی گئی چنانچہ وزیر موصوف وزیر خوراک جن کا تعلق ایک ایسے طبقے سے ہے جو کہ monopolist ہے اجارہ دار ہے ۔ چھوٹے چھوٹے جو زمیندار ، چھوٹے چھوٹے لینڈ ہولڈرز جو پائے جاتے ہیں یہ جاگیر دار جناب چیئرمین! ان کی گندم بھی خرید لیتے ہیں اپنی کمائی میں اضافہ کرنے کے لئے چنانچہ انہوں نے آتے ہی جو پالیسی اپنے طبقے کو فائدہ پہنچانے کے لئے بنائیں وہ عوام الناس کے خلاف ایک ظلم تھا ۔ ابھی تو یہ کہتے ہیں کہ آنے والی فصل میں پیداوار کے لئے یہ مراعات دی گئی ہیں اور گندم کی قیمت میں اضافہ کیا گیا لیکن اس وجہ سے سٹاک کیوں روکا گیا ، گندم اور آٹے کی فراہمی ، فلور ملوں کو ایک لائن مل گئی ایک طرف جاگیر داروں کو کہ اپنے جو سٹاک ہیں وہ روک لیں اور بازار سے مزید سٹاک خرید لئے جائیں اور دوسری طرف سے فلور مل والوں کو کہ آپ آٹے کی ترسیل بند کر دیں اور تیسری طرف جناب والا! گندم کی سمگلنگ پر پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے قابو پا رکھا تھا۔ آج جب جناب والا! نقل و حمل پر سے پابندی اٹھا لی گئی تو تمام علاقوں سے گندم سرحد میں پہنچنا شروع ہو گئی اور سرحد کی فلور ملوں کے مالکوں کے گوداموں میں آٹا پہنچا اور وہاں جن کی حکومت ہے ان کی ہی ملیں ہیں۔ حکومت اس سمگلنگ میں یا تو directly ملوث ہے یا انہوں نے اپنی ملیں بند کر رکھی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔

(اس موقع پر اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی)

جناب چیئرمین۔جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم مسئلے پر مجھے چند گزارشات پیش کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔ جناب چیئرمین! یہ آٹے کا بحران حقیقت میں ایک سنگین بحران کی صورت اختیار کر چکا ہے اور آج اس سنگین بحران کے لئے ملک کے چودہ کروڑ عوام سراپا احتجاج ہیں ۔ اس ملک کی پچاس سالہ تاریخ میں ایسا بحران عام خوردنی کی چیز پر کبھی نہیں ہوا۔ عوام بھی حیران ہیں کہ یہ مسئلہ کیسے حل ہو گا۔ جناب والا! صرف یہ نہیں کہ آٹے کی قلت نے سنگین صورت اختیار کر لی ہے بلکہ اب تو امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے اور چھینا جھپٹی شروع ہو گئی ہے ۔ اب تو صورتحال یہ ہو گئی ہے کہ سارے صوبے اس کے لئے سراپا احتجاج بن چکے ہیں۔ بڑے شہر سے لے کر چھوٹے شہر تک چاہے وہ لاہور ہو ، کراچی ہو ، پشاور ہو، کوئٹہ ہو یا چھوٹے شہر قلات ، گلستان ، تربت ، مردان، حیدرہ آباد ، سکھر سارے سراپا احتجاج ہیں۔ جناب والا! اب تو صورت حال یہ ہو گئی ہے کہ جیسے یہ فرما رہے ہیں کہ ہم ٹرین بھیج رہے ہیں ، لوگوں نے اب ٹرینوں کا راستہ بھی روک لیا اور ایسی انارکی پیدا ہو گئی ہے کہ حکومت کے ادارے حیران ہو گئے ہیں کہ اس کو کیسے کنٹرول کیا جائے۔ لوگ اپنی مرضی سے، اگر ٹرک مل گیا تو اس کو لوٹ لیا ، ٹرین ملی تو اس کو لوٹ لیا۔ بلوچستان میں ایک جگہ ایک واقعہ پیش آیا جو آپ سن کر حیران ہوں گے کہ کچھ آدمی کلاشنکوف کے ساتھ ایک گھر میں گھس گئے کہ خبر دار آپ اپنی جگہ سے نہ ہلیں اور پھر وہاں پر جو ان کی آٹے کی تھیلی تھی یا بوری تھی اس کو لے گئے ۔ اب تو ایک عام آدمی ایک تو بھوک سے مر رہا ہے اور دوسرا ان کو اپنی جانوں کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اب تو ٹرین میں بھی سفر کرنا مشکل ہو گیا ہے، روڈ سفر بھی مشکل ہو گیا ہے ۔ احتجاج ، جناب والا! کبھی سننے میں نہیں آیا تھا اور کمال کی بات یہ ہے کہ احتجاج لوگ خود کر رہے ہیں اور کوئی سیاسی پارٹی اس کو politicise نہیں کر رہی ہے۔ اور یہ اچھی بات ہے کہ سیاسی کارکن یا سیاسی جماعتیں اس کو مسئلہ نہیں بنا رہی ہیں اور اسے بنانا بھی نہیں چاہئے کیوں کہ یہ ایک قومی مسئلہ ہے اور میری نظر میں یہ کوئی سیدھا سادھا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ جناب والا! حکومت کی نیک نامی کا مسئلہ ہے اور حکومت اس کو کیوں قابو نہیں کر پاتی۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ شاید یہ جو غیر جمہوری قوتیں ہیں ملک میں وہ شاید سرگرم عمل

ہوگئی ہیں۔ انہوں نے جمہوری حکومتوں کو ایک چیلنج دیا ہے کہ اگر آپ corruption control کریں گے تو ہم Parliament کی بالادستی قائم کریں گے تو پھر ہم آپ کے لئے یہ پیدا کرسکتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس بحران کا سنگین notice لینا چاہئے اور کروڑوں، لاکھوں عوام بھوکے مر رہے ہیں، اور اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ اپنے آپ کو بھوک سے بچانے کے لئے کوئی بھی ہتھیار اٹھا لیں گے۔ اس سے پہلے کہ ایسی صورتحال ہو جائے، کیونکہ اب تک حکومت نے جو تسلیاں دی ہیں وہ کافی نہیں ہیں کیونکہ بحران دن بدن بڑھتا جا رہا ہے کم نہیں ہوا ہے۔ تو کم کرنے کے لئے وہ اقدامات اٹھائے جائیں اور اس معزز ایوان کو ایک assurance دی جائے کہ بھئی اتنے دنوں کے اندر اس مسئلے کو حل کریں گے اور میں یہ بھی مشورہ دیتا چلوں حکومت وقت کو کہ یہ جو ٹرین کراچی سے پشاور تک چلا رہے ہیں یا کراچی سے کوئٹہ تک یا لاہور تک، اس کا بھی دیکھیں کہ یہ ایسا نہ ہو کہ راستے میں ہی اس کا سلسلہ جو ہے وہ خراب ہوجائے اور اس کو لوٹ لیا جائے۔ کیونکہ انارکی جو ہے یہ بری چیز ہے۔ اور ایک ہوس، حرص پیدا ہوگیا ہے، ڈر پیدا ہوگیا ہے، اگر کسی کے پاس ایک تھیلا ہے وہ بھاگتا ہے کہ دوسرا تھیلا لے آؤں شاید یہ بحران کوئی مہینے بھر کے لئے ہے۔ تو میری ان سے یہ گزارش ہے کہ اس سنگین مسئلے کو قومی مسئلہ سمجھ کر، یہ تمام جمہوری قوتوں کے لئے یہ چیلنج ہے، یہ سب کے لئے چیلنج ہے اور جو اجارادار ہیں، جو امیر سے امیر تر بننا چاہتے ہیں اور جو غریب کو غریب تر بنانا چاہتے ہیں، میری ان سے بھی اپیل ہے کہ خدارا! اس ملک کو اس حد تک نہ لے جائیں کہ جو غریب لوگ ہیں، نادار ہیں وہ آپ جیسے کڑھائی، گھی اور گوشت کھانے والے لوگوں کا گریبان پکڑ لیں۔ تو انہیں الفاظ کے ساتھ میں ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، لیکن جہانگیر بدر صاحب! جو بھی discipline قائم کیا جائے اس کے مطابق کوشش کریں۔ اچھا ڈاکٹر بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، ہمیں افسوس ہے، یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ واقعی آٹے

کی قلت پورے پاکستان میں ہے بلوچستان، سرحد، سندھ اور پنجاب میں۔ اور اس سلسلے میں اخبارات میں بھی بہت کچھ آیا ہے تو اس لئے جمیعت علماء اسلام wants the change of system and not the change of person. تو یہ جو پیپلز پارٹی والے blame کرتے ہیں کہ ہم فرشتے ہیں اور مسلم لیگ والے ان پر blame کرتے ہیں کہ وہ فرشتے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی فرشتہ نہیں ہے سب انسان ہیں، سب سے غلطی ہو سکتی ہے۔ یہ جو مسئلہ پیدا ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ نگران حکومت کا جو تین ماہ کا وقت تھا، اس وقت جو محکموں کے اہلکار تھے انہوں نے اتنی کرپشن کی، چونکہ نگرانوں کا یہ کام تھا کہ وہ مرکز میں رہیں، اور خصوصاً وفاقی وزراء نے تو اپنا وقت پورا مگر وہاں صوبوں میں انہوں نے کوئی audit نہیں کی تو وہاں کے جو سیکریٹری صاحبان تھے، جو صوبائی وزیر خوراک تھے، جو وہاں کے ڈائریکٹر تھے انہوں نے لاکھوں بوریاں گندم کی بیچ کر اربوں روپوں کا غبن کیا۔ میں نے کئی دفعہ وزیر موصوف سے کہا کہ آپ جلد ایک ٹیم تشکیل دیں جو ان بدمعاشوں کو جنہوں نے اس ملک کا اور اس کے غریب عوام کا مذاق اڑایا ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ ان کو عوام کے سامنے لایا جائے کہ جو ایک فرد پورے صوبے کا، ایک سیکریٹری، ایک ڈائریکٹر، وہ پورے صوبے کو یرغمال کرتا ہے اور اربوں کماتا ہے۔ اور غریب جو ڈھائی ہزار روپے کماتا ہے وہ ایک بوری گندم نہیں خرید سکتا ہے، تو کیا وہ مرجائے۔ کیا ان کو جینے کا حق نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ موجودہ حکومت کے لئے آزمائش ہے اور ہم اس حد تک مطمئن ہیں کہ وزیر صاحبہ چند دنوں سے جو کوشش کر رہی ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ ان کے یہ اقدامات صحیح ہیں۔ لیکن ابھی میں ان کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ آپ emergency طور پر صوبے کے چیف منسٹروں کو tight کریں اور وہاں کے محکمہ خوراک کے پرانے ڈائریکٹرز ہیں، پرانے بدمعاش، چور، سیکریٹری وغیرہ چلے آ رہے ہیں۔ ان کو فوری طور پر ٹرانسفر کریں اور یہاں جو ایم این اے اور سینیٹرز ہیں۔ ان کو وزیر موصوفہ کر ان سے مشورہ کرکے اور انکوائری کے لئے ایک ٹیم تشکیل دیں یہ جو بار بار اس کو ہاؤس میں discuss کیا جا رہا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا مشورہ بھی سن کر فوری طور پر اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ ورنہ یہ جو توڑ پھوڑ ایجی ٹیشن ہے یہ ایک نئی گورنمنٹ کے لئے چیلنج ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی والے جو ابھی show کر رہے ہیں کہ ہم فرشتے تھے، ان کے دور میں بھی بدعنوانیاں، کرپشن تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قوم کے لئے کوئی ایماندار نہیں ہے۔ ہمیں جو قوم نے اس ایوان میں بھیجا ہے ہم بھی اس

منصب کو نہیں سنبھال رہے ہیں۔اس پر ہم نہیں جا رہے ۔ ہمیں چاہئے ۔ کہ ہم وزیر موصوف سے تعاون کریں ۔ان کو اپنے مشورے دے دیں کہ یہاں ان کے محکمے کے جو اہلکار ہیں۔ان کو tight کریں۔ان کو کہیں کہ خدا را قوم مر رہی ہے۔ ابھی اپنی بدمعاشی اور بدعنوانی کو روکو، اس قوم پر، ان غریبوں پر ترس کھاؤ۔لہذا ان کے کچھ cases پکڑ کر منظر عام پر لائے جائیں۔ جنہوں نے کرڑورں اربوں روپے کا غبن کیا ہے ۔اخباروں میں بھی آیا ہے ۔وزیر اعظم کے نوٹس میں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وزیر صاحبہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں توقع ہے کہ احتساب اپنے محکمے سے شروع کرے گی۔میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔شکریہ 'جناب پرویز رشید صاحب۔

جناب پرویز رشید ۔ آٹے کا بحران یقیناً ہم سب کے لئے افسوس اور دکھ کا سبب ہے ۔ کچھ معلومات جو میرے علم میں تھیں ۔ میں چاہتا تھا کہ آپ کی وساطت سے انہیں پیش کر سکوں ۔ جناب والا' ۲ فروری کو انتخابات کے انعقاد کے فوراً بعد لاہور میں فلور ملز ایسوسی ایشنز، شوگر ملز ایسوسی ایشنز ، گھی ملز ایسوسی ایشنز کا ایک اجلاس اس مقصد کے لئے طلب کیا گیا ۔ کہ کسی طریقے سے بڑھتی ہوئی مہنگائی میں کمی کرکے لوگوں کو کچھ ریلیف مہیا کیا جائے۔ گھی اور چینی ایسوسی ایشنز بغیر کسی بحث و تمہید کے اس بات پر آمادہ ہوگئیں کہ وہ اپنی قیمتوں میں کچھ نہ کچھ کمی کریں گی۔فلور ملز ایسوسی ایشنز نے یہ مطالبہ کیا کہ اگر انہیں آٹے کا مزید کوٹہ فراہم کیا جائے۔جو ۸ گھنٹے سے زائد ہو تو ان کا break-even انہیں اس بات کی اجازت دے دے گا کہ وہ آٹے کی قیمت میں کمی کر دیں۔جناب والا ! یہیں سے ہمیں یہ سراغ ملا کہ ملک میں آٹے کی قلت پیدا ہونے والی ہے ۔جب محکمہ خوارک سے کہا گیا کہ آپ فلور ملز کے کوٹے میں کچھ اضافہ کریں۔تو محکمہ خوارک نے جو اپنے اعداد و شمار پیش کیے ۔ ان سے معلوم ہوا کہ ملک میں آٹے کی قلت پیدا ہونے والی ہے اور جناب والا ، مجھے خوشی ہوتی اگر میرے دوست یہاں موجود ہوتے۔ میں ان کے سامنے اس بات کا اظہار کرتا ، پھر فلور ملز ایسوسی ایشنز کے اراکین نے یہ شرمناک بات ہمیں بتائی کہ ان پر دباؤ ڈالا جاتا تھا کہ جب بھی سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو لاہور تشریف لائیں۔تو لاہور کو بینروں سے اور ان کی تصاویر کی ہولڈنگ سے سجایا جائے۔جب فلور ملز ایسوسی ایشنز ان اخراجات کا معاوضہ طلب کرتیں تو انہیں آٹے میں کوٹے میں اضافہ کی شکل میں

معاوضہ ادا کیا جاتا۔جناب والا ، جو کوٹہ دینے والا وزیر تھا جس کا ذکر پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والا اورپاکستان پیپلز پارٹی کے سنٹرل سیکرٹیریٹ کے انچارج جناب سینئیر شفقت محمود نے بھی کیا ہے کہ وہ وزیر مطالبہ کرتا تھا کہ بے نظیر صاحبہ کی ہولڈنگ سڑک پر لگائی جائے اور اس کے کونے میں اس وزیر کی تصویر بھی بنائی جائے ۔ کیونکہ وہ پاکستان پیپلز پارٹی پنجاب کے سیکرٹیری اطلاعات بھی تھے اور پھر انہیں کچھ نقد معاوضہ بھی ادا کیا جائے ۔تو ملوں کے کوٹے میں اضافہ کیا جائے گا اور یہی سبب بنا کہ ملوں کے کوٹے میں بیجا اضافہ کیا گیا ۔ اور وہ ملک میں آٹے کی قلت کے بنیادی اسباب میں شامل ہوا ۔ اور جناب والا ! یہ بھی حقیقت ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت اپنی حلیف جماعتوں کو اپنے ساتھ رکھنے کے لئے جن کے ساتھ ملکر اس نے چند ووٹوں کی اکثریت سے اپنی حکومت قائم کی تھی اور جس میں ایک بزرگ سیاسی رہنما کا نام بھی آتا ہے ۔ جن کے بیٹے اور دامادوں کی ملتان میں ملیں تھیں ۔ ان کا ذکر بھی آتا ہے ۔ کہ انہیں اتنا کوٹہ دیا گیا کہ باقی ملوں نے اس پر protest کیا اور پاکستان کی تمام اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوئیں کہ ملتان کی ملوں نے اس پر احتجاج کیا ہے کہ صرف ایک مل کو ہم سب ملوں سے زیادہ کوٹہ مہیا کیا جاتا ہے ۔ جناب والا! یہی وہ اسباب تھے جس نے پاکستان میں آٹے کی قلت کو پیدا کیا اور اگر میرے یہاں وہ دوست موجود ہوتے اور جو زوردار غلط بیانیاں انہوں نے یہاں پر کی ہیں تین چار دن پہلے کر لیتے تو کم سے کم جہانگیر بدر صاحب اور شیخ رفیق صاحب اپنے ان عہدوں سے محروم نہ کئے جاتے ۔ مسز آصف زرداری کی طرف سے جن عہدوں سے انہیں محروم کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔شکریہ جی ۔ ملک عبدالرؤف صاحب ۔

ملک عبدالرؤف ۔جناب چیئرمین ! جناب شفقت محمود صاحب اور پرویز رشید صاحب نے جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں ۔ میرا بھی یہی بتانے کا مقصد تھا جو انہوں نے بتا دیئے ہیں۔ اصل میں جناب والا! سب سے بڑی بددیانتی ملک اور اس کے صوبوں کے ساتھ یہ ہے کہ ان کے درمیان کسی چیز کی پابندی عائد کردی جائے ۔ جب پچھلی حکومت نے پابندی عائد کی اور ساتھ پرمٹ سسٹم شروع کیا ۔ تو وہ پرمٹ انہوں نے اسی بنیاد پر دیئے کہ اس میں کرپشن کا عنصر شامل تھا ۔ ملک کے اندر آٹا ، گندم یا کوئی بھی خوراک کی چیز ہوتی ہے اس کی آمد و رفت ملک

کے اندر آزادانہ ہوتی ہے ۔ اور اس سے ایک ضلع یا صوبے کو چیزیں جاتی ہیں ۔ تو اس طرح ان کی قیمتوں میں کمی ہوتی ہے ۔اس وقت حالت یہ ہے کہ کوئی ویگن یا بس اگر جاتی ہے تو پولیس راستے میں اسے کھڑا کرکے آٹا کے بارے میں پوچھتی ہے ۔

جناب والا ! پنڈی ' اسلام آباد یا کسی دوسرے شہر سے آٹے کی کوئی ایک بوری' پانچ سیر یا ایک من آٹا لے جائے تو اس کی ضرورت پوری ہوسکتی ہے ۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پابندی سب سے زیادہ اس وقت جو ملک کے اندر لگائی گئی ہے اس سے تمام قلت پیدا ہوئی ہے ۔ اور جو سرحدیں افغانستان ' بھارت وغیرہ کے ساتھ ملتی ہیں ' جہاں آپ سمجھتے ہیں کہ سمگلنگ ہوتی ہے یا ہوسکتی ہے ۔ ان سرحدوں کو ضرور seal کرنا چاہئے ۔ تاکہ اندرون ملک کی ضروریات پوری ہونے کے بعد وہاں باہر بھیجی جاسکے ۔

دوسرا جناب والا! کچھ دن پہلے سرکاری گوداموں میں ' اخبار میں آیا ہے کہ ایک شہر میں چالیس ہزار ٹن گندم ایک گودام سے جب آڈٹ والوں نے آڈٹ کیا تو کم تھی ۔ ابھی تک اس کا بھی نہیں پتہ چلا۔ جیسا کہ ابھی شفقت صاحب نے کہا ہے ' اشارہ کیا ہے کہ سرکاری گوداموں میں کتابوں اور کاغذوں پر تو اعداد و شمار موجود ہیں لیکن اصل گوداموں میں گندم موجود نہیں ہے ۔ وہ بیچ دی گئی ہے۔ وہ غائب کردی گئی ہے۔ اس میں کسی حکومت کا کوئی قصور نہیں ہے۔ قصور ہے تو پیپلز پارٹی والوں کا ہے۔ جس وقت یہ جولائی میں جبکہ بجٹ بنایا جاتا ہے ۔ اور جس چیز کی ضرورت ہو اس کی درآمد کرنے کا ارادہ ہوتا ہے تو اسی وقت یہ غلط اعداد و شمار بنائے اور گندم درآمد نہیں کی جس کی وجہ سے یہ shortage ہوئی ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ وزیر صاحبہ نے پہلے بیان دیا ہے اور اب بھی یہ اخبار میں آ رہا ہے کہ گندم آ جائے گی ۔ کچھ قلت ضرور پیدا ہوئی ہے اور کچھ جو غنڈہ عناصر ہیں انہوں نے اس کو زیادہ بدنام کرنے کی کوشش کی ہے ۔ گندم بھی آ جائے گی اور آٹا بھی مہیا ہو جائے گا۔ میں نے پہلے بھی یہ کہا ہے اور اب بھی اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ ملک کے اندر کسی چیز کی کوئی پابندی نہیں ہونی چاہئے اور نقل و حمل آزادانہ ہونی چاہئے ۔ لیکن جو سرحدیں باہر کی ہیں ان کو اتنا سختی کے ساتھ سیل کیا جائے تاکہ ایک بوری تک بھی باہر نہ جاسکے ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ۔ جناب حاجی گل صاحب ۔

حاجی گل آفریدی ۔ شکریہ جناب چیئرمین ! پاکستان کے دوسرے حصوں کی طرح ہمارے قبائل کو بھی آٹے کی سخت ضرورت ہے ۔ چونکہ افواہیں بہت زیادہ پھیل چکی ہیں ۔ میرا یہ اندازہ ہے کہ پاکستان کی ملوں میں آٹا بھی ہے ۔ گوداموں میں گندم بھی ہے ۔ اور لوگوں کے پاس سٹاک بھی ہیں ۔ زیادہ نرخ اور فائدہ لینے کے لئے چھ سو کی بجائے جو سولہ سو روپے کی بوری بیچتا ہے تو زیادہ قحط اسی وجہ سے آ گیا ہے ۔

جناب چیئرمین ! میں نے اس دن بھی حکومت سے یہ کہا تھا کہ اگر سارے پاکستان میں بیک وقت ساری ملو ں کو قبضہ کر لیا جائے اور اسٹاکوں کو قبضے میں لے لیں تو انشاء اللہ یہ آٹا چوبیس گھنٹے کے اندر اندر سارے ملک میں پورا ہو جائے گا کیونکہ ہم نے جو سنا ہے پاکستان میں ابھی آٹے کی اتنی کمی نہیں ہے جتنی افواہ پھیلائی گئی ہے جتنا کہ لوگوں میں یہ حرص ہو گئی ہے کہ جس کے پاس دو بوریاں ہیں تو کہتا ہے کہ پانچ بوریاں رکھو قحط آنے والا ہے ۔

جناب چیئرمین !ہمارے قبائل کے لئے ابھی مشکل یہ ہی ہے کہ قبائل میں آٹے کی کوئی مل نہیں ہے سرحد سے جاتا ہے اور دوسرے حصوں سے آتا ہے تو اس سلسلے میں قبائل کے لئے آٹا فراہم کرنا ہماری وفاقی حکومت کا کام ہے نہ کہ کسی صوبائی حکومت کا کام ہے۔ صوبائی حکومتوں کی ہم منت کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ جی دس بیس بوری، دس بیس بوری پر ہمارے قبائل کا کام نہیں ہو تا ہے کیونکہ سات ایجنسیاں ہیں اور ایک ہمارے ساتھ Frontier Region ہے جو ایک FR نہیں ہے ہمارے اس کے چھ چھوٹے حصے ہیں ہمارے ساتھ FR بنوں FR ٹانک FR ڈی آئی خان FR لکی اور FR پشاور اور ہمارا علاقہ FR کوہاٹ، چھ حصوں میں اگر ہم دو دو سو بوری روز تقسیم کریں تب بھی تھوڑا سا کم ہوتا ہے

جناب چیئرمین !ہمیں آٹے کی اتنی ضرورت ہے کہ آج ہی گورنمنٹ پاکستان ہمیں اس آٹے کی فراہمی کے آرڈر سنا دیں تاکہ گندم جو ہے اس نے آنا ہے تو میرا خیال ہے کہ چوبیس گھنٹے میں باہر ملکوں سے بھی آ سکتی ہے جیسا کہ ائر کنڈیشنر اور ٹی وی اگر دو گھنٹے میں پاکستان میں پہنچ سکتے ہیں دبئی سے جلال آباد ،تو میرا خیال ہے کہ گندم بھی باہر عرب اسٹیٹ سے اگر ہم مانگیں تو انشاء اللہ دو گھنٹے کی بجائے چار گھنٹے میں پہنچے گی چھ گھنٹے میں انشاء اللہ ہمارے پاکستان کو پہنچے گی ۔ اگر یہ گندم باہر سے ابھی مانگیں یا پیسوں پر لے لیں یا محنت کریں اگر میں وزیر خوراک ہوتا تو میں انشاء اللہ آئندہ چوبیس گھنٹے میں اس سارے پاکستان کو انشاء

اللہ یہ آٹا فراہم کردیتا ۔ ہمارے ساٹھ لاکھ تک قبائل ہیں ہمارے سنیٹروں کو بیس بیس ٹرک کا آرڈر دیا جائے

جناب چیئرمین ۔ اچھا جی ۔ بس جی بس ہو گئی ہے فاٹا کی بات ۔ سب ہی تو فاٹا کی بات کر رہے ہیں ۔جی جناب حاجی دلاور صاحب ۔

حاجی دلاور خان ۔ جناب چیئرمین ! یہ سب جو کہا جا رہا ہے کہ جی میں نے کچھ نہیں کیا ، کوئی کہتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں کیا ، یہ سب کچھ اللہ کو بھی معلوم ہے اور سب اس ہاؤس کو بھی معلوم ہے جس کی وجہ سے یہ تکلیف آئی ہے۔ میں تو پہلے یہ کہہ دوں گا کہ سب کچھ معلوم ہے کہ ایجنسیوں کو یا افغانستان کو یا وسطی ایشیاء کو گیا ہے۔ کچھ نہیں گیا ہے۔ یہ تو بالکل غلط بات ہے کوئی ثابت نہ کرسکے گا کہ سمگلنگ ہوئی ہے ہمارا فاٹا ستر لاکھ قبائیلوں پر مشتمل ہے آپ یقین کریں جو لوگ اپنا پیٹ نہیں بھر سکتے ہیں تو اسمگلنگ کیسے کریں گے۔ سمگلنگ جو ہوتی ہے وہ کاغذی ہے اس کا ثبوت بھی ہمارے ساتھ ہے سابقہ حکومتوں نے آپ یقین کریں چیئرمین صاحب ! دو دولاکھ بوری کا پرمٹ 'ایک پرمٹ آیا تھا پچاس لاکھ تار کول کا بیرل ہوتا ہے کہ کیا ہوتا ہے 'اس کا جی 'دو لاکھ بوری کا ، پانچ لاکھ بوری کا' میں حیران ہوتا ہوں یہ یہاں اسلام آباد سے پرمٹ جاری ہوتا تھا اور صوبہ سرحد میں سارے بازار میں فروخت ہوتا تھا اور اس کے ثبوت موجود ہیں دو دولاکھ بوری کا اور ایک لاکھ بوری کا ثبوت موجود ہے اس کو میں جس وقت آپ آرڈر کردیں اسی وقت میں ثابت کرتا ہوں وہ ثبوت موجود ہیں آپ یقین کریں یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جو حکومت کے سر پر کوئی تکلیف آئی تو کہا کہ یہ معمولی تکلیف ہے اللہ تعالیٰ خود ہی حل کر دے گا ابھی سندھ میں کٹائی ہورہی ہے اور پنجاب میں بھی ہو رہی ہے لیکن ہمارے ہاں جو کہتے ہیں کہ سمگلنگ 'یہ جو ہوتی تھی وہ روڈوں میں ہوتی تھی اور یہ جو ہوتی تھی ٹرینوں میں ہوتی تھی اس کے ساتھ پرمٹ تھے اتنے بڑے بڑے پرمٹ جاتے تھے اسلام آباد سے اور لوگ وہاں خریدتے تھے لاکھوں کروڑوں میں ہو جاتا تھا وہ ثبوت موجود ہے۔ ابھی میں فاٹا کی بات کر رہا ہوں تمام فاٹا کا حاجی صاحب نے تو اپنی ایک ایجنسی کا کہا ہے تمام فاٹا بہت مجبور ہے آپ یقین کریں میں اپنی ایجنسی گیا تھا بالکل لوگ اتنے تنگ ہو گئے ہیں کہ انہوں نے روڈز بلاک کر دی ہیں اور تکلیف ہے ۔ لوگ روٹی کے لئے بے بس ہیں ان

کے پاس راشن نہیں پہنچا ہے۔ آٹا سنا تھا کہ چھ ہزار بوری آ رہا ہے لیکن ابھی تک کسی ایجنسی کو پہنچا نہیں ہے۔

میں اپیل کرتا ہوں کہ وہاں فاٹا میں تو سبزی نہیں ہے، فروٹ نہیں ہے صرف خشک روٹی ہے۔ اگر ان کو روٹی بھی نہیں ملے گی تو ان کے پیٹ بھرنے کے لئے کوئی اور چیز نہیں ہے۔ وہاں صرف پہاڑ ہیں۔ بد قسمتی سے پہاڑوں میں درخت بھی نہیں ہیں۔ ہماری ایجنسی میں تو کوئی درخت بھی نہیں ہے تو میں اپیل کرتا ہوں کہ خدا کرے کہ دو تین دن میں فاٹا کو آٹا پہنچ جائے اور ایسے پہنچے کہ پولیٹیکل حکام کو پہنچ جائے۔ وہاں پر نہ ڈپو ہیں، نہ سٹور ہیں۔ وہ پولیٹیکل حکام کو پہنچ جائے اور وہ کوٹے سسٹم کے تحت تمام لوگوں میں تقسیم کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب قطب الدین۔

خواجہ قطب الدین۔ شکریہ، چیئرمین صاحب! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ ابھی معزز سینیٹر اقبال حیدر صاحب نے کہا کہ ہم تمام آٹا crises پر بحث کر رہے ہیں اور زیادہ تر وقت اس پر صرف کر رہے ہیں کہ کون اس کا ذمہ دار ہے۔ لیکن ابھی جناب! شفقت محمود صاحب نے جتنا comprehensively اور historically reviewed ۔ اس کے بعد اس crises کا کون ذمہ دار ہے۔ اس کا اندازہ بہت آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ وہ بھی ہم pin point کر سکتے ہیں۔ جناب! سینیٹر اقبال حیدر صاحب نے یہ کہا کہ یہاں the nation has been ropped ۔ جناب چیئرمین! میں ان کے ساتھ مکمل اتفاق کرتا ہوں۔ کہ Nation has not been simply ropped میں سمجھتا ہوں کہ most colossal loot and plunder of the history میرے خیال سے اس نیشن کی ہسٹری میں یہ ہوا ہے اور وہ پیپلز پارٹی کے دور میں ہوا ہے۔ میں اس تفصیل میں نہیں جاؤں گا کہ کن کن چیزوں میں یہ لوٹ مار ہوئی ہے لیکن as far as wheat crises کے بارے میں ضرور بتانا چاہوں گا کہ مختلف اخباروں میں یہ رپورٹیں شائع ہوئی ہیں کہ گوداموں میں جو figures دی جاتی تھیں کہ اتنے اتنے ہزار ٹن گندم فلاں گودام میں موجود ہے لیکن آج معلوم ہو رہا ہے کہ حقیقت میں book entry ایک ہے اور فزیکل چیک سے معلوم ہو رہا ہے کہ وہاں آٹا موجود ہی نہیں ہے۔ یہ ساری چوری، یہ

ساری لوٹ ' یہ سارہ plunder جو ہے ۔ وہ پیپلز پارٹی کے زمانے میں ہوا جو ابھی معزز سینیٹر پرویز صاحب نے بھی اس کی نشاندھی کی کہ کس طریقے سے گندم کے سٹاک کو as a bribe یا political appeasement کے لئے استعمال کیا جاتا تھا ۔ میں ان کی اس بات سے بھی اتفاق کروں گا کہ اس وقت لوگ اس بات پر دلچسپی نہیں لے رہے ہیں کہ کون اس کا ذمہ دار ہے۔ یہ اس وقت اس میں دلچسپی لے رہے ہیں کہ ان کو آٹا ملے اور درست وقت پر ملے۔ میں اس بات پر بالکل اتفاق نہیں کروں گا کہ لوگ بالکل اس میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔ لوگ یہ ضرور جاننا چاہیں گے کہ crises over ہو جائیں ' لوگ یہ ضرور جاننا چاہیں گے کہ آخر اس بحران میں کون لوگ ملوث ہیں اور ان کو ضرور سزا ملنی چاہئے ۔میں جس اہم چیز کی طرف آنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک conspiracy ہے ۔جناب چیئرمین صاحب ! میں بڑے دنوں سے اخباری رپورٹ بھی پڑھ رہا ہوں اور carefully observe بھی کر رہا ہوں کہ یہ صورتحال ایک conspiracy کی طرف بھی پوائنٹ آوٹ کرتی ہے ۔ آپ نے دیکھا کہ مسلم لیگ ایک بڑے مینڈیٹ کے ساتھ آئی ہے اور آتے ہی انہوں نے مختلف سیکٹر all vested interests خصوصاً کرپشن کے خلاف بہت بڑا جہاد کیا ہے ۔سارے لوگ اس چیز میں effect ہوئے ہیں اور اب آپ دیکھئے کہ یہ سارے لوگ بھی activate ہوئے ہیں ۔ اس حکومت کو destabilize کرنے کا اس سے بہترین موقع ان کو نہیں مل سکتا ۔ آپ ذرا غور فرمائیں کہ پہلے دیہاتوں میں crises ہوئے پھر یہ آہستہ آہستہ چھوٹے چھوٹے شہروں کی طرف گئے اور اب یہ بڑے شہروں کی طرف پہنچ گئے ہیں اور وہاں روڈز بند کئے جا رہے ہیں ' فلور ملز کو بند کیا جا رہا ہے تاکہ اب اور شہروں میں جب یہ پھیلے گا تو حکومت کو اور مشکل پیش آئے گی distribution of wheat میں اور یہ crises اور زیادہ ہوں گے۔یہاں پر معزز وزیر صاحبہ موجود ہیں تو میں ان کی توجہ بھی دلانا چاہتا ہوں کہ آپ اس کی طرف بھی غور فرمائیں کہ یہ ایک vested interest کا ' سارے vested interests جن کے خلاف ایکشن شروع ہو چکا ہے اور بڑا sweeping ایکشن ہو رہا ہے۔ یہ سارے اس میں مل کر اس crises کو aggravate کرنا چاہ رہے ہیں تاکہ یہ جو حکومت ہے یہ destabilize ہو ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ظریف خان مندوخیل صاحب ۔

جناب ظریف خان مندوخیل: جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گا کہ ملک میں

جو احتساب شروع ہونے والا ہے اس میں سب سے پہلی ترجیح آٹے کی قلت پیدا کرنے والوں کے خلاف ہو۔میں اس فلور پر کہوں گا کہ اس کی ذمہ دار نہ موجودہ حکومت ہے اور نہ نگران حکومت ہے۔ PPP نے نہ صرف آٹے کے شعبے کو ، باقی شعبوں میں آپ دیکھ لیں۔ اس نے کہیں بھی پاکستانی عوام اور پاکستان کو معاف نہیں کیا۔ آخری تحفہ انہوں نے یہ دیا کہ گندم کی shortage کی۔ ایسے وقت پر گندم منگوائی گئی جس سے ہر دیہات، ہر ایک صوبے اور ہر ایک ضلع میں shortage ہوگئی ہے۔ یہ صرف موجودہ حکومت کو تکلیف دینے کے لئے کیا ہے۔ حالانکہ اس وقت عوام ۱۹۷۰ء کے مقابلے میں بہت باشعور اور ہوشیار ہو گئے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ آخری تحفہ بھی ہمیں PPP والوں نے دیا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اگر ان چیزوں کے لئے کسی کا احتساب نہ ہو اور وہ تماشے کے لئے عوام سے کھیلیں تو میرے خیال میں آئندہ بھی کوئی اس چیز سے نہیں رکے گا اور ہر وقت کبھی آٹے ، کبھی گھی اور کبھی چینی کا بحران پیدا کریں گے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں ، ان سب ایوان والوں کے سامنے ہے کہ ان کی سیاسی پارٹیوں کو ہر وقت لاکھوں بیرل ڈیزل کے پرمٹ دیئے جاتے تھے۔ دوسری چیزوں کے پرمٹ ہوتے تھے۔ کسی منسٹر سے یہ نہیں پوچھا جاتا تھا کہ بھئی آپ کے پاس کوٹہ کتنا ہے اور پرمٹ کتنے دے رہے ہیں اور عوام کی ضروریات کیا ہیں۔یہ جو شفقت محمود صاحب نے فرمایا ہمارے پشتو میں ایک مثال ہے کہ پہلے سوچو پھر بولو۔ یہ جو انہوں نے بات کی ہے۔ یہ میرے خیال میں صحیح ہے اور PPP والوں کا یہ آخری تحفہ تھا جو انہوں نے عوام کو دیا ہے۔ میں موجودہ حکومت سے گزارش کروں گا کہ یہ جو آٹے کی shortage پیدا کی گئی ہے ، ان لوگوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے اور عوام سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ وہ اگر کچھ نہیں کرسکتے تو کم از کم ہر جگہ آٹے کی قلت لانے والوں کے خلاف مردہ باد کے نعرے ضرور لگائیں۔ انشاء اللہ موجودہ حکومت اس پر قابو پا لے گی۔ ابھی چند روز قبل کسان کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں ہم نے دیکھا کہ آئندہ کے لئے گندم ہمیں زیادہ کاشت کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ محمد شاہ آفریدی صاحب۔

حاجی محمد شاہ آفریدی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ عرض یہ ہے کہ ۲ مہینے قبل سب سے پہلے فاٹا میں آٹے کی قلت پیدا ہوئی تھی۔ یہاں ہاؤس میں ہمارے سینیٹرز صاحبان مل کر پوائنٹ آف

آرڈر پر اور مختلف طریقوں سے حکومت کو آگاہ کرتے رہے کہ اور صوبوں میں کمی بالکل نہیں ہے۔ فاٹا میں دو مہینے سے آٹا نہیں ہے۔ براہ مہربانی فاٹا کے لئے خصوصی کوٹہ مخصوص کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ باقی صوبوں میں بھی قلت پیدا ہوجائے تو فاٹا والے سب سے پہلے بھوک سے مر جائیں گے۔ بہر حال میں فاٹا کے عوام کی تعداد کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ قبائل کی آبادی بلوچستان سے زیادہ ہے۔ مردم شماری ۱۹۸۱ء کے مطابق ۷۰ لاکھ ہے۔ صوبہ سرحد کے ساتھ ہمارا کوٹہ بھی مقرر کردیا گیا ہے جوکہ ہمیں اس حساب سے کبھی ملا ہے اور نہ ملنے کا امکان ہے۔ امریکی تجویز کے مطابق حکومت نے ایک پالیسی کے تحت افغان مہاجرین کو بھی فاٹا میں رکھا ۔وہ بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ یہ ۷۰ لاکھ کی جو آبادی ہے یہ افغان مہاجرین کے علاوہ ہے۔ وہ مہاجرین بھی فاٹا ہی کے کوٹے سے روٹی کھاتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے حکومت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تسلیوں سے قبائلی عوام کے پیٹ بھر نہیں سکتے۔ میں جب وہاں پر گیا ہوں ، لوگوں نے ہم سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ہمیں تسلی نہیں چاہئے کہ فلاں نے چوری کی ہے اور فلاں نے چوری کی ہے۔ کوئی بھی چور ہو۔اس چوری سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہے، ہم کو پیٹ بھرنے کی ضرورت ہے ، جہاں سے بھی ہو ہمیں آٹا لے کر کھلاؤ۔ میں نے لوگوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ انشاء اللہ آپ کی ہر ایک بات اسمبلی میں پہنچاؤں گا ، ماننا یا نہ ماننا وہ حکومت کا کام ہے۔ آپ نے کوئی ایسا کام نہیں کرنا ہے کہ ساری دنیا میں ہمیں شرمندگی اٹھانی پڑے ۔ انہوں نے کہا کہ اگر چاروں صوبوں میں آٹا ہے تو ہو سکے تو ایک ایک بوری کے حساب سے قبائل میں بھی آٹا پہنچ جائے تو ہم کو تسلی رہے۔ لیکن ہمارے قبائلی علاقے میں دو مہینے سے آٹا نہیں ہے، نہ ملوں میں ہمارا کوٹہ ہے، نہ چیئرمین صاحب ! یہ ہے کہ ہمارے قیدی جو جیلوں میں مختلف FIR کے تحت ہیں ان کے علاج کے لئے کوئی کوٹہ ہے ، وہ بھیک کے طور پر ایک ڈسپرین کی گولی مانگ رہا ہے کہ میں قبائل ہوں۔ ڈاکٹر اس کو کوئی گولی دے دیتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جناب۔

حاجی محمد شاہ آفریدی ۔ بہرحال میں یہ آپ کی خدمت میں کہنا چاہتا ہوں کہ برائے مہربانی فرنٹیئر سے علیحدہ ، ہمارا ہر چیز کا علیحدہ کوٹہ مخصوص کیا جائے اور اگر قانون ہے تو اس ہاؤس میں آپ فاٹا کے لئے رولنگ دے سکتے ہیں، اگر قانون ہو تو ، قانون سے بالاتر کوئی نہیں ہے۔ آپ ہمارے لئے ، فاٹا کے سینیٹرز کے لئے ایسی رولنگ دے دیں کہ فاٹا کے لئے ایک

علیحدہ کوٹہ مخصوص کیا جائے۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین۔ بیگم عابدہ حسین۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں اپنے عوام سے یکجہتی کی خاطر اس معزز ایوان سے واک آوٹ کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی۔ جی عابدہ حسین صاحبہ۔

سیدہ عابدہ حسین۔ جناب ڈاکٹر صاحب میری استدعا ہے کہ آپ بات تو سنیں۔ آپ تسلی تو کروالیں۔ آپ کے ذریعے سے عوام کی تسلی ہو جائے گی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میری آپ سے ایک عرض ہے کہ اس شرط پر ضرور بیٹھوں گا کہ آپ کی طرف سے ایک ایسا جواب آئے کہ جس کو سن کر ہم اپنے عوام کو مطمئن کر سکیں کہ واقعی حکومت سنجیدگی سے اس اہم مسئلے کو حل کرنے میں جدوجہد کر رہی ہے۔ اور واقعتاً اس کو حل کرنا چاہتے۔ آپ ایسی assurance دیتی ہیں تو میں ضرور بیٹھتا ہوں۔

سیدہ عابدہ حسین۔ جناب چیئرمین! میں تمام حقائق سینیٹرز صاحبان کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں۔ آج سے چار روز قبل 4 اپریل کو سینٹ میں اس ایشو کے اوپر کافی لمبی گفتگو ہوئی اور جو حقائق میرے پاس تھے وہ میں نے سینٹ کے ایوان میں عرض کئے۔ لیکن چونکہ بہت سے وہی دلائل آج دہرائے گئے ہیں اگر گستاخی کی اجازت ہو تو شاید مجھے بھی کچھ باتیں دہرانی پڑیں۔ جناب والا! میں نے تمام معزز سینیٹر صاحبان کی گفتگو توجہ سے سنی ہے۔ پہلے تو میں وضاحت کروں کیونکہ مجھے ایسا محسوس ہوا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے سینیٹر صاحبان خاص طور سے میرے اوپر مہربانی کرتے ہیں۔ شاید اس لئے کہ ان کو برا لگتا ہے کہ پاکستان میں ان کی لیڈر کے علاوہ کوئی اور عورت بھی کسی ایوان میں بول سکے۔ تو وہ خاص طور پر میرے لئے اپنی کرم نوازی reserve رکھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں 5 مہینے سے اقتدار میں ہوں، میں یہ وضاحت کرنا چاہتی ہوں کیونکہ یہ ریکارڈ کی بات ہے۔ جناب والا! میں نے 5 نومبر کو Caretaker Cabinetمیں oath لیا تھا اور 20 دسمبر کو میں مستعفی ہوئی تھی۔ موجودہ حکومت میں میں نے 25 فروری کو oath لیا۔ تو آپ خود حساب لگا لیں کہ میں بہرحال 5 مہینوں سے تو وزیر نہیں ہوں۔ دوسری بات جناب والا! یہ ہے کہ اس دن بھی 4 تاریخ کو سینیٹر شفقت محمود نے بات کرنے

کی کوشش کی تو پیپلزپارٹی کے سینیٹر صاحبان نے انہیں بات نہیں کرنے دی۔ مجھے آج خوشی ہے کہ وہ اپنی بات کر پائے ہیں اس لئے کیونکہ وہ اُس interim period میں Caretaker Minister for Food and Agriculture تھے ، اس interim period میں جو سابقہ حکومت کے دور میں ہوا اس کا کچھ جائزہ حاصل ہو سکا۔

جناب والا! پرویز رشید صاحب نے بھی سینیٹر شفقت محمود کی ایک بڑی اہم بات پر روشنی ڈالی ہے۔ جناب والا ! اہم بات یہ ہے کہ حکومت جو بھی ہو ، جس کی بھی ہو، جس وقت ہو، ہماری حکومت کا ڈھانچہ تو وہی ہے۔ ایک وفاقی حکومت ہے چار صوبے ہیں ، آزادکشمیر ہے ، فیڈرلی آیڈمنسٹرڈ ٹرائبل ایریا ہے۔ اب جناب والا ! ہر علاقہ کا جہاں تک گندم کا تعلق ہے آخر ہم پچاس سال سے آزاد ریاست ہیں۔ اتنا بڑا ہمارا structure of government ہے اتنی تو ہمیں منصوبہ بندی کر لینی چاہئے تھی کہ اگر ہم جو گندم بیچتے ہیں اس کا صحیح حساب کتاب لگائیں کہ کتنی کاشت ہوئی، کتنی پیداوار ہوئی اور جو ہم امپورٹ کرتے ہیں اس کے مطابق صحیح حساب کتاب لگائیں۔ یہ بہت دکھ والی بات ہے کہ پچاس سالہ آزادی کے بعد ان پچاس سالوں میں ہمارا سٹرکچر آف گورنمنٹ پھیلتا چلا گیا ہے یہ بڑی permanent گورنمنٹ کی بات کر رہی ہوں۔ انسٹیٹیوشنل گورنمنٹ کی ۔ انسٹیٹیوشنل گورنمنٹ جو ہے وہ پھیلتی چلی گئی ۔ بڑھتی چلی گئی ہے اور آج ہمیں یہ دن دیکھنے کو آیا ہے کہ پانچ سو ملین ڈالر بھی خرچ ہو رہا ہے ۔ بقول حکومتی اعدادوشمار کے جو سابقہ فصل کا estimate لگا تھا کہ جتنی ہماری خوراک کی ضرورت ہے پاکستان کی اتنی فصل آ رہی ہے۔ ہمارے storage bins کے اعدادوشمار ہیں کہ کتنے ہزار ٹن اور کتنے لاکھ ٹن storage bin ہے اور آج پاکستانیوں کو یہ تکلیف کے دن دیکھنے پڑے ہیں کہ آٹا نہیں مل رہا۔ جناب والا ! یہ بات تھوڑی سی سنجیدگی سے سوچنے والی بھی ہے اور سننے والی بھی ہے ۔جناب والا ! میں اب آپ کے سامنے اس ایوان میں کچھ حقائق پیش کر رہی ہوں۔ حقائق پہلے بھی میں نے پیش کئے تھے اور کچھ دہرا بھی رہی ہوں۔

صورتحال یہ ہے کہ وزیراعظم نواز شریف کے oath لینے سے پہلے جیسے کہ ابھی فاضل سینیٹر نے کہا انہوں نے کوشش کی کہ اپنے ذاتی اثر و رسوخ کو استعمال کر کے ، شوگر مل، گھی مل، فلور مل ایسوسی ایشن کے ساتھ کہ پاکستان کی عوام کیونکہ مہنگائی کی گرفت میں آئی ہوئی ہے ان کو تھوڑا سا ریلیف پہنچایا جائے اور جیسے کہ کہا گیا اس گفتگو کے ذریعے ، میاں نواز شریف اس وقت پرائم منسٹر

نہیں تھے ان کو اندازہ ہوا کہ ہمارے ہاں کچھ ایسا مسئلہ کھڑا ہونے والا ہے کہ یہاں گندم کی قلت آئے گی تو انہوں نے oath لینے سے پہلے جو سرکاری مشینری ہوتی ہے متعلقہ لوگوں سے رابطہ قائم کیا اور جب انہوں نے oath of office لیا ہے تو وہ پہلے ہی concious تھے اس بات پر کہ یہاں پر کچھ گڑ بڑ ہونے والی ہے جس کا ہم نے سامنا کرنا ہے۔ اب معزز سینیٹر فاٹا نے کہا ہے کہ اگر مینسٹر ہوتے تو یہ دو دن میں اس مسئلے کو حل کرتے اگر میرے بس میں ہوتا آنریبل سینیٹر کو اپنی جگہ منسٹر بنانا تو میں آج کہتی کہ بسم اللہ آئیں اور چوبیس گھنٹے میں کوئی پاکستانی اس مسئلے کو حل کر سکتا ہے تو most welcome کریں۔

جناب والا ! صورتحال کیا ہے۔ صورتحال یہ ہے کہ جیسے کہ آنریبل سینیٹر شفقت محمود نے کہا ان کا بیان بہت زیادہ relevant ہے اس لئے کہ وہ عبوری وقت میں متعلقہ منسٹری کے انچارج تھے۔ سارا پرابلم arise یہ ہوا کہ حکومت پنجاب جو تھی وہ پیپلز پارٹی نے ایک سیاسی ساز باز کے ذریعے بنائی ہوئی تھی ۔ ایک پی ڈی ایف نامی چیز کھڑی کی ہوئی تھی وہ پی ڈی ایف نامی چیز کی ایک حکومت چلی عرصہ تین سال۔ اس پی ڈی ایف نامی چیز کے اندر پیپلز پارٹی اور جے گروپ والے تھے ان کا مقابلہ لگا رہا کہ کون زیادہ خوشامد کرتا ہے وزیراعظم کی اور اس خوشامد کرنے کے سلسلے میں دو محکمے بڑے seriously اثر انداز ہوئے ایک محکمہ بلدیات اور ایک محکمہ خوراک۔ کیونکہ جب سابقہ وزیراعظم وہاں جاتی تھی یا ان کے شوہر نامدار وہاں تشریف لے جاتے تھے تو وہاں لاہور شہر میں جہاں پنجاب میں جاتے تھے پوسٹر، لوگوں کا لانا، لے جانا، بینر لٹرم پٹرم یہ سلسلہ جاری رہا تھا اور اس کا خرچ دو وزیر اٹھا رہے تھے۔ ایک جو بلدیات والا تھا اور ایک جو خوراک والا تھا۔ خوراک والے نے اس خرچ کے علاوہ اپنی بھی اگلی پچھلی کسریں پوری کرنی تھیں۔ جناب والا ! جو شخص ایک نائب تحصیلدار سے وزیرخوراک پروموٹ ہو تو پھر اس کی بہت سی کمیاں ہونگی جو اس نے پوری کرنی ہونگی۔ اب جناب والا ! اس نے کیا کیا، اس نے جو سٹاک ریلیز کئے چند فلور ملوں کو، تمام پنجاب کی فلور ملوں کو نہیں، اور یہاں پر بات ہوئی ہے کہ مسلم لیگ والوں کی فلور ملیں ، وہ ریکارڈ ہے کہ کونسی فلور ملیں تھیں جن کو پی ڈی ایف کے منسٹر فوڈ نے extra ordinary ریلیز دی۔ جتنی ان ملز کی milling capacity تھی چوبیس گھنٹے کی milling capacity اس سے بھی بڑھ کر ان کو سٹاک ریلیز ہوا ۔ اب ظاہر ہے کہ اس مل کو اگر آپ گندم ریلیز کریں گے جو کہ اگر چوبیس گھنٹے بھی چلے تو وہ مل نہیں کرسکتی تو پھر وہ

آٹا تو نہیں convert ہوگا پھر تو وہ بوریاں گندم کی وہاں سے کہیں اور پہنچ جائیں گی۔ جناب والا' اس ہاؤس میں کچھ فاضل سینیٹر کہتے ہیں کہ یہ ساری اس لئے گڑبڑ ہوئی ہے کہ آپ نے بین الصوبائی نقل و حرکت پرسے پابندی اٹھا لی اور یہ سارا بارڈر سے باہر چلا گیا۔ کچھ سینیٹر صاحبان کہہ رہے ہیں کہ بارڈر سے کوئی چیز پار نہیں گئی۔ اب بارڈر سے کیا پار گیا' یا کیا نہیں گیا یہ بعد کی بحث ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ آج کی دنیا میں ہر ریاست کا بارڈر porousہے ' اور جناب والا ! ہمارا بارڈر تو شمال میں یقیناً porous ہے اگر porous نہ ہوتا تو جو افغانستان کی پچھلے پندرہ سال کی کہانی ہے وہ ہو نہ سکتی۔ جناب والا ! ہوا یہ ہے کہ جو سٹاک' جب موجودہ گورنمنٹ نے position اختیار کی اور پرائم منسٹر چونکہ oath of officeلینے سے پہلے ہی الرٹ تھے تو ان کی اپنی ذاتی توجہ اس ایشو پر تھی کہ صورتحال گندم کی کیا ہے کہیں یہ نہ ہو کہ قلت ہو جائے۔ جناب والا! جو گورنمنٹ ہوتی ہے جس کی بھی ہو' جو انفارمیشن آتی ہے وہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے آتی ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ انفارمیشن حاصل کرتی ہے صوبوں سے ' پراونشل گورنمنٹ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے۔ ہم سب جو پاکستان میں لیتے ہیں ' ہم سب کو اندازہ ہے کہ ہمارے صوبائی فوڈ ڈیپارٹمنٹ کرپٹ ترین ڈیپارٹمنٹ ہوتے ہیں۔ فوڈ سپروائزر سے لے کر ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر ' اسسٹنٹ فوڈکنٹرولر' ڈپٹی ڈائریکٹر' ڈائریکٹر' سپر ڈائریکٹر یہ ساری جو تہہ ہے افسروں کی ان میں سے بہت سے شاذ و نادر ہوتے ہیں جو کہ اپنی تنخواہ پرگزارا کرتے ہیں بیشتر جو ہیں وہ تنخواہ کے علاوہ اپنے ذرائع بناتے ہیں اور جو محکمہ خوراک ہے اس میں بڑا سادہ سا ذریعہ بن جاتا ہے۔

جناب والا ! یہ خوراک کے محکمے میں جب سیکھنے لگتے ہیں کہ کس طرح سے خوردبرد کیا جائے تو پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک زمانے کے ہمارے پنجاب کے ڈپٹی سیکرٹری خوراک تھے وہ ڈپٹی کمشنر لاڑکانہ گئے پھر وہ کمشنر لاڑکانہ گئے پھر وہ کابینہ تک پہنچے ' پھر انہوں نے کنونشن سینٹر جیسےمنصوبے بنا لئے اور سمجھ نہیں آئی کہ وہ کنونشن سینٹر کس طرح بنا ' کیا ہوا' کس طرح ہوا یہ پتا لگا کہ عوام کا سو کروڑ خرچ ہوگیا تو جناب والا ! یہ ہاتھ صاف کرنے والا محکمہ ہے جس نے چوری کرنی ہو' محکمہ خوراک تو میرا خیال ہے کہ محکمہ پولیس سے بھی آسان کام ہے اور وہ کمائی کیسے ہوتی ہے۔ وہ جناب والا ! ایسے ہوتی ہے کہ پاکستان کی جو food need ہے جو ہم پاکستانی غلہ کھاتے ہیں اس وقت جو ہمیں اعداد و شمار بتائے جا رہے ہیں وہ یہ ہیں کہ جو ہماری آبادی ہے اس کے حساب سے جو ایک average grown up person ایک بچہ ایک بزرگ اس کا تمام تخمینہ لگا کر کہ ہماری food need تقریباً سترہ لاکھ ٹن

سالانہ ہے۔ جناب والا ! اتنی ہی تقریباً گندم کی پیدا ہوتی ہے ۔ حالانکہ پچھلے سال اچھی فصل نہیں تھی اور زیادہ گندم پیدا نہیں ہوئی اور وہ بھی میں عرض کرتی ہوں کہ کیوں۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے ہاں گندم تقریباً تقریباً اتنی پیدا ہو جاتی ہے جتنی ہم پاکستانی کھاتے ہیں۔ بدقسمتی سے یہ عرصہ دراز سے سلسلہ چلا آرہا ہے کہ کچھ جو ہماری خوراک کی ضرورت ہے جتنا ہم غلہ کھاتے ہیں وہ اوپن مارکیٹ میں procure ہوتا ہے لوگ خود خریدتے ہیں، فلور مل والے، کسان سے خریدتے ہیں اور پھر آگے مارکیٹ میں بیچتے ہیں اور کچھ حصہ گورنمنٹ procure کرتی ہے تو جو گورنمنٹ کی procurement ایجنسیاں ہیں وہ ہر صوبائی حکومت کے فوڈ ڈیپارٹمنٹ ہیں۔ Federal Government Agency PASCO جوکہ procure کرتی ہے۔ جناب والا! فیڈرل گورنمنٹ کی ایجنسی بھی اتنی ہی contaminated ہے جتنے departments ہیں اور اس situation میں جبکہ ایک نئی حکومت آئی اور اس نئی حکومت کا ایک نئی قیادت کے تحت عزم یہ تھا کہ ہم نے احتساب کرنا ہے تو اس احتساب کے لفظ سے بہت لوگ بڑے بیزار اور پریشان ہیں اور یہ فطری بات ہے کہ جس کا دامن صاف نہ ہو تو وہ اپنے گھر میں بیٹھ کے بھی خائف ہوتا ہے اور پھر وہ تھوڑا سا ایک mislead کرنا، ایک sabotage کرنا، ایک بات کو لپیٹ کر بتانا، وہ کرتا ہے۔ اس وقت ہمارے ہاں یہ ہو رہا ہے۔ یہ ایوان اور ہمارا lower House جو ہے، ہم سب کا پبلک کے نمائندے ہونے کی حیثیت سے یہ فرض بنتا ہے کہ ہم کم از کم اس بات کی گہرائی تک پہنچیں، responsibility fix ہو اور آئندہ کم از کم اس قسم کی situation avoid ہو کہ پانچ سو ملین ڈالر بھی خرچ ہو رہا ہے اور لوگوں کو آٹا کی دقت بھی محسوس ہو رہی ہے اور پاکستان کا کسان جو ہے وہ پاکستان میں گندم جس ریٹ پر grow کر رہا ہے اس ریٹ پر اس کے پڑوس میں بلکہ ساری دنیا میں اتنے سستے داموں گندم کوئی کسان نہیں پیدا کرتا ۔ اس کے باوجود کہ پاکستان کے کسان کا پیٹ بھی کٹ رہا ہے، خزانے سے پانچ سو ملین ڈالر بھی جا رہا ہے۔ اس کے باوجود جناب والا! اگر آج کی صورت حال یہ ہے، یہ کوئی ایک دوسرے پر ملبہ پھینکنے والی بات نہیں ہے۔ یہ دانش مندی سے سمجھنے اور سوچنے کی بات ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ جناب والا! میرا اللہ شاہد ہے کہ جب سے یہ ذمہ داری میرے حوالے کی گئی ہے میں اپنی ذاتی خوراک کم کرنے کی تو قسم نہیں دیتی ہوں کہ ایسا ہوا ہے وہ میرے وجود سے بھی ظاہر نہیں ہوتا لیکن یہ ضرور ہے کہ چودہ گھنٹے سے کم میں نے کام نہیں کیا اور میرے ساتھ Ministry کے officials نے بھی بہت تن دہی سے جو highest level کے officials ہیں بہت محنت کی ہے۔ لیکن ہماری مشکل یہ ہے کہ اب میں آپ کو statistics بتا دوں،

اس سال 28 فروری سے ہمیں wheat stock provinces سے جو informations مل رہی تھیں وہ یہ تھیں کہ چھ لاکھ ٹن ہے، 5 مارچ کو ہمیں informations release ہوئیں کہ چار اعشاریہ ستاسی لاکھ ٹن ہے۔ 13 مارچ کو چار اعشاریہ تین لاکھ ٹن ہے، 19 مارچ کو 3 اعشاریہ 53 لاکھ ٹن ہے، 26 مارچ کو تین اعشاریہ اٹھارہ لاکھ ٹن ہے۔ 4 اپریل کو دو اعشاریہ چھبیس لاکھ ٹن ہے اور 7 اپریل کو دو اعشاریہ دو لاکھ ٹن ہے ۔ اس وقت بھی یعنی آٹھ تاریخ کو ہمارے پاس جتنی ہم گندم کھا سکتے ہیں پاکستانی ، نو دن کا آٹا موجود ہے اور جناب والا! 6 تاریخ کو جیسا کہ میں نے عرض کیا ایک grain tanker لگا ہے اور اس کی off loading ہو رہی ہے تقریباً آج شام تک مکمل بھی شاید ہو جائے گی 47000 ٹن پھر ایک تیرہ کو آ رہا ہے، پھر ایک پندرہ کو آ رہا ہے، پھر ایک سترہ کو آ رہا ہے، پھر ایک بائیس کو آ رہا ہے، پھر ایک پچیس کو آ رہا ہے، پھر چھبیس کو یعنی 6 سے لے کے 30 اپریل تک پانچ لاکھ ٹن گندم ہمارے ملک کے اندر داخل ہو رہی ہے۔ اب جناب والا! ہماری daily requirement کیا ہے ۔ہماری daily requirement ہے پچیس ہزار ٹن۔ اگر ہماری daily requirement پچیس ہزار ٹن ہے ۔ آپ ان figures کو add up کریں تو اس وقت بھی پاکستان میں صرف آج کے لئے نہیں بلکہ مزید نو دنوں کے لئے آٹا پورا ہے تو یہ کہا جا رہا ہے، کیا ہو رہا ہے۔ جناب والا! ایک تو ہمیں جیسا کہ میں نے عرض کیا Prime Minister of Pakistan کی اپنی ذاتی توجہ ہے ، بہت concious ہیں ، چاروں چیف منسٹرز اس ایشو کے اوپر بہت concious ہیں۔ ہماری Ministry of Food and Agriculture بھی بہت concious رہی ہے لیکن ظاہر ہے کہ ہم panic نہیں پھیلانا چاہ رہے۔ اس میں مجھے یہ معذرت سے عرض کرنا ہو گا کہ ہمارے کچھ media میں panic پھیلایا گیا ہے print media میں اور کچھ یہ loose قسم کے free wheeling discourses ہوتے ہیں ان سے بھی panic پھیلایا گیا ایک فاضل سینیٹر نے کہا کہ منسٹر نے فلاں دن یہ بیان دیا ہے فلاں دن وہ بیان دیا۔ جناب والا! اگر منسٹر نے یہ کہا کہ food shortage فی الواقعی حقیقتاً نہیں ہے ۔ تو میں نے کوئی غلط بات نہیں کی ۔اب ہو کیا رہا ہے ۔ ہو یہ رہا ہے کہ جو جا رہا ہے گورنمنٹ کس کس کو کنٹرول کرے دیکھیں ناں جی ایک تو ہے مارکیٹ ۔ مارکیٹ پر تو گورنمنٹ کا کنٹرول نہیں ہے ۔ لوگ جائیں مارکیٹ سے خریدیں ۔ وہ ہم کسی کو روک تو نہیں رہے ۔ لیکن جو government controlled یا government released wheat stocks ہیں وہاں لوگ جا رہے ہیں اگر کوئی معمول کے مطابق دو تھیلے خریدتا ہے تو وہ آج خرید رہا ہے چار۔ اگر معمول کے مطابق کوئی چار خریدتا ہے تو وہ خریدتا ہے چھ ۔ چونکہ یہ ایک تاثر بن رہا ہے کہ جیسے

گندم نہیں ہے جبکہ گندم ہے' آٹا ہے ۔ جناب والا ! اس میں hoarding کا اندیشہ ہے کیونکہ کچھ تھا تو اسی لئے بروقت Prime Minister نے اپنا farm package announce کیا اور quantum جب دیا in the price of wheat to discourage any kind of hoarding اس کے ساتھ ساتھ جناب والا ! جو ایک incidental factor ہوا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ wheat shipment schedules میں گڑبڑ ہے ۔ اور یہ wheat shipment schedules فروری میں تو نہیں بنے اور معذرت سے عرض کروں گی کہ کوئی طریقہ نہیں ہے گندم کو چند دنوں کے اندر کہیں سے حاصل کرنے کا ۔ چونکہ گندم ائیر لفٹ نہیں ہوتی۔ گندم آ سکتی ہے صرف اور صرف through ships اور ships grain tankers جو ہوتے ہیں ان کی availability اور پھر جو distance ہے اور جو ٹائم ہے یہ کوئی اتنی simple سی بات نہیں ہے ۔ یہ شپنگ شیڈول آج سے کوئی چھ ماہ پہلے طے ہوئے اب وہ شپنگ شیڈول کیوں اس طرح سے طے ہوئے کہ arrival جو ہے maximum arrival کو side کر رہا ہے ہماری اپنی harvest کے ساتھ۔ اس کے اوپر Prime Minister نے انکوائری آرڈر کی ہے اور اس کی جو بھی finding ہو گی۔ مجھے یقین ہے کہ گورنمنٹ اس پر act کرے گی ۔ جناب والا ! اس کے ساتھ یہ ہوا ہے کہ فی الواقعی late rains ہوئی ہیں ۔ اگر late rains نہ ہوتیں تو اس وقت سندھ کی تمام فصل کٹ چکی ہوتی اور پنجاب میں بھی فصل کو ہاتھ لگ چکا ہوتا ۔ late rains کی وجہ سے ایک ten days delay ہوئی ہے harvesting میں ۔ اس ten days delay اور shipping arrivals میں تھوڑی سی تاخیر کی وجہ سے یہ نہیں ہے کہ آٹا نہیں ہے ۔ لیکن جو ہم عادی ہو چکے ہیں ۔ سستا آٹا کھانے کو اور جتنا مرضی کھانے کو اس میں کچھ تھوڑا سا ایک light tightening of the position آئی ہے اور اس tightening of the position میں ہمارے ملک میں اس وقت اتنا indiscipline ہے اور یہ بات بالکل درست ہے کہ اتنی profiteering کی tendency ہے جناب والا ! لوگ خرید رہے تھے directly ملوں سے آٹا کیونکہ shipping schedules ایسے ہیں کہ زیادہ تر گندم arrivals جو ہماری ہے وہ late April میں ہوں گی اور apprehending کیونکہ بارشیں ہو رہی ہیں فصل کی کٹائی میں delay ہو رہا ہے ۔ تو پنجاب گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا supported by Federal Government کہ آٹا directly ٹرک والے ملوں سے نہیں لیں گے ۔ Government to Government transfer ہو گا اب جناب والا ! وہ ٹرک والے جو ہیں وہ ہی ہیں جنہوں نے obstruction کھڑی کی ہوئی ہے۔ Chief Minister Frontier کے پاس اس وقت grain اتنا ہے کہ فرنٹیئر میں there is no shortage اور emergency footing کے اوپر ان

کو مزید grain پہنچایا گیا ہے۔ بلوچستان میں بھی اس وقت اتنا ہے کیونکہ بلوچستان کے distances ڈاکٹر صاحب بہت ہیں، آپ کے صوبہ کے۔ تو its a question of efficiency with transportation and efficiency named ہمارے اس وقت میں بہت low add پہ ہے اور اس کے low add پر ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں • اب جناب والا! ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم نہایت سنجیدگی سے اس issue کے ساتھ deal کریں اور ہمارا میڈیا جو ہے وہ اس issue کو جس کیفیت میں ہے اس انداز میں جائیں بجائے اس کے کہ اس کو politicise, personalize, sensationalize کریں۔ یہ تو ایک حقیقت ہے کہ سندھ میں harvesting شروع ہے اور پنجاب میں ہفتے کے اندر اندر شروع ہو جائے گی۔ یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ grain tankers کی docking in process ہے اور اس میں acceleration ہوئی ہے تو اس مسئلے کو چاہے آپ جتنا politicise, sensationalize کریں۔ It is not an issue that is going to last more than 4 or 5 days. اس کو sensationalize, politicise کرنے سے وہی غریب لوگ جن کا ہم اتنا نام لیتے ہیں لیکن جب ان کی بدنصیبی کم کرنے کا وقت آتا ہے تو پھر ہمارے ضمیر سو جاتے ہیں پھر ہم politicise and sensationalize کرکے سارا بوجھ اس غریب پر ڈال دیتے ہیں۔

جناب والا! میں ذرا repeat کروں گی ۔ اس کیفیت میں دو اور فیکٹرز ہیں جن کا ہمیں نوٹس لینا ہے ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جب crop estimates لگتے ہیں جب اندازہ لگایا جاتا ہے کہ کتنی گندم پیدا ہوئی اس وقت محکمے اپنے bosses کو خوش کرنے کے لئے inflate کرتے ہیں۔ اور عموماً" جتنا estimate ہوتا ہے فصل اس سے کم حاصل ہوتی ہے چاہے یہ ہماری گندم کی فصل ہو، چاول کی فصل ہو، کپاس ہو ۔ اور یہ آج کی بات نہیں ہے ، سالہا سال سے ایسا ہو رہا ہے اور کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ بھئی آپ نے اگر کہا تھا کہ اتنے لاکھ گانٹھیں کپاس ہوگی تو پھر کیوں نہیں ہوئی یا آپ نے کہا تھا کہ اتنے لاکھ ٹن گندم ہوگی تو پھر کیوں نہیں ہوئی۔ آپ غلط اندازے کیوں لگاتے ہیں۔ ہمارے ہاں یہ کوئی پریکٹس ہی نہیں ہے کہ پوچھا جائے کہ غلط اندازے کیوں لگائے جاتے ہیں ۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔پوائنٹ آف آرڈر، محترمہ بڑی اچھی تقریر فرما رہی ہیں اور ہم سننے کے لئے تیار ہیں اس میں دلائل بھی ہیں اور سب کچھ ہے لیکن یہ بتائیں کہ اس وقت جو تکلیف ہے اس کو دور کرنے کے لئے وہ کیا کر رہی ہیں ۔ تمام رات لگی رہیں اور کہیں

کہ فلاں نے یہ کیا ' فلاں نے یہ کیا اور ہم یہ کریں گے اور وہ کریں گے ان سے ہم تو مطمئن ہو جائیں گے لیکن وہ لوگ جو گھر سے بھوکے بازاروں میں نکلے ہیں ان کے لئے آج یا کل تک آپ کیا کر رہی ہیں ' یہ بتائیں۔ اور فاٹا کے بارے میں جو کہا گیا اس کے بارے میں آپ کا کیا پروگرام ہے۔

سیدہ عابدہ حسین ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ کل رات کو کراچی بندرگاہ سے ایک ایکسپریس ٹرین روانہ کی ہے جس میں 9 ہزار ٹن گندم روانہ ہوئی ہے 38 گھنٹوں میں اس نے پشاور پہنچنا ہے۔ کل ہی چیف منسٹر ' سرحد نے اپنے سٹاکس دیکھے ہیں۔ بنوں میں تین ہزار ٹن کا سٹاک موجود تھا ان کو advice کیا گیا تھا کہ آپ وہاں سے دو ہزار ٹن۔بنوں سے پشاور تک سات گھنٹے کا بذریعہ ٹرک راستہ ہے آپ mobilize کریں اور کل رات کو بھکر سے ' صوبہ پنجاب سے پنجاب کے چیف منسٹر نے صوبہ سرحد کے لئے دس ہزار ٹن گندم release کی ہے۔

جناب والا! چونکہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ایک پروکیورمنٹ ایجنسی پاسکو ہے اس کے پاس grain reserve تھا وہ ہم نے آج سے بیس دن پہلے صوبوں کے حوالے کر دیا۔ میری چیف منسٹر سرحد کے ساتھ روزانہ بات ہوتی ہے ' چیف منسٹر سرحد نے کل شام کو مجھے کہا کہ انہوں نے فاٹا کی ہر ایجنسی میں ٹرک بھیجے ہیں اور ایک ایجنسی پارا چنار کے متعلق میرے نوٹس میں آیا کہ وہاں ٹرک نہیں گئے اس کے بارے میں چیف منسٹر سرحد کو اطلاع کر دی گئی ۔

آوازیں۔ فاٹا کے علاقے میں ٹرک نہیں گئے۔

سیدہ عابدہ حسین ۔ جناب والا ! میں معزز سینیٹرز کا message Chief Minister Frontier کو convey کر دوں گی۔جناب والا! جہاں تک ہماری monitoring report ہے فاٹا میں کچھ ٹرکس گئے ہیں البتہ جتنے ٹرکس پہلے جاتے رہے ہیں اس سے کم ہیں اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ جو سابقہ ٹرکس کی رفتار ہے فاٹا کے لئے وہ resume ہو جائے گی صرف اور صرف چار پانچ دن انتظارکرنے کی ضرورت ہے ۔ میں اعداد و شمار پیش کر رہی تھی جناب والا! ہمارے پاس جتنی ہم گندم کھاتے ہیں جو پاکستان کے لوگ ہیں اور جو افغان پاکستان میں بس رہے ہیں ان کو ساتھ شامل کر کے ہم 25 لاکھ ٹن گندم کھاتے ہیں اس وقت ہمارے پاس چاروں صوبوں کی گورنمنٹ کے پاس نو دن کی گندم ہے ۔ جناب والا! اور ہمارے جو tankers drop کر رہے ہیں 6 سے

لے کر 30 تاریخ تک وہ میں نے عرض کر دیا ہے اور ان کی mobilization کے لئے یعنی جو ہمارے tankers سے grains inland mobilization ہے کیونکہ سینیٹر اجمل خٹک کہتے ہیں کہ آپ بتائیں کہ آپ کر کیا رہے ہیں تو وہ میں دہرا رہی ہوں کہ special train, Prime Minister نے آرڈر کئے ہیں NLC کو ساتھ شامل کیا گیا ہے اور جو private truck companies ہیں ان کو mobilize کیا گیا ہے ۔ آگے آ رہی ہیں عید کی چھٹیاں اور ہمارا concern یہ ہے کہ عید کی چھٹیوں کی وجہ سے جو inland mobilization اور transportation ہے اس کو کنٹرول کیا جائے تاکہ یہ grain اپنی destination پر بجا طور پر پہنچ سکے ۔ آخر میں جناب والا! میں عرض کرنا چاہ رہی تھی سینیٹر صاحبان اگر چاہتے ہیں کہ میں وہ ساری باتیں نہ کروں کہ یہ fertilizer میں خرد برد کس طرح ہوا گندم میں خرد برد ہوا ۔

حاجی عبدالرحمٰن۔ باقی علاقوں کے لئے آٹا release کیا ہو گا لیکن فاٹا کے لئے نہیں کیا گیا ہے اس بارے میں ہمارے لئے کوئی کوٹہ مقرر نہیں ہے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ کوٹہ مقرر کریں ہم صوبائی حکومت سے مطالبہ نہیں کریں گے اور ہم اس پر احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر فاٹا سے تعلق رکھنے والے ارکان واک آؤٹ کر گئے)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ نے یہ نوٹ کر لیا ہے کہ فاٹا میں نہیں پہنچا ۔

سیدہ عابدہ حسین۔ جناب والا! میں دوبارہ دہرا رہی ہوں کہ Government of Pakistan کے پاس کوئی storage bins میں grain نہیں ہے Government of Pakistan نے چاروں صوبوں کی حکومتوں کو assist کرنے کے لئے کہ وہ اپنی ground situation ، کیونکہ یہ ایک provincial federation ہے اب میں اگر کہوں کہ گندم میں پہنچا دوں گی تو جو صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ ہیں انہی کے ذریعے کر سکتی ہوں میں ۔ honourable Senators واک آؤٹ کر گئے ہیں لیکن میں یقین دلاتی ہوں کہ میں چیف منسٹر فرنٹیئر سے ابھی پھر بات کروں گی۔ چیف منسٹر فرنٹیئر جناب والا! crisis میں رہے ہیں کیونکہ جو میں عرض کر رہی تھی کہ جن لوگوں نے خریدنے کا directly انتظام کیا ہوا تھا ، اور جنہوں نے یہ گندم truck owners transport کرنی تھی جہاں پر بھی کرنی تھی وہ کیونکہ روک دیا گیا کہ وہ کچھ دنوں کے لئے نہیں کریں گے government to government transfer of atta ہو گا تو انہوں نے ایک ، جب کسی کو ایک عادت ہو کہ انہوں نے mobilize کرنی ہیں goods ایک جگہ سے

دوسری جگہ تو وہ پھر اس کی تکلیف محسوس کرتے ہیں لیکن جناب والا! بیک وقت ہمارے پر یہ بھی بہت پریشر ہے ' یہ بھی بہت لوگ کہہ رہے ہیں ' یہ بھی بہت سے نمائندگان کہہ رہے ہیں کہ ہم نے بارڈرز کو سیل کرنا ہے۔ ہم نے اس وقت یہ allow نہیں کرنا کہ across borders گندم smuggle ہو تو یہ ساری باتیں جو ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب والا! آخر میں 'میں آپ سے اجازت لینے سے پہلے عرض کروں گی کہ honourable Senators کو میں ذاتی طور پر request کروں گی۔ یہ crisis ختم ہو جائیں Prime Minister یقیناً he will hold people responsible اور معزز سینیٹرز اپنی متعلقہ کمیٹیز میں proposals دیں کہ how do we avoid these kinds of crisis in the future.

Thank you Mr.Chairman.

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ جی ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں ایک بات پوچھتا ہوں محترمہ وزیر خوراک صاحبہ سے کہ یہ انہوں نے بڑی اچھی تفصیل دی ہے آپ خود فرما رہی ہیں کہ 9 دن کا ہمارے پاس سٹاک ہے تو یہ جو بدنظمی ہے میں اس کے لئے آپ کو عرض کروں گا کہ جب 9 دن کا سٹاک بہت بڑی بات ہے اور وہ shipment بھی ہو رہی ہے چند دنوں میں تو اس کے لئے آپ سے گزارش ہے لیکن اس بدنظمی کو آپ کیسے کنٹرول کریں گے' یہ ایک بات ہے ۔ دوسری یہ ہے کہ آپ ٹرکوں کے ذریعے یا ٹرین کے ذریعے جو گندم بھجوا رہی ہیں اس کا بھی ہمیں کچھ بتائیں تاکہ ہم لوگوں کو فون وغیرہ کے ذریعے بتائیں کہ بھئی حوصلہ رکھو ' غلہ آپ کی طرف بھی آ رہا ہے اور خدا کے بندو یہ چھینا جھپٹی چھوڑو تاکہ اعتماد کی ایک فضا بحال ہو۔

(اس مرحلے پر فاٹا کے ممبران واک آؤٹ ختم کر کے ہاؤس میں واپس آ گئے)

سیدہ عابدہ حسین۔ جناب والا! چیف منسٹر بلوچستان ' چیف منسٹر فرنٹیئر یہاں پرسوں تشریف لائے تھے اور ہماری بڑی تفصیلی میٹنگ ہوئی تھی اور Ministers for Food from Punjab and Sindh بھی موجود تھے ۔ ہم نے ڈاکٹر صاحب آپ کے لئے یہ arrange کیا ہے کہ جو ٹینکر ہمارا off-load ہو رہا ہے اسی ٹینکر سے آپ کو تقریباً 40,000 tons بھجوائی جا رہی ہے اور میں نے فرنٹیئر کی فگرز پہلے ہی دے دی ہیں اور اب Federally Administered Tribal Areas کے معزز ممبران ہاؤس میں واپس تشریف لے آئے ہیں میں ان سے استدعا کرتی ہوں کہ وہ میرے چیمبر میں تشریف

ے آئیں ان کے سامنے میں چیف منسٹر فرنٹیئر سے بات کرتی ہوں اور جو ہم نے ان کو grain mobilize کر کے دی ہے وہ خود بتا دیں گے کہ وہ کتنا quantum فاٹا میں آج release کرنے کی پوزیشن میں ہیں۔ جناب والا! یہ دوبارہ سوال ہوا ہے کہ اس بدنظمی پر کیسے قابو پایا جا رہا ہے، ہم کوشش کر رہے ہیں اور فیڈرل گورنمنٹ بھی struggle کر رہی ہے اور چاروں صوبوں کی گورنمنٹس بھی struggle کر رہی ہیں اور اس وقت ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ with the ships docking, with harvesting having started یہ actually جو artificially issue بنا ہے یہ abate ہو جائے تو اس کے بعد we will fix responsibility and the Government of Pakistan will take action

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔

حاجی عبدالرحمٰن۔ جناب والا! انہوں نے ہمارے ساتھ کئی وعدے کئے ہیں اور ان کے ذریعے بھی سرحد حکومت کو کئی messages دیئے اور سب کچھ کیا ہے لیکن ان کو خود تکلیف ہے وہ ہمارے لئے کچھ نہیں کریں گے۔ ہم وفاقی حکومت کے ہیں اس لئے وفاق ہمیں دے۔

جناب چیئرمین۔ اچھا آپ چاہتے ہیں کہ directly وفاقی حکومت فاٹا کو بھیج دے۔

حاجی عبدالرحمٰن۔ جی directly بھیجے۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی اس پر بھی غور کر لیں۔ ان سے بھی بات کر کے ایسا کر لیں کہ براہ راست فاٹا کو کوئی کوٹہ بھجوا دیں۔

حاجی محمد شاہ آفریدی۔ جناب چیئرمین! ہماری حکومت سے درخواست یہ ہے کہ فاٹا کو علیحدہ کوٹہ وفاقی سطح پر دیا جائے۔ جناب وزیر صاحبہ کہہ رہی ہیں کہ ہم رحم کی اپیل کرتے ہوئے وہ منظور کروا لیں گے تو ہم رحم کی اپیل نہیں کر رہے بلکہ ہم انصاف مانگ رہے ہیں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب چیئرمین! ہمارے فاٹا کے بھائی اپنے لوگوں کی تکلیف کا جس دردمندانہ طریقے سے اظہار کر رہے ہیں اس کی قدر ہونی چاہیئے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ آپ کا یہ کہنا کہ فاٹا کو direct دیا جائے یہ وزیر صاحبہ نے نوٹ کر لیا ہے ۔ اب اگر اس وقت وزیر صاحبہ صوبے سے کہے کہ آپ کے پاس اگر کچھ ہے بلکہ جو ہم آپ کو دے رہے ہیں اس کو فوری طور پر آپ فاٹا کو بھیجیں ۔

جناب چیئرمین- ٹھیک ہے - جی راجہ صاحب عصر کی نماز کتنے بجے ہوتی ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق- جناب پانچ بجے ہوتی ہے -

Mr. Chairman: So, the House adjourns till tomorrow at 5.30 p.m.

[Then the House was adjourned to meet again at 5.30 P.M

on Wednesday the 9th of April, 1997]